لَہُ الحمدُ وَالمِنَّۃ

فِقہِ اکبر

مع ترجمہ مسمّے بہ

مِہرِ انور

وصایا

مع ترجمہ مسمّے بہ

ھدایا

ازجناب مولوی وکیل احمد صاحب سکندرپوری
مولوی محمد عبدُالاحد صاحب

بمطبع مجتبائی دِہلی طبع نمود

مقدمہ

مہر انور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اللہ تعالی کو جسنے فقیہ کا درجہ آخرت مین بڑہایا خیر و بہلائی کا جو عمدہ ترین مقاصد سے ہین موعود فرمایا صلوٰۃ اُسکی رسول مقبول پر جنکی امت کے علما فقیہ کہلائے انکی ہدایت وارشاد سے لاکہون کڑورون بندگان خدا راہ راست پر آئے اور اُنکے آل واصحاب پر جنکی روایات سے فقہ کی جڑ کو استحکام ہوا اعتقاد حقہ حقیقیہ کی شیوع سے کفر و زندقہ کا قصہ تمام ہوا **امابعد** کہتا ہی فقیر حقیر **وکیل احمد سکندرپوری** کہ معرفۃ النفس مالہا وماعلیہا کو فقہ کہتے ہین اگر اس سے نفس معرفت و اعتقاد مقصود ہو مثلاً اللہ تعالی عالم ہی قادر ہی سمیع ہی بصیر ہی تو اسکو اصلیہ و اعتقادیہ و عقائد کہتی ہین جسکی تحقیق کیلیے علم کلام وضع کیا گیا ہی اور اگر اس سے عمل مقصود ہو مثلاً رمضان کا روزہ فرض ہی نماز وتر واجب ہے تو اسی فرعیہ و عملیہ و احکام ظاہر یہ کہتی ہین جسکی تحقیق کیلیے علم فقہ وضع کیا گیا ہی اصول موضوع علم کلام ہی فروع موضوع علم فقہ علم کلام کو علم اصول و علم توحید و صفات بہی کہتی ہین چونکہ اس فن مین کلام و توحید و صفات کی بحث معظم مسائل سی ہی یہہ تسمیۃ الکل باسم الجزء ہی اور اسی فقہ اکبر بہی کہتی ہین اسلیے کہ علوم نفس مین بہت بڑا امر اللہ تعالی کی ذات و صفات کی معرفت ہی جسکا بیان اس علم مین کیا جاتا ہی آدمی اُسیوقت سچا مسلمان کہلاتا ہی جب اُسکو علم کلام کے مسائل پر پورا پورا اعتقاد ہو اسی لیے علم کلام کے مسائل مضبوط ہین بڑہتی گہٹتے نہین اگرکہی زیادتی ہی تو وجوہ استدلال و طرق دفع شبہات مین یہ وہ علم ہی جسمین اختلاف کو گنجایش نہیں بلکہ اسکی مسائل مین اختلاف بدعت و ضلالت ہی اسمین خطا کا عذر کسیطرح مسموع نہین ہوسکتا اسکی مسائل مین خطا کفر و زندقہ و بدعت کو پہونچاتی ہی اس علم کے مسائل کے دلائل ایسی صاف ہین جنکو عقل سلیم بہت جلد قبول کرلیتی ہی سوای ارباب کفر و بدعت کی اسمین کوئی شخص چون و چرا نہین کرسکتا اس شریف علم سے اسلام کو بڑی مدد پہونچی صحابہ رضی اللہ عنہم کی ہمت اعلاء کلمۃ اللہ کی طرف اسقدر متوجہ تہی جس سی مشرق سے مغرب تک آفتاب کی طرح اسلام کی روشنی پہیلگئی اُنکی بعد امت مین قسم قسم کے اختلاف پہیل گئی طرح طرح کے عقائد باطلہ اوٹہہ کہڑے ہوئے انکی مقابلہ کیلیے علم کلام وضع کیا گیا جسکے دلائل واضحہ سی عقائد باطلہ رد کیے گئے جس سے لوگ اہ سنت پر چل نکلے اگر متقدمین علم کلام کی بنا نہ ڈالتی تو اہل سنت کی عقائد کی بنا متزلزل ہوجاتی اسی سے یہ فن واجب مامور بہ قرار پایا حق تعالی فرماتا ہی وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللّٰهِ إِلَّا الْحَقَّ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جو اسکی طرف توجہ نہ کی اسکی کئی منشی ہین پہلا منشا یہہ کہ اُس زمانہ مین کثرت سے مجتہدین موجود تہی لوگ

ادنی اختلاف مین انکی عالی خدمات مین حاضر ہوکے حق کی تحقیق کرسکتے تہے جس سے انکو پورا اطمینان ہو سکتا تہا دوسرا منشا اس زمانہ مین مخالفین کی کثرت نہ تہی جو لوگ نیا امر پیدا کرتے تہے انکی تعزیر ہو جاتی تہی تیسرا منشا انکو مجاہدات ظاہری و باطنی سے اسقدر مہلت کہان حاصل تہی کہ وہ اس طرف توجہ فرماتے امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمہ اللہ نے جو تابعین سے تھے پہلے اس فن کی طرف توجہ فرمائی اور ایسا کمال حاصل کیا کہ زمانہ خیر القرون مین اس فن کے بڑے ماہر سمجھے جاتے تھے امام کو اہل بدع سے اکثر مناظرہ کا اتفاق ہوتا تہا چونکہ بصرہ مین بدعت کی آگ بہڑک اوٹہی تہی اور تقریبًا بیس فرقے شائع ہو گئے تھے امام نے اپنی ہمت کو اعلائے کلمۃ الدین مین مصروف فرمایا اور بہ نفس نفیس کئی بار بصرہ کو تشریف لائے اور ایک ایک سال بلکہ اس سے زیادہ قیام فرما کر فرق مبتدعہ سے مناظرہ کرکے انکو پسپا کیا جس شخص نے سب سے پہلے علم کلام کے رئیس مسائل کو دلائل شرعیہ سے ثابت کیا وہ امام تہے فقہ اکبر امام کی افادات سے وہ رسالہ ہے جسکی روشنی سے نہ صرف مسلمانونکی قلوب منور ہوئے بلکہ فرق مبتدعین نے اسکی بدولت طریق مستقیم کو بچشم سر دیکہہ لیا مجہے عرصہ سے یہ خیال تہا کہ اسکا ترجمہ کیجئے مگر اسوجہ سے کہ اسکا نسخہ مرویہ ہاتہہ نہین آتا تہا میری دلکی یہ آرزو دل مین رہتی ہوئی چلی آئی اتفاقًا ایک نسخہ پرانا لکہا ہوا مجمع کمالات منبع خیر و برکات جناب **مفتی محمد سعید شافعی** مدراسی دام فیوضہ کے کتب خانہ مین میری نظر سے گزرا جسے دیکہکر مین پہڑک اٹہا اور اوسکی نقل کرکے ترجمہ کیا تاکہ جن لوگونکو عربی کے سمجہنے کی پوری لیاقت نہین ہے وہ بہی امام اعظم رحمہ اللہ کی فقہ اکبر کا مطلب سمجہ لین یہ فقہ اکبر جو مشہور ہے اور جسکا نہ صرف ترجمہ شائع کیا گیا ہے بلکہ اکابر نے اسکی شروح لکہی ہین امام اعظم کی فقہ اکبر نہین ہے بلکہ ابی حنیفہ محمد بن یوسف بخاری کی تصنیف ہے چونکہ تصنیف و صاحب تصنیف کے نام اتفاق سے مشترک و متحد پائے گئے اور فقہ اکبر امام کمیابی کیوجہ سے اکابر کی نظر سے نہین گزری تہے تو جسطرح پیاسا ریگستان کو دور سے پانی تصور کرتا ہے بعض اکابر نے اسے سچ مچ فقہ اکبر امام خیال کر لیا اور بڑی شد و مد سے اسکی شرح لکہی ملا کاتب چلپی کشف الظنون عن اسامی الکتب و الفنون مین لکہتے ہین کہ ابو مطیع بلخی نے فقہ اکبر کی روایت خاص امام سے کی اور اسکی شرحین بہت سے علمانے لکہی منجملہ انکی محی الدین بن محمد بن بہاء الدین ہین جنکا انتقال سنہ ۹۵۶ھ مین ہوا اس شرح مین کلام و تصوف دونون جمع کیے گئے ہین اور مسائل نہایت توضیح کے ساتہہ بیان کیے گئے ہین مولی الیاس بن ابراہیم سینوبی نے مفید شرح لکہی مولی احمد بن محمد مغنیساوی نے شرح لکہی جو سنہ ۹۳۱ھ مین تمام ہوئی فقہ اکبر کے شروح سے ایک حکمت نبویہ ہے اس شرح کا مختصر کیا گیا ہے جسکا نام مختصر حکمت نبویہ ہے اور اسکی شروح سے شرح حکیم اسحاق ہے ابو البقائی نے اسے نظم کیا ہے جسکا نام عقد الجوہر فی نظم الفقہ الاکبر ہے اور اوسی ابراہیم بن حسام الکرمیانی معروف بہ شریفی نے نظم کیا جو سنہ ۱۰۰۱ھ مین قضا کر گئے اور اسکی شرح مولانا علی قاری نے لکہی ہے جسکا نام منح الروض الازہر ہے یہ بڑی شرح ہے اور شیخ اکمل الدین نے اسکی شرح لکہی ہے جسکا نام ارشاد ہے انتہی افسوس ہے کہ مولانا کاتب نے شروح کا حال تو لکہا مگر نفس فقہ اکبر کی تنقید نہ کی بلکہ اپنے معمول کے موافق فقہ اکبر کی ابتدا کا بہی جملہ تحریر نہ فرمایا جب فقہ اکبر مین اس قسم کا اشتباہ واقع ہے تو ضرور اس مسئلہ کو مفصلًا بیان کرنا تہا اور یہ بہی بیان کرنا تہا کہ ابو مطیع بلخی نے کس فقہ اکبر کی روایت کی فقہ اکبر مشہور کی یا اس فقہ اکبر کی جسکا ترجمہ لکہنے والا ہون فقہ اکبر مشہور مین تو بلخی کی روایت کہین درج نہین ہے حالانکہ فاضل ذہبی و علامہ ابن حجر عسقلانی وغیرہ اکابر علماء کی تحریرات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ابو مطیع صاحب امام اعظم اور راوی فقہ اکبر کے تہے جب ابو مطیع سے فقہ اکبر مشہور کی روایت ثابت نہوئی

تو یہی کہا جائیگا کہ یہ فقہ اکبر امام اعظم کی نہین ہی بلکہ کسی دوسرے کی ہی جسے لوگون نے امام کیطرف منسوب کردیا ہی مین ایسا خیال کرتا ہون
کہ صاحب کشف الظنون کو فقہ اکبر مین جو اختلاف ہی اسکی کیفیت معلوم ہوئی نہین تو وہ ایسے ضروری امر کیطرف ضرور التفات کرتے
علامۂ محمد بن عبد الرسول برزنجی ثم المدنی الحسینی الموسوی کو اصل نسخہ فقہ اکبر کا ملا وہ کتاب سداد الدین وسداد الدین فی
اثبات النجاۃ والدرجات للوالدین مین لکھتے ہین کہ علامۂ ابن حجر نے اپنے فتاوی مین کہا ہی کہ امام ابو حنیفہ رح سے جو یہ بات نقل کیجاتی ہی کہ امام
نے فقہ اکبر مین یون کہا کہ والدین سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کفر پر مرے یہ مردود ہی اسلیے کہ جو نسخے فقہ اکبر کے ایسے ہین جن پر اعتماد ہی انمین
یہ نہین ہی اور جس نسخے مین یہ لکھا ہی وہ ابی حنیفہ محمد بن یوسف بخاری کی تصنیف ہی امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی کی تصنیف
نہین ہی انتہی برزنجی کہتے ہین کہ مجھے فقہ اکبر امام اعظم کا ایک صحیح نسخہ ملا جسکی روایت ابو مطیع تک پہونچتی ہی روایت کیا اوسی یحیی بن مطرف
نے ابی صالح محمد بن حسین سے انہون نے ابی سعید سعدان بن محمد البستی جرمقی سے انہون نے ابی الحسن علی بن احمد بن مروان فارسی
فقیہ سے انہون نے ابی بکر بصیر بن یحیی سے انہون نے کہا مین نے سنا ابا مطیع حکم بن عبد اللہ کو وہ کہتے تھے کہ مین نے سوال کیا ابو حنیفہ کو
فقہ اکبر سے امام نے فرمایا الخ یہ صحیح نسخہ صفر سنہ ۱۵۶ ہجری کا لکھا ہوا تھا جو حفاظ و علماء کی نظر سے گذرا تھا بحمد اللہ اسکی سند مجھے متصلاً ملی وہ
فقہ اکبر دوسری ہی اور یہ فقہ اکبر جو مشہور ہی امام ابو حنیفہ کی نہین ہی اشتباہ واقع ہونیکی وجہ یہ ہی کہ دونون تالیف اور دونون مولفین
کا نام ایک تھا یعنی دونون تالیف کا نام فقہ اکبر تھا اور دونون مولف کا نام ابو حنیفہ اور علماء کو بخاری کا نسخہ ملا امام کی فقہ اکبر نہ ملی امام
کی شہرت کیوجہ سے لوگون نے یہ خیال کیا کہ یہ نسخہ مشہورہ امام کا ہی برزنجی لکھتے ہین کہ علی بن محمد قاری ہروی سے جو متاخرین حنفیہ سے
ہین یہ تعجب ہی کہ انہون نے فقہ اکبر مشہور کی شرح یہ سمجھ کے لکھی کہ یہ امام اعظم کی تصنیف ہی انتہی یہانتک تو صاحب کشف الظنون نے صحیح لکھا
کہ فقہ اکبر کی روایت امام سے ابو مطیع بلخی نے کی مگر غلطی یہ ہوئی کہ یہ خیال نہ کیا کہ کس فقہ اکبر کے اور فقہ اکبر مشہور مین ابو مطیع کی روایت
کہان درج ہی فقہ اکبر مشہور کے اول مین جو قال الامام قدوۃ الانام ابو حنیفۃ الکوفی رح درج ہی ممکن ہی کہ اس سے یہ مراد ہو کہ توحید کے باب مین
جو لکھا گیا یہ مسالک امام کا ہی اس سے خواہ نخواہ یہ ظاہر نہین ہوتا کہ یہ کتاب امام کی تصنیف ہی خصوصاً جب ابو مطیع کی روایت سے مروی نہو
یا کیسے امام کی فقہ اکبر خیال کر کے یہ عبارت بڑہائی ہو صاحب کشف الظنون نے یہ بھی خیال نہ کیا کہ شروح جو لکھی گئی ہین سب کے سب
سنہ ۹۰۰ کے بعد لکھی گئی ہین اگر فقہ اکبر مشہور امام کی ہوتی تو اکابر حنفیہ متقدمین مثلاً طحاوی و کرخی و ابو اللیث سمرقندی اسکی شرح لکھنے کیطرف
توجہ فرماتے معلوم ہوتا ہی کہ ابو حنیفہ بخاری نے اسی مائۃ مین یہ فقہ اکبر مشہور تصنیف کی جو ترادف و توارد علمین سے دست بدست ہو گئی اور علماء کو
دہوکا ہو گیا چونکہ بخاری کی کنیت ابو حنیفہ تہی تو یہ بھی عجب نہین کہ اسنے قصداً اپنی تصنیف کا نام فقہ اکبر رکہا ہو تاکہ لوگونکو دہوکہ ہو اور یہ
کتاب توارد علمین سے مشہور و متداول ہوجاوے چنانچہ ایسا ہی ہوا جو شخص ان دونون کتابون کو مطالعہ کریگا وہ بادی النظر مین کہہ سکتا ہی
کہ فقہ اکبر مشہور امام کی تصنیف نہین ہی اسلیے کہ اس تصنیف کا طور متون رائجہ کا ہی خیر القرون مین اس قسم کی تصنیف کا طریقہ نہ تھا یہ طریقہ
متاخرین علماء کا نکالا ہوا ہی جیسے ابن حاجب نصیر الدین طوسی تفتازانی دوانی وغیرہ وغیرہ البتہ اگلے زمانہ مین بطور حدثنا حدثنا لکھا کرتے
تہے اور ہر روایت کو مروی عنہ تک پہونچاتے تھے یہ بات اگر پائی جاتی ہی تو اس فقہ اکبر مین جسکا نام عنقا کیطرح سنا کرتے تہے اور جسکو مین نے شائع

صاحب کشف الظنون کی خطا

اثبات فقہ اکبر مرویہ کے دلائل

کیا چاہتا ہون برزنجی کی تحریر نہایت درست ہی سوا اس کی مجھے یہ بہی کہنا ہی کہ جب امام خوارج وغیرہ کو کافر کہنے مین پہونک پہونک کر قدم رکہتے تہ امام کی شان سی یہ بعید ہی کہ بید ہرک یہ تحریر فرماوین کہ والدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کفر پر مری گو ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر مین اس انکار پر سختی سے برتاؤ کیا ہی اور یہانتک لکہا ہی کہ یہ انکار ایسا ہی جیسے کوئی رافضی یہ کہی کہ ہم اُس مصحف سی بیزار ہین جسمین صدیق اکبر رض کی تعریف ہی مگر اس قسم کی باتین اُسوقت قابل قبول ہو سکتی تہین جب ملا علی قاری کسی مقام پر یہ ثابت کیا ہوتا کہ فقہ اکبر مشہور امام کی تصنیف ہی جب اسی وہ ثابت نہ کر سکی یا اسکی اثبات کیطرف اُنہون نے توجہ نہ کی تو پہر اس قسم کا تشدد قابل لحاظ نہین دیکہئے یہ عبارت جسکا انکار چلا آتا ہی امام اعظم کی فقہ اکبر مرویہ مین نہین ہی غرض چند امور ایسے ہین جنسے ہم اپنے دعوی کو ثابت کر سکتے ہین **پہلا امر** فقہ اکبر کی روایت ابو مطیع سی ہی اور ابو مطیع کی روایت سی فقہ اکبر مشہور مروی نہین ہی بلکہ یہی فقہ اکبر مروی ہی جسکا ترجمہ کرتا ہون **دوسرا امر** ابن تیمیہ حنبلی نے حمویہ مین فقہ اکبر امام کی جو کیفیت لکہی ہی وہ فقہ اکبر مشہور پر بالکل منطبق نہین ہوتی بلکہ فقہ اکبر مرویہ پر منطبق ہوتی ہی اس فقہ اکبر کی نسبت ابن تیمیہ لکہتی ہین کہ یہ وہ فقہ اکبر ہی جو اصحاب ابو حنیفہ کی نزدیک مشہور ہی اور جسکو اصحاب ابو حنیفہ نے بالاسناد ابی مطیع حکم بن عبد اللہ سی روایت کیا ہی جب نہایت تفصیل کے ساتہہ فقہ اکبر کی کیفیت بیان کیگئی ہو اور وہ صرف فقہ اکبر مرویہ پر منطبق ہوتی ہو اور فقہ اکبر مشہور سی وہ بالکل متضاد ہو تو فقہ اکبر مشہور کی نسبت ہرگز یہ نہین کہا جا سکتا کہ امام کی تصنیف ہی بلکہ اسکی نسبت یہی کہا جائیگا کہ دوسری کی تصنیف ہی اور اس مقام پر فاضل برزنجی و علامہ ابن حجر مکی کا کلام ضرور ماننا ہوگا کہ وہ ابو حنیفہ بن یوسف بخاری کی تصنیف ہی ابن تیمیہ حنبلی نے اگرچہ فقہ اکبر کی کیفیت لکہنے مین اختصار کو دخل دیا ہی مگر جو کچہہ لکہا ہی اُس سے ہمارا مدعا بخوبی ثابت ہوتا ہی وہ لکہتی ہین کہ کہا ابی مطیع نے کہ سوال کیا مین نے ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کو فقہ اکبر سے پس کہا ابو حنیفہ نے کہ نہین کافر کہتے ہم کسیکو گناہ کی ارتکاب سی اور نہ اُسی دائرہ ایمان سی خارج سمجہتے ہم نیک کام کرنیکا حکم کرتے ہین اور بُری کام سے منع کرتے ہین اور ہم جانتے ہین کہ جو چیز تقدیر مین پہونچنی والی ہی تمکو کبہی فروگذاشت نہوگی اور جو شی کہ فروگزاشت ہونیوالی ہی وہ تمکو کبہی نہ پہونچیگی اور چاہئے کہ ہم چہوڑ دین محمد علی کرم اللہ وجہہ و عثمان رض کا اللہ تعالی کیطرف اور کہا ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہ دین مین فقہ بہتر ہی معرفت سی اور سمجہنا آدمی کا کہ کسطرح اپنی رب کی بندگی کری بہت بڑی عالم ہونیسے بہتر ہی کہا ابو مطیع نے کہ مجکو خبر دیجئے افضل فقہ سے کہا سیکہنا آدمی کا ایمان اور مسئلہ شریعت کا اور سنت اور اختلاف ائمہ کو اور ذکر کیے ابو حنیفہ رح نے مسائل ایمان کی پہر ذکر کیے مسئلے قدر کا اور قدریہ کا رد ایسی کلام کے ساتہہ مذکور کیا کہ یہ محل اُسکی بیان کا نہین ہی پہر کہا ابو مطیع نے کہ ایسی شخص کے حق مین آپ کیا فرماتے ہین جو اچہی کام کا حکم کری اور بری کام سے منع کری اور بہت آدمی اُسکی تابع ہون پہر وہ جماعت سے نکلجاوی آیا آپ یہ امر جائز رکہتی ہین کہا ابو حنیفہ رح نے کہ مین اسی جائز نہین رکہتا ہون کہا مین نے کیون نہین جائز رکہتی ۔ حالانکہ اللہ تعالی اور اُسکی رسول نے امر معروف و نہی منکر کا حکم کیا ہی اور حالانکہ وہ فرض واجب ہی فرمایا ابو حنیفہ رح نے کہ سچ ہی لیکن انکا فساد انکی نیکی سے زیادہ ہی اسلیے کہ وہ خونریزی کرتے ہین اور حلال کو حرام جانتے ہین اسکے بعد ابو مطیع نے خارجیون و باغیون کا مسئلہ پوچہا پہر الرحمن علی العرش استوی کی توجیہ پوچہی جسکا جواب امام نے دیا ۔ غرض ابن تیمیہ کی تحقیق سے یہ بات معلوم ہوئی کہ یہی فقہ اکبر مرویہ منسوب الی الامام ہی اسلیے کہ جو مضمون ابن تیمیہ نے لکہا ہی وہ صرف فقہ اکبر مرویہ

مین پایا جاتا ہی فقہ اکبر مشہورنہ ابو مطیع سی مروی ہی نہ اُسکا یہ مضمون ہی جیسے ابن تیمیہ نے بیان کیا البتہ استوا کے باب مین جو عبارت ابن
تیمیہ نے تحریر کی ہی وہ نسخہ صحیحہ فقہ اکبر مرویہ مین نہین پائی جاتی ہی اور جو عبارت دوسرے نسخے مین پائی جاتی ہی اُسکا مطلب ابن تیمیہ نے نہین سمجھا
تیسرا امر شارح عقیدہ طحاوی نے لکھا ہے روی عن ابی مطیع البلخی انہ سال ابا حنیفۃ عمن قال لا اعرف ربی فی السماء او فی الارض فقد کفر٥ **چوتھا امر** شیخ امام
عبد السلام نے کتاب حل الرموز مین اس قول کو امام کے طرف منسوب کیا ہی ان دونون افاضل کی شہادت سے بھی ظاہر ہوتا ہی کہ فقہ اکبر مرویہ
امام کی ہی اسلیے کہ فقہ اکبر مشہور مین یہ عبارت نہین پائی جاتی **پانچوان امر** شیخ الاسلام ابو اسمعیل انصاری ہروی نے اسی
فقہ اکبر مرویہ سی روایت کی چنانچہ ابن تیمیہ نے حمویہ مین لکھا ہی **چھٹا امر** حافظ ذہبی کتاب مسئلہ علو مین لکھتے ہین روی
ابو مطیع الحکم بن عبد اللہ البلخی فی الفقہ الاکبر فقال من لم یقر ان اللہ علی العرش فقد کفر
لان اللہ یقول الرحمن علی العرش استوی وعرشہ فوق سبع سموات فقلت انہ یقول اے علی
العرش استوی ولکن لا یدری العرش فی السماء ام فی الارض فقال اذا انکر انہ فی السماء فقد کفر
ساتوان امر ابن قدامہ مقدسی حنبلی اپنے رسالہ مین جو اثبات صفت علو مین تحریر کیا ہی لکھتے ہین ذکر عن ابی حنیفۃ انہ قال
فی کتاب الفقہ الاکبر من انکر ان اللہ تعالی فی السماء فقد کفر **آٹھوان امر** ابن قیم نونیہ مین استوا کی عبارت فقہ اکبر سی روایت
کرتے ہین **نوان امر** مولوی محمد فاخر الہ آبادی لکھتے ہین وقال الامام نفسہ فی الفقہ الاکبر من قال لا اعرف ربی فی السماء او فی الارض کفر
اگرچہ بحث استوا مین جسقدر عبارات نقل کیجاتی ہین آپسمین مختلف ہین اور وہ فقہ اکبر نسخہ قدیمہ معتمدہ مین نہین پائی جاتی ہین مگر نسخہ مرویہ کے
نئے نسخہ مین اس باب مین ایک عبارت پائی جاتی ہی جسے ہم حاشیہ پر اسوجہ سی کہ نسخہ معتمدہ عتیقہ مین نہین ہی تحریر کرینگے اس نسخہ جدیدہ کے
اول مین لکھا ہی حدثنا الشیخ ابو الفضل عبد المومن محمد بن احمد بن عیسی البخاری قال سمعت ابا مطیع الحکم بن عبد اللہ
قال سالت ابا حنیفۃ الخ اس نسخہ مین باقی سند محذوف ہی معلوم ہوتا ہی کہ نسخہ مرویہ مین کسینے یہ عبارت بڑہادی ہی جسے اکابر
علما نے نقل کی مگر نسخہ قدیم محفوظ چلا آیا اور اس نسخہ سی جو نقلین ہوئین وہ بھی اس زیادتی سے محفوظ رہین مولوی صدیق حسن ساکن بھوپال
رسالہ انتقاد الرجیح فی شرح الاعتقاد الصحیح مین لکھتے ہین کہ یہ عبارت جو امام کیطرف منسوب ہی بعض نسخ فقہ اکبر مین نہین ہی بعض مین پائی جاتی ہی
مولوی صاحب تائید تحقیق مین اپنا خیال یون ظاہر کرتے ہین کہ حافظ ابن قیم و مولوی زائر نے اسے امام کیطرف منسوب کیا ہی شاید نسخہ فقہ اکبر سے
اس عبارت کو کسی شخص نے نکالدیا ہی جسکا یہ عقیدہ نہین ہی ہم کہتے ہین کہ ابن قیم نے اس باب مین اپنے استاد کی پیروی کی ہی اور یہ بھی
ممکن ہی کہ کسی محشی نے یہ عبارت جو نسخہ عتیقہ مین نہین پائی جاتی بڑہادی ہو اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال **دسوان امر** علامہ
قونوی فرماتے ہین قد ذکر ابو حنیفۃ رضی اللہ عنہ فی الفقہ الاکبر ان ابا حنیفۃ سئل عن الخوارج المحکمۃ فقال هم
اخبث الخوارج فقیل انکفرهم فقال لا ولکن تقاتلهم علی ما قاتلهم الائمۃ من اهل الخیر کعلی ابن ابی طالب
وعمر بن عبد العزیز یہ عبارت نسخہ قدیمہ مرویہ مین موجود ہی علی ہذا علامہ قونوی فقہ اکبر سے نقل کرتے ہین کہ امام سے پوچھا گیا کہ ایک
اقوام یقولون بدخول المومن فی النار امام نے جواب مین فرمایا لا یدخل النار الا کل مومن فقیل لغا الکافر فقال هم مومنون یونہی یہ عبارت بھی

٥ [illegible]

نسخہ قدیمہ مرویہ مین پائی جاتی ہی افسوس ہی کہ ملا علی قاری شرح فقہ اکبر مشہور مین ان عبارتونکا انکار کرتے ہین اور لکہتے ہین کہ مین نے یہ
عبارت نسخہ صحیحہ مشتہرہ مین نہین پائی انتہی اسکی وجہ یہ ہی کہ ملا علی قاری نے اسی فقہ اکبر مشہور کو نسخہ صحیحہ خیال کیا اور فقہ اکبر کے جانچنے کی جستجو
معلوم ہوتا کہ فقہ اکبر مشہور فقہ اکبر مرویہ نہین ہی اگر فقہ اکبر مرویہ کا کوئی نسخہ ملا علی قاری کو ملجاتا تو وہ اس غلطی مین نہ پڑتے مگر کیا کیجے مجبوری تہی اونکو صرف
فقہ اکبر مشہور کا نسخہ ہاتہ آیا پہر علمانے اسکی جس عبارت کا انکار کیا علی قاری نے اوس انکار پر جرح کی اور جو عبارت علماء متقدمین نے فقہ اکبر مرویہ سے
لکہی اور اوسی علی قاری نے فقہ اکبر مشہور مین نہ پایا تو اوس عبارت کا انکار کیا اگر اونکو فقہ اکبر مرویہ کا نسخہ صحیحہ اوس طرح سے ملتا جسطرح اللہ تعالی کے
فضل وکرم سے ہمکو ملا ہی تو وہ اس فقہ اکبر مرویہ کو اوسیطرح ابو مطیع کا نسخہ مرویہ کہتے جسطرح ہم اسکے قائل ہین اور اونکو والدین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مین خلاف مذہب منصور لکہنے کے زحمت اوٹہانی پڑتی اور جو عبارت قونوی نے لکہی اُسکی انکار کی ضرورت داعی نہوتی **گیارہوان**
امر علامہ ابن حجر مکی اپنے فتاوی مین فقہ اکبر مشہور کو ابی حنیفہ محمد بن یوسف بخاری کی تصنیف تحریر کرتے ہین اور فقہ اکبر مرویہ کو قابل اعتماد خیال
کرتے ہین جسمین عبارت مشہورہ درباب کفر والدین حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم درج نہین **بارہوان امر** علامہ محمد بن عبد الرسول
برزنجی نے فقہ اکبر مرویہ کو پایا اور اوسکے متصلا سند حاصل کی چنانچہ سداد الدین سے قبل ازین نقل کیگئی ہے **تیرہوان امر** علامہ
علی افندی شہیر بہ داغستانی رسالہ اثبات النجات والایمان لوالدی سید الاکوان مین فقہ اکبر مشہور کی عبارت مشہور و والدا رسول اللہ الخ
لکہکے تحریر فرماتے ہین کہ اس کتاب کی نسبت امام اعظم کی طرف ثابت نہین ہی چنانچہ بعض علمانے لکہا ہی امام کے زمانے مین تصانیف کا
رواج نتہا ایک بات یہ بہی ہی کہ اس رسالہ فقہ اکبر مشہور مین صرف ایسے مسائل اعتقادیہ لکہے گئے ہین جو اہم مہمات سے خیال کیے جاتے ہین اور یہ
مسئلہ اوس قسم کا نہین ہے جسپر اعتقاد واجب سمجہا جاوے **چودہوان امر** طحطاوی حاشیہ درمختار مین ہی کہ فقہ اکبر مین جو یہ ہی کہ والدین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے کفر پر مرے یہ امام پر افترا ہی اسپر دلیل یہ ہی کہ یہ عبارت ایسے نسخون مین نہین ہی جنپر اعتماد ہی ابن حجر مکی نے اپنے فتاوی مین لکہا ہی
کہ جس نسخہ مین یہ عبارت موجود ہی وہ ابو حنیفہ محمد بن یوسف بخاری کا تصنیف ہی امام کا تصنیف نہین ہی انتہی بہرحال اس امر کا ضرور خیال
رکہنا چاہئے کہ فقہ اکبر مشہور کی نسبت علماء محدثین وفقہانے اس امر کا انکار کیا ہی کہ یہ امام کی تصنیف ہی اور فقہ اکبر مرویہ کی نسبت اس
قسم کا انکار کسی سے مروی نہین ہی بلکہ متقدمین فقہاء ومحدثین نے جو عبارت نقل کی ہی اسی فقہ اکبر مرویہ سے فقہ اکبر مشہور سے کسینے نقل نہین
کی ہی اور متقدمین ایسی حالت مین کوئی عبارت کیونکر نقل کرتے جب یہ رسالہ مشہور محمد بن یوسف کا تصنیف ہی جو علماء متاخرین سے تہے
اور واقع مین یہ رسالہ مرویہ نہین ہی البتہ علمانے ابو مطیع کی نسبت جرح کی ہی جو امر آخر ہی اور جسکا ذکر آئیگا مگر اسکے ساتہ اس امر پر
اتفاق ہی کہ ابو مطیع راوی فقہ اکبر ہین حافظ ذہبی باوجودیکہ ابو مطیع پر جرح کرتے ہین مگر کتاب العلو مین عبارت اسی فقہ اکبر کی نقل کرتے
ہین جسے وہ ابو مطیع کے مرویہ خیال کرتے ہین چونکہ صاحب کشف الظنون یا ملا علی قاری کو نسخہ مرویہ نہین ملا اور اسی وجہ سے اونہون نے
فقہ اکبر مشہور کو فقہ اکبر مرویہ خیال کیا تو ان دونون علما پر کوئی اعتراض عائد نہین ہوسکتا اسلیے کہ یہ ایک مجبوری کا امر تہا ان لوگون نے
نسخہ مرویہ کو پاکر اوس سے انکار تو کیا نہین البتہ ملا علی قاری نے بعض عبارات کا انکار اس وجہ سے کیا کہ نسخہ مشہورہ مین جو اونکی
نزدیک معتمد علیہا تہا وہ عبارت پائی نگئی اور اسوجہ سے اونہون نے اسکا انتساب امام کیطرف غلط خیال کیا ایسی صورت مین اگر وہ

اس عبارت کا انکار نہ کرتے تو کیا کرتے اونکو کیا معلوم کہ اصل نسخہ مرویہ دوسرا ہی جو میری پیش نظر نہین ہی جب اکابر محدثین وفقہا فقہ اکبر کو ابو مطیع کے مرویات سے خیال کرتے چلی آتے ہین اور راوسکی عبارت استناداً نقل کیا کرتے ہین تو صرف اسوجہ سی کہ بعض علما نے غلطی سے فقہ اکبر مشہور کو فقہ اکبر امام تصور کیا یا اوسکی شرح لکھی تو اوس سی فقہ اکبر مرویہ کا انکار نہین ہوسکتا اور فقہ اکبر مشہور فقہ اکبر مرویہ ہوسکتی ہی جبتک یہ ثابت نہ کیا جاے کہ یہی فقہ اکبر مشہور ابو مطیع سے مروی ہی حالانکہ کسی شخص نے اسکا دعوی نہین کیا یہان تک کہ ملا علی قاری نے بھی نہین لکھا یہ تو ایسا دعوی ہے جسکا اثبات نہایت دشوار ہی کوئی شخص میرے سامنے حفاظ محدثین وفقہا متقدمین کی کتب و اسفار مین ایسی عبارت منقولہ فقہ اکبر کی نہین دکھا سکتا جو فقہ اکبر مشہور مین ہی جب کوئی شخص کوئی عبارت دکھاوے گا تو ہم اسکو فقہ اکبر مرویہ کے نسخہ عتیقہ یا جدیدہ مین دکھا دین گے گو ان دو نون نسخون مین زیادہ فرق نہین ہی البتہ نسخہ جدیدہ مرویہ کی بحث استوا مین ایک عبارت ایسی بڑہائی گئی ہی جو نسخہ عتیقہ معتمد علیہا مین نہین پائی جاتی ایسی صورت مین یہی کہا جاویگا کہ فقہ اکبر مشہور جسکا انکار چلا آتا ہی ہرگز امام سی مروی نہین ہی فقہ اکبر مرویہ وہی ہی جسکی عبارت منقول ہوتی چلی آتی ہی اور جو ابو مطیع سے مروی ہی مختصر یہ ہی کہ فقہ اکبر مرویہ ابو مطیع کو بڑے بڑے علما نے فقہ اکبر امام کہا ہی جیسے ابن تیمیہ حنبلی و ذہبی و ابن قیم و ابن حجر مکی و شیخ الاسلام ابو اسمعیل انصاری ہراوی و ابن ابی حاتم و قونوی و ابن ابی قدامہ مقدسی حنبلی و شارح عقائد طحاوی و امام ابن عبد السلام محمد بن عبد الرسول برزنجی و داغستانی و طحطاوی محشی در مختار اور صاحب کشف الظنون نے اگرچہ بظاہر دہوکہ کہا کے فقہ اکبر مشہور کو فقہ اکبر امام خیال کیا ہی مگر جب اونہون نے یہ تسلیم کیا ہی کہ فقہ اکبر ابو مطیع سی مروی ہی تو چار ناچار یہی کہنا ہوگا کہ انکی نزدیک یہی فقہ اکبر مرویہ فقہ اکبر امام ہی اس مقام پر ہم امام اعظم و ابراہیم نخعی و حماد بن سلیمان و ابن مطیع کا ترجمہ لکھنا چاہتی ہین امام کا ترجمہ بلحاظ اونکی وقعت شان کے نہایت بسیط ہی کتب رجال و تواریخ و طبقات امام کے حالات سی مالامال ہین سوا اسکے حفاظ اکابر محدثین و فقہا و علما نے امام کے مناقب جمیلہ مین اسقدر رسالے لکھی ہین کہ شاید کسیکی مدح مین اسقدر نہ لکھی گئے صاحب کشف الظنون نے اگرچہ اکثر رسائل کے نام لکھی ہین لیکن میرا خیال یہ ہی کہ ہنوز ایسے رسائل موجود ہین جنکا ذکر کشف الظنون سی رہگیا ہی جب امام کے ترجمی کی یہ کیفیت ہی تو میرے کیا مجال ہی کہ امام کا ایسا ترجمہ لکھون جسمین امام کے پوری حالات درج ہون خصوصاً جب حفاظ محدثین سے اپنی رسائل مین اس قسم کا دعوی نہو سکا ایسی صورت مین تیمناً و تبرکاً مختصر طور پر تبییض الصحیفہ فی مناقب الامام ابی حنیفہ حافظ جلال الدین سیوطی و عقود الجمان فی مناقب ابی حنیفۃ النعمان محمد شامی دمشقی ثم المصری و خیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان ابن حجر مکی وغیرہا و اخبار سن عیر حافظ ذہبی و تاریخ یافعی و رجال مشکوۃ ولی الدین خطیب وغیرہ سی امام کا ترجمہ لکھنا چاہتا ہون امام کی بشارت احادیث سی پائی جاتی ہی بخاری و مسلم و ابو نعیم نے ابو ہریرہ سے اور شیرازی و طبرانی نے قیس بن سعد بن عبادہ سی اور طبرانی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی روایت کیے ہی کہ آپنے فرمایا لو کان العلم عند الثریا لتناولہ رجال من ابناء فارس شیرازی و ابو نعیم کی عبارت یہ ہے لو کان العلم معلقا عند الثریا طبرانی کا لفظ قیس سے یون ہی لاتناولہ العرب لتناولہ رجال من ابناء فارس مسلم کا یہ لفظ ہی لو کان الایمان عند الثریا لتناولہ رجال من ابناء فارس حافظ جلال الدین سیوطی فرماتے ہین کہ یہ اصل صحیح معتمد علیہ ہے جس سی بشارت ابی حنیفہ کی اور انکی فضیلت تامہ ظاہر ہوتی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی مروی ہی کہ آپنے فرمایا ترفع زینۃ الدنیا سنۃ خمسین ومائۃ یعنے دنیا کی زینت سنہ ۱۵۰ مین اوٹھہ جائیگی علامہ شمس الدین کردری فرماتے ہین کہ یہ حدیث ابو حنیفہ پر محمول ہی اسلیے کہ

امام کا ترجمہ

امام کی نسبت بشارات

امام کا نسب

امام کا انتقال اسی سنہ مین ہوا بعض کہتے ہین امام کے ابا کابلی تہے بعض کہتے ہین اہل انبار سے بعض کہتے ہین ترمذی تہے امام کا لقب نعمان ہے
ابو حنیفہ کنیت ہے حنیف کے معنی میل ہین امام دین حق کیطرف مائل تہے اونکے باپ کا نام ثابت ہے ثابت جب چہوٹے تہے جناب امیر علیہ السلام کے
عالیخدمت مین لائے گئے جناب امیر نے ثابت اور اونکی ذریت کے لیے برکت کی دعا فرمائی امام کی تاریخ ولادت مین اختلاف ہے اکثر کا قول
یہہ ہے کہ ۸۰ھ مین پیدا ہوئے بعض کہتے ہین ۶۱ھ ہجری مین امام متوسط اندام خوبصورت خوش تقریر خوش آواز خوش پوشاک تہے اور جس امر
پر متوجہ ہوتے تہے اچہی دلیل سے ثابت کرتے تہے امام کے فضائل سے ایک اعلی درجہ کی فضیلت یہہ ہے کہ امام تابعی تہے خطیب و ابن سعد و دار قطنی

امام کا تابعی ہونا

و مزی و نووی و ولی عراقی و سیوطی و یافعی کا یہ مسلک ہے کہ امام طبقہ تابعین سے ہے تہے امام نے انس رضی کو دیکہا تہا لیکن روایت ثابت نہوئی ذہبی کہتے
ہین کہ بچپن مین امام نے انس رضی اللہ عنہ کو دیکہا تہا اور اکثر محدثین کا یہ قول ہے کہ تابعی وہ شخص ہے جسنے صحابہ کو دیکہا ہے اگرچہ صحبت نہو فتاوی
شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی مین ہے کہ امام نے جماعت صحابہ کو پایا جو کوفہ مین تہے امام طبقہ تابعین سے تہے یہ رتبہ امام کے معاصرین سے کسیکو نصیب
نہوا جیسے اوزاعی شام مین حماد بصرہ مین ثوری کوفہ مین مالک مدینہ مین لیث بن سعد مصر مین انتہی پہر امام اعیان تابعین سے ہوئے
او مصداق وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ بعض علما فرماتے ہین کہ انس کے سوا امام نے متعدد صحابہ سے سماعت کی جنکی نام
نامی یہ ہین عمرو بن حریث اسپر یہ شبہہ ہوتا ہے کہ ۸۵ھ مین اونکا انتقال ہوا جب امام پانچ سال کے تہے اسکا جواب یہ ہے کہ جمہور محدثین کا مسلک
یہہ ہے کہ جب لڑکے مین تمیز کی قوت آجاوے تو سماع صحیح ہے گو وہ پنجسالہ کیون نہو عبد اللہ بن ابی اوفی اسپر یہ شبہہ ہوتا ہے کہ وہ ۸۵ھ یا ۸۶ھ
مین مرے ہین جب امام چہوٹے تہے اسکا جواب ابہی گزرا واثلہ بن الاسقع جنکا انتقال ۸۳ھ یا ۸۵ھ مین ہوا ابو طفیل عامر بن واثلہ ان کا
انتقال ۱۰۲ھ مین ہوا سہل بن سعد یہ ۸۸ھ مین مرے بعض کہتے ہین کہ اسکے بعد سائب بن خلاد بن سوید انکی وفات ۹۱ھ مین ہے سائب
بن یزید بن سعید یہ ۹۱ھ یا ۹۲ھ یا ۹۴ھ ہجری مین مرے عبد اللہ بن بسرہ یہ ۹۶ھ مین مرے محمود بن الربیع یہ ۹۹ھ مین مرے فاضل عینی
نے امام کے سماعت صحابہ سے ثابت کی ہے گو اسپر کوئی شبہہ پیش کیا جاوے مگر محدثین کا قاعدہ یہہ ہے کہ راوی اتصال کا راوی ارسال و انقطاع
پر مقدم خیال کیا جاتا ہے اسلیے کہ اسمین علم کی زیادتی ہے ملا علی قاری نے سند الانام شرح مسند الامام مین اسکی تصحیح کی ہے امام کے اصحاب سے منقول ہے
کہ امام کو جماعت صحابہ سے ملاقات و روایت تہی بلکہ خود امام نے خلیفہ سے اسکا ذکر کیا تہا چنانچہ لکہا جائیگا ایسے امور کے انکار سے
جماعت محدثین کا انکار و تخطیہ لازم آتا ہے یافعی کہتے ہین کہ امام نے چار صحابہ کو پایا انس بن مالک کو بصرہ مین عبد اللہ بن ابی اوفی کو کوفہ
مین سہل بن سعد ساعدی کو مدینہ مین ابو الطفیل عامر بن واثلہ کو مکہ مین بعض اصحاب تواریخ کہتے ہین کہ کسی صحابہ سے ملاقات و روایت ثابت
نہین اصحاب ابو حنیفہ کہتے ہین کہ جماعت صحابہ سے ملاقات و روایت تہی لیکن نقاد کے نزدیک یہ امر ثابت نہوا تاریخ مین جو اصحاب ابو حنیفہ
کی عبارت واقع ہے اوس سے اونکی اجلۂ اصحاب خیال کرنا چاہیئے تاریخ کا اسقدر لکہنا سند کے لیے کافی خیال کیا جاتا ہے خطیب تاریخ بغداد
مین لکہتے ہین کہ امام نے انس بن مالک کو دیکہا و عطاء بن رباح و ابا اسحق سبیعی و محارب بن دثار و ہیثم بن حبیب صواف و قیس بن مسلم و
محمد بن المنکدر و نافع مولی ابن عمر و ہشام بن عروہ و یزید و سماک بن حرب و علقمہ بن یزید و عطیۃ العوفی و عبد العزیز بن رفیع و عبد الکریم ابا امیہ
وغیرہ سے سنا اور امام سے ابن یحیی حمانی و ہشیم بن بشیر و عباد بن عوام و عبد اللہ بن المبارک و وکیع بن الجراح و یزید بن ہارون

وعلی بن عاصم ویحیی بن نضر و قاضی ابو یوسف و محمد بن حسن و عمرو بن محمد عنقری و حمزہ بن حنیفہ و ابو عبد الرحمن مصری و عبد الرحمن بن ہمام وغیرہ نے
امام ابو حفص کبیر کہتے ہیں کہ امام کے چار ہزار مشائخ تھے بعض کہتے ہین کہ چار ہزار مشائخ صرف تابعین سے تہے دوسرے مشائخ کا کیا ٹہکانا ہے اون مشائخ
سے لیث بن سعد و مالک ابن انس تہے امام کے تلامذہ کا حصر نہین ہو سکتا ہے بعض ائمہ کا قول ہے کہ مثل امام کے کسیکے اصحاب و تلامذہ نہین ہوے جسقدر
اصحاب ابو حنیفہ سے تفسیر احادیث مشتبہہ و مسائل مستنبطہ و نوازل و قضا و احکام مین لوگونکو نفع پہونچا کسیکے اصحاب سے اسقدر نفع نہ ہوا بعض متاخرین
محدثین نے آٹھ سو تلامذہ کے اسماء و انساب لکھے ہین امام کی اوائل عمر مین اونکی تعلیم کا کوئی شخص متکفل نتہا اسلیئے امام تجارت کرتے تہے پہر امام شعبی سے
ملاقات ہوئی امام نے تجارت چہوڑ دی اور تحصیل علم مین مصروف ہوئے پہلے علم کلام کیطرف متوجہ ہوے اسمین کمال حاصل کیا فرق مبتدعہ سے مباحثہ کا
امام کو شوق تہا چونکہ بصرہ مین فرق ضالہ سے تقریباً بیس دفعہ تہے امام بصرہ مین تشریف لائے یہان فرقہ ضالہ سے مقابلہ فرماتے تھے کبہی امام کو
ایک سال یا زیادہ بصرہ مین رہنے کا اتفاق ہوتا تہا اسوقت امام علم کلام کو تمام علوم سے افضل خیال کرتے تھے پہر امام نے علم کلام کو چہوڑ دیا اور شرائع
و ابواب فقہ کیطرف متوجہ ہوئے ایک عورت نے امام سے پوچہا کہ ایک مرد یہ چاہتا ہے کہ اپنی جورو کو طلاق سنت دے تو کیا کرے امام کو معلوم نتہا اور
عورت سے کہا کہ حماد سے پوچہو حماد جو کچہہ جواب دیوین وہ مجہے بتا دیوے اوس عورت نے ایسا ہی کیا پہر امام نے حماد کی صحبت اختیار کی جو مسئلہ حماد فرماتے
تھے اوسکو یاد کرتے تھے اور اونکے سب شاگردونسے بحث کرتے تہے امام دس برس تک اونکے حلقہ مین صدر ہو کر بیٹہے اب یہ ارادہ کیا کہ اپنا حلقہ جدا کرین اسے
فکر مین ایک شب بیٹہے اور یہ مصمم ارادہ کیا اتفاقاً صبح ہوتے ہی حماد کو خبر آئی کہ اونکا ایسا عزیز مر گیا جسکا ولی و وارث سوا اونکے کوئی نتہا اونہون نے
امام کو اپنا خلیفہ کیا اور دو مہینے کے لیے چلے گئے اور جب وہ آئے تو امام نے اون سے ۶۰ مسئلے پوچہے حماد نے ۴۰ مسائل کے جواب امام کے موافق
امام کے دیئے اور ۲۰ کے جواب اونکے مخالف دیے جب سے امام نے یہ التزام کیا کہ مادام الحیات حماد کی صحبت مین رہین امام علم ادب و علوم آلیہ و علم تفسیر
حدیث مین ایک دریا تہے جسکے تہاہ نہین ملتی تہی چنانچہ علامہ زمخشری نے امام کی نظم آبدار کو ایک رسالہ مفرد مین جمع کیا ہے حافظ ایسے تھے کہ
رمضان مین ۶۰ ختم کرتے تھے اور ایک رکعت مین ایک ختم کرتے تہے امام ابو یوسف کہتے ہین کہ امام سے زیادہ حدیث کا مفسر مین نے نہین دیکہا
حدیث صحیح مجہسے اچہی طرح جانتے تہے جب حماد بن سلیمان مر گئے تو لوگ اونکے بیٹے کے پاس جمع ہوئے وہان فقط نحو کلام کا علم تہا اونکو چہوڑ کے موسی
بن کثیر کے پاس جمع ہوئے وہ بہی فقیہ نتہے جب وہ حج کو چلے گئے تو امام پر سب لوگ جمع ہوئے جب امام کے علم پر لوگون کو اطلاع ہوئی تو امام ہی کے ہو رہے اور
سب لوگون نے چہوڑ دیا پہر امام کے ساتہہ لوگونکا عقیدہ بڑہتا گیا اور امام کی جمعیت بڑہتی گئی اسکا بہت بڑا سبب یہ ہوا کہ امام نے خواب دیکہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کہودتے ہین اور آپکی ہڈیان اوسمین سے نکالکر اپنے سینہ پر رکہتے ہین اور ہڈیون کو آپسمین اپنے اپنے جوڑ پر لگاتے
ہین امام اس خواب کو دیکہکر گہبرائے اور ابن سیرین کے پاس تعبیر کے لیے یہ خواب کہلا بہیجا ابن سیرین نے اسکی یہ تعبیر کی کہ جسنے اس خواب کو دیکہا ہے وہ سنت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکی تاویل کو مستور پر ظاہر کریگا کہ اسکے پہلے کسینے ظاہر نہ کیا ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا یہ خیال نکرنا چاہیئے کہ امام
اور اونکے اصحاب صاحب رائے ہین یعنے اپنی رائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر مقدم رکہتے ہیں بلکہ امر بطریق کثیرہ امام سے مروی ہے کہ
وہ پہلے قرآن شریف مین غور کرتے ہین اور اوسمین سے جہانتک ہو سکتا ہے مسئلہ نکالتے ہین اگر قرآن شریف مین نہ پایا گیا تو سنت اور حدیث
مین تلاش کرتے ہین جب اوسمین نہ ملا تو اصحاب کے اقوال کو دیکہتے ہین اونمین اگر اختلاف پایا گیا اونکے اقوال سے جو اقرب کتاب و سنت کے

تعداد مشائخ و اصحاب امام

امام کی تحصیل علوم کا بیان

امام کا خواب و اجتہاد کا طریقہ

ہون اوسپر عمل کرتے ہیں تابعی کا قول نہیں لیتے ہین بلکہ خود ہی اجتہاد کرتے ہین مزنی کہتے ہین کہ امام شافعی فرماتے ہین کہ سب لوگ امام ابو حنیفہ کے
فقہ مین عیال ہین چونکہ مذہب امام کے قیاسات بہت باریک ہین مزنی اسے زیادہ دیکھا بھالا کرتے تھے یہانتک کہ امام مزنی کے بھانجے ابو جعفر طحاوی
نے مذہب شافعی ترک کرکے مذہب حنفی کو قبول کیا حسن بن صالح کہتے ہین کہ امام ابو حنیفہ حدیث ناسخ و منسوخ کو بہت جانچتے تھے اہل کوفہ کے حدیث
کے بڑے جاننے والے تہے ایک شخص نے امام کے قیاس پر کہا کہ پہلے ابلیس نے قیاس کیا امام نے فرمایا کہ اس کلام کو اپنے محل پر تمنے نکہا شیطان نے
اپنے قیاس سے خدائے تعالی کے حکم کے خلاف کیا اسلیے کافر ہوا اور ہمیر اقیاس باتباع حکم الٰہی ہے ہم قیاس کو کتاب و سنت و اقوال صحابہ و تابعین پر
عرض کرتے ہین اوس شخص نے غلطی کا اقرار کرکے توبہ کی مسعر بن کدام کہتے تہے کہ ہمکو کوفہ مین دو آدمیونکا حسد ہے ابو حنیفہ کا اونکی فقہ مین حسن بن صالح کا اونکی
زہد مین ابن حزم کہتے ہین کہ تمام اصحاب ابو حنیفہ نے اسپر اجماع کیا ہے کہ حدیث ضعیف اونکے نزدیک قیاس سے بہتر ہے امام کو ایسے لوگون پر جو امام کے بعد مرے
چند امور مین ترجیح ہے امام تابعین سے تہے اور تابعین کے زمانہ مین یہ فتوی دیتے تھے اور جب اعمش مکہ کو چلے امام سے مناسک حج لکھوا کر منگوائی اور کہا کہ
انسے بہتر کوئی عالم فرائض و نوافل مناسک کا نہین ہے ایک بار امام خلیفہ منصور کے پاس گئے عیسے بن موسی نے کہا اے امیر المومنین یہ آج عالم دنیا سے
ہین خلیفہ نے پوچھا کس سے علم حاصل کیا امام نے کہا اصحاب عمرؓ و علیؓ و ابن مسعودؓ سے جنہون نے ان اجلہ صحابہ سے روایت کی امام نے اول فقہ کو مرتب کیا
اور سب سے پہلی کتاب فرائض و کتاب شروط مرتب کی مذہب حنفی ہیں ایسی خداداد قبولیت تہی کہ تھوڑی مدت مین یہ مذہب ہند و سندھ و ماوراء النہر مین پہیل گیا
امام کسب حلال سے آپ کہاتے تہے اور شاگردونکو کہلاتے تہے اور کسیکا انعام یا کسی سے خیرات قبول نکرتے تہے ذہبی یزید بن ہارون سے نقل کرتے ہین کہ مین نے امام سے
بڑا متقی و عقلمند کسیکو نہ دیکھا کسینے امام مالک سے پوچھا کہ تمنے ابو حنیفہ کو دیکھا ہے کہا ہان دیکھا ہے وہ ایسے آدمی تہے کہ اگر یہ کہتے کہ یہ ستون سونیکا ہے
تو دلیل سے ثابت کر دیتے امام مالک امام کی ایسی قدر کرتے تہے کہ سفیان ثوری کی نہین کرتے تہے ابن عتبہ کہتے ہین کہ مین نے امام سا شخص نہ دیکھا
ابن عتبہ کہتے ہین کوفہ فقہ کی جگہہ ہے اصحاب ابو حنیفہ کی صحبت اختیار کرنی چاہیئے عبد اللہ بن مبارک کہتے ہین کہ امام افقہ الناس ہین مین نے
اونسے بڑا فقیہ نہ دیکھا عبد اللہ بن مبارک کہتے تھے اگر رائے کی ضرورت ہو تو رائے مالک و سفیان و ابو حنیفہ کی لینی چاہیئے ابو حنیفہ انمین بڑے فقیہ اور
عقیل تہے اور ثوری انکو افقہ اہل الارض کہتے تھے اور کہتے تھے کہ جو ابو حنیفہ کی مخالفت کرے اوسے چاہیئے کہ قدر مین اونسے اعلے ہو علم مین زیادہ ہو اور
ایسا ہونا دشوار ہے جب امام اور ثوری نے ساتھہ حج کیا ثوری امام کے پیچھے پیچھے چلتے تھے اور جب کوئی شخص ان لوگون سے سوال کرتا تو ثوری
چپ رہتے امام جواب دیا کرتے تہے اوزاعی کو جبتک امام کا حال معلوم نتہا انکے مخالف تہے جب حال معلوم ہوا تب اوزاعی نے ابن المبارک سے کہا کہ مین نے
انسے ناحق رشک کیا اور مین نے غلطی کی اور ابن جریج نے کہا کہ امام ابو حنیفہ فقیہ ہین اور احمد بن حنبل نے فرمایا کہ یہ صاحب زہد و ورع ہین آخرت کو
دنیا پر قبول کیا ہے اور خطیب نے بعض آئمہ زہد سے روایت کی ہے کہ مسلمانون پر واجب ہے کہ ابو حنیفہ کیلیے پنجگانہ نماز کے ساتھہ دعا کرتے ہین کہ
اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سنن و فقہ کے حفاظت کیے ہے اور مکی بن ابراہیم کہتے ہین کہ ابو حنیفہ اپنے زمانہ مین سب سے زیادہ عالم تھے
اور یحیے بن سعد القطان کہتے ہین کہ انسے بہتر کسیکے رائے نہین ہے اسی سے فتوے مین اونکا قول لیتے تھے نضر بن شمیل نے کہا کہ فقہ سے سب لوگ
غافل تھے ابو حنیفہ نے سبکو بیدار کر دیا ابن المبارک کہتے ہین کہ مسعر بن کدام امام کی صحبت مین حاضر ہوتے تہے اور مستفید ہوتے تہے اور کہتے تھے
مین نے انسے بڑا فقیہ نہ پایا عیسے ابن یونس کہتے ہین اوس شخص کو سچا نہ جانو جو ابو حنیفہ کو برا کہتا ہو قسم خدا کی مین نے کسیکو اونسے افضل اور بڑا

قیاس کا بیان

فقیہ نہ پایا معمر کہتے ہین کہ مین نے کسی شخص کو ایسا نہ دیکھا جو ابو حنیفہ سے بہتر فقہ مین کلام کرتا ہو یا اونکی طرح قیاس کرتا ہو یا حدیث کی شرح
ابو حنیفہ سے اچھی کرتا ہو فضیل کہتے ہین کہ ابو حنیفہ فقیہ تھے فقہ مین معروف تہے پرہیزگاری مین مشہور تھے بخشش مین معروف تہے دن رات
تعلیم مین صبور تھے بات کم کرتے تہے حلال و حرام مین حق پر جواب دیتے تھے بادشاہ کی صحبت سے بہاگتے پہرتے تھے اعمش سے کسینے ایک مسئلہ پوچھا
اونہون نے کہا کہ نعمان بن ثابت اسکا اچھا جواب دینگے ہم یہ خیال کرتے ہین کہ اونکی علم مین برکت دیگئی ہی دکیع کہتے ہین کہ مین نے ابو حنیفہ سے
زیادہ کسیکو نہ پایا حافظ یحیے بن معین کہتے ہین کہ فقہا چار ہین ابو حنیفہ سفیان مالک اوزاعی یحیے بن معین کہتے ہین کہ میرے نزدیک قرأت قرات
حمزہ کے ہی اور فقہ فقہ ابو حنیفہ کی اوزاعی سے پوچھا گیا کہ آیا سفیان نے ابو حنیفہ سے روایت کی ہی کہا ہان ابو حنیفہ ثقہ صدوق فقہ و حدیث مین
تھے اللہ تعالے کے دین مین مامون تہے ابن مبارک کہتے ہین کہ مین نے حسن بن عمارہ کو دیکھا کہ ابو حنیفہ کے رکاب تھامے ہوئے تہے اور کہتے تھے واللہ مین نے
کسیکو نہ دیکھا کہ فقہ مین تم سے بہتر کلام کرتا ہو اور تمسے زیادہ حاضر جواب ہو اسوقت فقہا کے تم سردار ہو تمپر لوگ حسد سے کلام کرتے ہین شعبہ کہتے ہین
کہ واللہ ابو حنیفہ کا فہم بہت اچھا تہا جید الحفظ تہے یحیے بن معین سے لوگون نے امام کا حال پوچھا یحیے نے کہا کہ ثقہ تھے مین نے کسیکو نہین سنا کہ
اونکو ضعیف کہا ہو ابن عون کے نزدیک بعض لوگون نے ابو حنیفہ پر یہ طعن کیا کہ وہ ایک مسئلہ کو کہتے ہین پہر صبحکو اوس سے رجوع کرتے ہین ابن عون نے
کہا کہ یہ اونکی ورع کی دلیل ہی خطا سے صواب کیطرف رجوع کرتے ہین اگر ایسا نہو تا وہ اپنی خطا کی تائید کرتے حافظ عبد العزیز ابن ابی رواد کہتے ہین کہ
جو ابو حنیفہ سے محبت رکہی وہ سنی ہی جو اونسے عداوت رکہی مبتدع ہے حافظ محمد بن میمون نے کہا کہ ابو حنیفہ کے زمانہ مین اونسے بڑہکر کوئی شخص عالم
پرہیزگار زاہد و واقف کار و فقیہ نتہا ابراہیم بن معاویہ ضریر کہتے ہین کہ ابو حنیفہ کی محبت تمام سنت سے ہی اسد بن حکیم کہتے ہین کہ ابو حنیفہ کے درپے
وہ شخص ہوگا جو جاہل مبتدع ہوگا ابو عاصم کہتے ہین کہ واللہ ابو حنیفہ میرے نزدیک ابن جریج سے زیادہ تر فقیہ ہین میری آنکہون نے ایسے شخص کو نہ
دیکھا جو ابو حنیفہ سے زیادہ قدرت فقہ پر رکہتا ہو داؤد طائی کے نزدیک امام کا ذکر ہوا تو کہا کہ وہ ستارہ تہے چلنے والے اونکے سبب سے راہ پاتے تھے اور
علم تھے جسے مومنین کے قلوب قبول کرتے تہے شریک قاضی نے کہا کہ ابو حنیفہ فقیہ تھے دقیق النظر تھے علم و عمل و بحث مین لطیف الاستخراج تھے خلف بن
ایوب نے کہا کہ علم اللہ تعالی سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر آیا پہر اونسے اونکی اصحاب کیطرف پہر اونسے تابعین کیطرف پہر اونسے ابو حنیفہ اور اون کے
اصحاب کیطرف جو چاہے راضی ہو جو چاہے ناخوش ہو ذہبی کہتے ہین امام کے شب بیداری و عبادت و تہجد تواتر سے ثابت ہی تیس برس تک ایک
رکعت مین ختم قرآن کرتے رہے اور چالیس برس تک عشا کے وضو سے فجر کی نماز پڑہتے رہے اور رات بہر ایسا روتے تہے کہ ہمسایہ بہی اونپر رحم
کرتے تھے جس جگہہ پر وہ مرے ہین وہان سات ہزار ختم قرآن کیے ہین اور ۴۵ برس نماز پنجگانہ ایک وضو سے پڑہی ہی ذہبی کہتے ہین کہ بشر بن ولید
امام ابی یوسف سے روایت کرتے ہین کہ ہم لوگ ایک روز امام کے ساتہہ جاتے تھے ایک شخص نے دوسرے سے کہا یہ ابو حنیفہ ہین جو رات کو نہین سوتے
امام نے فرمایا یہ ایسی بات کرتا ہی جسے ہم نہین کرتے اوس روز سے شبکو بیدار رہتے اور تمام شب نماز و دعا و تضرع مین بسر کرتے ابو مطیع کہتے
ہین کہ جب مین کبہی رات کیوقت طواف کرنے گیا تو مین نے ابو حنیفہ و سفیان کو طواف کرتے دیکھا اور امام تعلیم کیطرف بہت متوجہ تھے
صبح کی نماز پڑہکر عصر تک اور عصر سے مغرب تک مغرب سے عشا تک لوگونکو پڑہایا کرتے تھے پہر جب لوگ چلے جاتے تھے تو مسجد مین صبح تک نماز مین بسر
کرتے تھے پہر گہر مین آتے تھے اور لباس بدلکر مسجد مین جاکر نماز صبح پڑہتے تھے اور ظہر کی نماز سے پہلے کچہہ سو رہتے تہے امام مناظرہ مین کسیکو سخت کہتے

امام کا تقوی

امام کی عبادت

امام کی تجارت

تھے کوئی سخت کہتا تو صبر کرتے تھے امام نے کبھی کسیکے غیبت نہ کی امام نہایت درجہ کے سخی و محتاط تھے انکی شریک نے تہان عیب دار بے اطلاع خریدار کے
بیچدیا امام نے کل مال صدقہ دیدیا جو ۳۰ ہزار درہم کا تہا کسینے کہا کہ آپ صاحب عیال ہین عیال کی بہی کچہہ فکر کرنی چاہیئے فرمایا اونکا رزق
اللہ تعالی پر ہے اور مجکو دو درہم مہینا کافی ہی اور جب قید ہوئے تو اپنے بیٹے حماد کو کہا ایک وقت ستو اور ایک وقت روٹی لانا دو درہم ماہوار
کافی ہی ایک بکری کسیکے کہو گئی تہی تو پوچہا کہ بکری کے سال زندہ رہتی ہی لوگون نے کہا کہ سات برس تو سات برس تک گوشت نہ کہایا امام کبہی
اپنی قرضدار کے سایہ دیوار مین نہ بیٹہے کسینے حکیم بن ہشام سے پوچہا کہ امانت دار کون ہی کہا ابو حنیفہ کوفہ مین سلطان نے اپنے خزانہ کی داروغگی
انکے لیے تجویز کے قبول نفرمائی اوسنے سختی سے مارنا شروع کیا امام نے عذاب دنیا کو عذاب آخرت پر ترجیح دیا وکیع وابو نعیم وفضیل بن دکین کہتی
ہین کہ امام صاحب دیانت و امانت تہی جماعت مفسرین وغیرہ امام کی طرف قرارت شاذہ کے نسبت کرتے ہین ائمہ حفاظ محدثین نے اسکا قطعی
جواب دیا ہی کہ مفسرین اس قسم کی قرارت محمد بن جعفر خزاعی کی کتاب سے لیتی ہین جو قرارت ابی حنیفہ مین ہی ائمہ مفسرین کو دہوکہ ہوگیا ہی دار
وغیرہ یہ کہتی ہین کہ یہ کتاب موضوع ہی اسکے اصل نہین ہی امام اس سے بری ہین وہ بہت بڑے عقلمند و دیندار تھے اونکی یہ شان نہ تہی

امام کی حدیث

کہ قرارت متواترہ کو چہوڑکر قرارت شاذہ اختیار کرتے امام کی سند حدیث کی یہ کیفیت تہی کہ چار ہزار ائمہ تابعین وغیرہ انکی شیخ تھے ذہبی وغیرہ نے
طبقات حفاظ محدثین مین امام کو لکہا ہی جس شخص نے بے انتہا مسائل کا استنباط احادیث سے کیا ہو اور اس استنباط مین متفرد ہو اوسکی
نسبت قلت اعتنا بالحدیث قائل کے جہالت یا حسد پر محمول ہی البتہ یہ کہہ سکتی ہین کہ چونکہ امام استنباط مسائل کے طرف متوجہ تہی جو بہت بڑا
اہم امر ہی روایات حدیث کیطرف اونکو فرصت کم ملے دیکہو ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما کو کہ اسوجہ سے کہ مصالح عامہ مسلمانان کیطرف متوجہ تہی انسے اوسقدر
حدیثین مروی نہین ہین جسقدر ایسے اصحابہ سے مروی ہین جنکا رتبہ انسے گہٹا ہوا تہا اسی طور پر مالک و شافعی سے اسقدر روایتین نہین ہین
جیسے ابی زرعہ و ابن معین سے مروی ہین اسکا سبب بہی یہی ہی کہ یہ دونون ائمہ استنباط مسائل کیطرف متوجہ تہی روایت کی انکو مہلت کم
ملے علاوہ اسکے کثرت روایت بدون درایت کے ایسی چیز ہے جو قابل زیادہ مدح کے نہین ہی عبد البر کہتے ہین کہ فقہا و علمائی جماعت مسلمین کا
یہ مسلک ہی کہ وہ اکثار حدیث کو جو بدون تفقہ تدبر کے ہو مذموم سمجہتے ہین ابن مبارک کہتی ہین کہ معتمد علیہ اثر ہونے چاہیئے اور رائے اسقدر
ہونی چاہیئے جو حدیث کی تفسیر کرے امام ابو حنیفہ فرماتے تھے کہ کسی شخص کو حدیث کی روایت اوسوقت تک نکرنی چاہیئے جبتک اوسکو یوم سماعت
حدیث سے اوسدن تک جبدن سے یہ حدیث مروی ہی سب محفوظ نہو ایسی صورت مین وہ روائت کو جائز نہین سمجہتے مگر ایسے شخص کے لیے جو
اوسے بطور سابق محفوظ رکہے اسے سے امام روایت حدیث مین نہایت احتیاط کا برتاو کرتے ہین خطیب اسرائیل بن یونس سے روایت
کرتے ہین وہ کہتی تھے کہ اچہی شخص نعمان ہین بیاون احادیث کے حافظ تھے جسمین فقہ ہی زیادہ توجہ اونکی اسی قسم کے حدیث پر تہی جن حدیثون مین
فقہ ہوتے اور اسکے وہ بڑی جاننے والے تہی ابی یوسف کہتے ہین کہ مین نے ابی حنیفہ سے زیادہ کسیکو تفسیر حدیث کا بڑا جاننے والا اور مواضع نکت کا
جسمین فقہ ہو بڑا پہچاننے والا نہ دیکہا ایک روز امام اعمش کے پاس تہی اعمش سے کچہہ مسائل پوچہی گئے انہون نے امام کیطرف مخاطب ہو کے یہ کہا کہ
آپ ان مسائل مین کیا کہتی ہین امام نے اوسکا جواب دیا اونہون نے کہا کہ یہ جواب کہا نسے ماخوذ کیا امام نے کہا کہ آپکے احادیث سے جنہین مین نے
آپسے روایت کی ہی پہر چند احادیث مع طرق کے بیان فرمائین اعمش نے کہا کہ آپکے لیے یہ کافی ہی کہ جو مین نے سو دنین روایت کی ہی اوسے آپ ایک

سماعت مین مجھسے روایت کرتے ہین ہم نہین جانتے تھے کہ ای گروہ فقہا کے ان احادیث سے اسطور پر عمل کرتے ہو تم لوگ طبیب ہو ہم لوگ عطار ہیں اور ابی حنیفہ تمنے تو دونو طرف اختیار کین یعنے طبیب بہی ہو عطار بہی حفاظ نے احادیث امام اعظم سے مسانید کثیرہ بنائی ہین امام کی وفات کا یہ سانحہ ہی کہ منصور نے امام کو عہدۂ قضا کے لیے طلب کیا یعنے یہ چاہا کہ امام قاضی القضات ہون اور تمام شہرون کے قاضی امام کے تحت مین ہون امام نے اس سے انکار کیا منصور نے حلف کیا اور تشدد کیا کہ اگر امام اسے قبول نکرینگے تو ہم اونہین قید کرینگے اور اونپر تشدد کرینگے مگر امام نے نمانا پہر منصور نے امام کو قید کیا اور روزانہ ایک قاصد امام کے پاس بہیجتا تہا کہ اگر تم خلاص چاہتے ہو تو عہدۂ قضا کو قبول کرو جب امام اپنے انکار پر قائم رہے منصور نے حکم کیا کہ امام ہر روز محبس سے نکالے جاوین اور دس کوڑے مارے جاوین اور اونکی منادی بازار مین کیجاوی اس حکم کی تعمیل ہوئی امام نکالے گئے اور اونپر اسقدر سخت مار پڑی کہ خون بہنے لگا اور بازار مین پہرائے گئے پہر جب قیدخانہ مین داخل کیے گئے اونپر نہایت سختی کیگئی یہان تک کہ کہانا نہین پانی نہین پہر دس روز تک اسی طور پر سختی کی کارروائی ہوتی رہی اسوقت امام روئے اور بہت دعا کی پہر پانچ روز کے بعد وفات کر گئے ایک جماعت سے مروی ہی کہ پیالہ مین زہر چہوڑ کے امام کو پینے کیلیے دیا گیا امام نے انکار کیا اور فرمایا کہ جو کچھہ اس پیالہ مین ہی ہم اوسے خوب جانتے ہین اور ہم اپنے نفس کے قتل پر اعانت نہین کرتے پہر جبر سے امام کو زہر پلایا گیا جس سے امام نے انتقال کیا کہتے ہین کہ یہ کارروائی منصور کے سامنے ہوئی جب امام نے موت کے آثار دیکھے سجدہ کیا سجدہ مین اونکی جان نکل گئی انا للہ وانا الیہ راجعون منصور کے اس تشدد کا منشا یہ تہا کہ امام کے دشمنون نے منصور سے کہا کہ امام ابراہیم بن عبداللہ بن حسن بن علی بن حسین بن علی بن ابیطالب سے موافقت رکہتے ہین اور اونہین کے مشورہ پر ابراہیم نے بصرہ مین خروج کیا ہی اس سے منصور کے دل مین بہت بڑا خوف پیدا ہوا منصور کو قرار نرہا اسلیے کہ امام وجیہ تھے مالدار تھے صاحب تجارت تھے پہر منصور نے بغداد مین امام کو طلب کیا بلا وجہ قتل پر اسکو جرأت نہوئی چونکہ منصور یہ جانتا تہا کہ امام عہدۂ قضا کو قبول نکرینگے اسلیے اسکی درخواست کی تاکہ اسکے ذریعہ سے قتل کرے امام احمد حنبل جب امام کے انتقال کی کیفیت بیان کرتے تھے روتے تھے اور کہتے تھے اللہ تعالی اونپر رحمت کرے خطیب بغدادی اپنے اوستاد سے روایت کرتے ہین کہ خارجہ بن بدیل کہتے ہین کہ ابوجعفر نے امام سے عہدۂ قضا کی قبول کرنے کی درخواست کی امام نے انکار کیا خلیفہ نے امام کو حبس کیا پہر طلب کیا اور پوچہا کیا تم انکار کرتے ہو امام نے کہا کہ ہم قضا کی صلاحیت نہین رکہتے اسلیے کہ تم مجکو اس باب مین جہوٹا خیال کرتے ہو اگر واقعی ہم جہوٹے ہین تو مجہمین قضا کی صلاحیت نہین اگر سچے ہین تو ہم امیر المومنین کو اس امر پر اطلاع دیتے ہین کہ مجہہ مین قطعاً صلاحیت قضا کی نہین ہی خلیفہ نے پہر امام کو محبس مین بہیجا رجب یا شعبان یا نصف شوال ۱۵۰ھ مین جب امام کی عمر ۷۰ سال تہی انتقال فرمایا سوائے حماد کے کوئی انکا لڑکا نتہا امام کے جنازہ پر ازدحام کا کچھہ ٹھکانا نتہا چہہ مرتبہ نماز پڑہی گئی اور بہ نہایت مشکل ہی بعد عصر کے دفن ہوے ۲۰ روز تک برابر نماز ہوتی رہی انکا مزار زیارتگاہ ہی لوگ اپنے حاجتون مین امام سے توسل کرتے ہین امام شافعی جب بغداد مین آتے تھے تو امام کے قبر سے برکت حاصل کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جب مجکو کوئی حاجت پیش آتی ہی تو ہم امام کی قبر کے پاس دو رکعت نماز پڑہتے ہین اور اللہ تعالی سے سوال کرتے ہین ہماری حاجت جلد بر آتی ہی امام شافعی جب صبح کی نماز امام کے قبر کے پاس پڑہتے تھے بلحاظ ادب کے قنوت چہوڑ دیتے تہے اور بسم اللہ کو اخفا کرتے تہے حافظ ابن عبدالبر کی تقریر کا ماحصل یہ ہی کہ اصحاب حدیث نے امام کے ذم مین کوئی بات اسوجہ سے اوٹھا نرکہی کہ امام کا یہ مسلک ہی کہ قیاس کو اثر پر مقدم جانتے ہین اور اکثر اہل علم کہتے ہین کہ جب حدیث صحیح ہو رائے اور قیاس باطل ہو جاتے ہین مگر اصل یہ ہی کہ امام نے بعض اخبار احاد کو جو

چہوڑ دیا ہی اوسکے لیے تاویل محتمل ہی اور یہ ایسا امر ہی کہ امام کے علما ما تقدم و متاخر نے بہی کیا ہی مثل ابراہیم نخعی و اصحاب ابن مسعود بات اتنی ہی کہ امام کے
مذہب مین یہ امر زیادہ ہی دوسرونکے مذہب مین کم امام احمد حنبل سے لوگون نے پوچہا کہ تم امام ابوحنیفہ پر کیون اعتراض کرتے ہو امام حنبل نے کہا رائے
کیوجہ سے پہر کہا گیا مالک حضارائی نہین کہا ہان ابوحنیفہ اس بابمین انسے زیادہ ہین پہر کہا گیا کہ تم مالک کے نسبت بقدر انکے حصہ کے کیون نہین کلام کرتے احمد چپ ہو رہے
علما امت کا یہ دستور ہی کہ کسی حدیث کو بدون حجت کے رد نہین کرتے مثلاً اُس حدیث کا کوئی ناسخ بتاتے ہین یا معارض کہ اثر ہو یا اجماع ہو یا عمل ہو یا اوس کے
سند مین طعن کرتے ہین کوئی عالم بدون حجت کے کسی حدیث کو رد نہین کر سکتا خود صحابہ نے اجتہاد رائے و قیاس اصول پر کیا ہی اسی طور پر تابعین نے
حافظ عبد البر کا یہ کلام ایسا ہی جسے آب زر سے لکہنا چاہیئے دنیا کا یہ دستور چلا آتا ہی کہ لوگ اکابر کے پیچہے پڑ جاتے ہین اور قسم قسم کے معائب اونکی
طرف منسوب کرتے ہین ایسے لوگونکی زبان سے انبیا بہی محفوظ نرہے چونکہ امام اپنے زمانہ مین آپ اپنی نظیر تہے لوگون نے آپ کی معائب مین کوئی
بات اوٹہا نرکہی بلکہ اس زمانہ تک جو چل رہا ہی یہ سلسلہ جاری ہی مگر جسقدر لوگون نے امام کے مطاعن مین جد و جہد کی اونکی سعی مشکور نہوئی ہر
زمانہ مین مادحین کو قادحین پر غلبہ ہوتا رہا یہانتک کہ امام کا مذہب ملک ملک اسقدر شائع ہوا کہ کسی دوسرے کا مذہب اوسکے ہم پایہ نہین ہو سکتا
بعض لوگون نے امام کو مرجیہ کہا جسکے لغویت کئی وجوہ سے پائی جاتی ہی پہلے وجہ غسان مرجی نے امام کو اسوجہ سے افترا مرجیہ کہا تاکہ اس مذہب کی
نسبت امام کیطرف ہونی سے ترویج پاوے دوسری وجہہ چونکہ فرقہ قدریہ کے مخالف امام کو مرجیہ کہا کرتے تہے چنانچہ معتزلہ صدر اول مین امام کو اسی لقب سے
ملقب کرتے تہے کیا عجب ہی کہ امام کو اسوجہ سے کہ قدریہ نتہے لوگون نے مرجیہ اہل سنت کہا ہو تیسری وجہ ابن عبد البر کہتے ہین کہ امام کے حاسد بہت تہے
انہین حاسدین نے امام کو مرجیہ کہنا شروع کیا ابو عمر یوسف بن عبد البر کہتے ہین کہ جو لوگ امام سے روایت کرتے ہین اور امام کی توثیق و ثنا کرتے ہین
اون لوگون سے زیادہ ہین جو امام پر کلام کرتے ہین اہل حدیث کا کلام یہی ہی کہ امام رای و قیاس پر عمل کرتے ہین حالانکہ یہ عیب مین داخل نہین ہے
چنانچہ اسکا بیان اوپر گزرا جو لوگ گزر گئے ہین اونکی بزرگی پر استدلال لوگون کے اختلاف آرا و اقوال سے کیا جاتا ہی دیکہو علی کرم اللہ وجہہ کو ان کے
باب مین دو فرقہ ہلاک ہوئے ایک فرقہ نے انکی محبت مین افراط کیا دوسرے نے بغض مین امام علی بن مدائنی کہتے ہین کہ ابوحنیفہ سے ثوری و ابن مبارک و
حماد بن زید و ہشام و وکیع و عباد بن العوام و جعفر بن عون نے روایت کی ہی وہ ثقہ تہے شعبہ کہتے ہین کہ امام حسن الرای تہے طبقات شیخ الاسلام
تاج الدین سبکی مین ہی اسباب کے سمجہنے سے تم بہت پرہیز کرو کہ جرح عموماً تاویل پر مقدم ہی بلکہ صواب یہ ہی کہ جسکی امامت و عدالت ثابت ہو گئی ہو
اور اوسکے مدح کرنے والے اور تزکیہ کرنیوالے زیادہ ہون اور اوسکی جرح کرنیوالے کم ہون اور قرینہ سے یہ پایا جاتا ہو کہ جرح بسبب تعصب مذہب کے ہی یا
اسی قسم کا کوئی سبب ہے تو اوسکی جرح کیطرف التفات نکیا جاوے گا اسکے بعد شیخ نے ایک لمبی تقریر بیان کرکے یہ کہا کہ جرح گو مفسر ہو ایسے شخص کے حق
مین قبول نکیجائیگی جسکے عبادت اوسکے گناہون پر غالب ہی اور اوسکی تعریف کرنیوالے ذم کرنیوالون سے اور تزکیہ کرنیوالے جرح کرنیوالون پر غالب
ہون اور جب قرینہ سے بہ شہادت عقل یہ پایا جاتا ہو کہ اس جرح کی بنا تعصب مذہبی یا مناقشہ دنیوی ہی جیسے معاصرین مین ہوا کرتا ہی پہر اسوقت
ثوری وغیرہ کا کلام ابوحنیفہ کے باب مین قابل التفات نہوگا اور ابن ابی ذئب وغیرہ کا مالک مین اور ابن معین کا شافعی مین اور نسائی کا احمد بن صالح
مین اگر ایسا نہو تو پہر ائمہ سے کوئی شخص جرح سے بچ نہین سکتا اسلیے کہ کوئی امام ایسا نہین جسمین کسی نے طعن نکیا ہو ابن عبد البر کہتے ہین کہ یہ ایسا
امر ہے جسمین بہت لوگونسے غلطے واقع ہوئی اور فرقہ جاہلیہ تو گمراہ ہو گیا جسکو بالکل اپنی خبر نہین سلف کا حال دیکہو کہ آپسمین نہین کیا کچہہ نہین ہوتا تہا

امام کے حاسد بہت زیادہ ہین

احادیث صحیحہ کی صریح مخالفت کی تحقیق

خصوصاً غصہ کیوقت اور جن سے بعض امور حسد پر محمول تھے اور بعض قابل تاویل تھے صحابہ و تابعین و تبع تابعین مین جو آپس مین بلحاظ معاصرت کے گفتگو ہوئی اونکی طرف علما التفات نہین کرتے اسلیے کہ وہ لوگ بشر تھے کبھی غصہ ہوتے تھے کبھی راضی ہوتے تہے غصہ کے وقت اونکی ایک قسم کی تقریر ہوتی تہی اور خوشی کیوقت ایک قسم کی پہر علما آپسمین جو ایک دوسرے کو برا کہتے ہین اگر یہ امر قابل لحاظ ہی تو صحابہ و تابعین پر بہی ہاتہہ ڈالنا چاہیے جو گمراہونکا کام ہی خطیب نے اپنی تاریخ مین جو قادحین کا ذکر کیا ہی اوس سے امام کا انتقاص مقصود نہین ہی خطیب نے قادحین کے کلام کی تعقیب بہی کی ہی اور جو اسانید قدح مین ذکر کیے ہین بیشتر ایسے ہین جنمین کلام کیا گیا ہی یا مجہول ہین اور خود خطیب نے اسکے بعد امام کے ایسے فضائل با سانید مشہورہ بیان کیے ہین جسکو دیکہکر طبیعت کو خوشی ہوتی ہی چنانچہ علما امام کے فضائل مین اوسے نقل کرتے ہین شیخ الاسلام امام تقی بن دقیق العید کہتے ہین کہ آدمیون کی اعراض گڑہے ہین جہنم کے گڑہون سے اسکی کنارہ حکام اور محدثین ٹہرتے ہین اگر یہ بات تسلیم کریجائے کہ خطیب نے جو قدح بیان کیے ہین وہ صحیح ہین تو اسکا جواب یہ ہی کہ وہ کلام خواہ بخواہ امام کے معاصرین کا ہوگا جو امام کے معاند تہے یا اونکی مقلدین کا عام ازین کہ قولاً ہون یا کتابتہً اور قول ایک معاصر کا دوسرے کے حق مین مقبول نہین چنانچہ ذہبی و ابن حجر نے اسکی تصریح کی ہی اور کہا ہی کہ خاصتہً جب بات ظاہر ہوئی ہو کہ یہ قدح بسبب عداوت کے ہی یا مذہب کے اسلیے کہ حسد سے ایسا شخص بچتا ہے جسے خدا ہی بچاوے ذہبی کہتے ہین کہ میرے نزدیک کوئی زمانہ ایسا نہین پایا جاتا جسکی لوگ حسد سے بچے ہون مگر زمانہ انبیا و صدیقین کا تاج الدین سبکی فرماتی ہین کہ طالب کو چاہیے کہ اون کا طریقہ ائمہ کے ساتہہ ملحوظ رکہے اور بعض کا کلام جو بعض کی نسبت ہی اوسپر نظر نہ ڈالی مگر جب کوئی برہان واضح پایا جاتا ہو پہر اگر تاویل اور حسن ظن پر قدرت پائے تو اونکی معاملات مین غور و خوض نہ کرے اسلیے کہ طالب خاص اس کام کے لیے پیدا نہین کیا گیا پہر چاہیے کہ جو ابو حنیفہ و سفیان ثوری مین یا مالک و ابن ابی ذئب مین یا احمد بن صالح و نسائی مین یا احمد و حارث بن اسد المحاسبی مین ہوا یا ایسے امور جو کہیچے ہوئے زمانہ عز بن عبد السلام و تقی بن صلاح تک چلے آئے اونپر خیال نکرین اگر کوئی شخص ایسے امور مین مشغول ہوگا تو اوسکے ہلاک ہو جانیکا خوف ہی بعض لوگ کہتے ہین کہ امام نے احادیث صحیحہ کی صریح مخالفت کی ہی چونکہ یہ بات نہایت وسیع ہے اسلیے چند قواعد اجمالی ذکر کیے جاتے ہین متقدمین سے سفیان ثوری کو اور اونکے بعد حافظ ابو بکر بن ابی شیبہ کوفی و شیخ بخاری کو یہ گمان ہوا اسکی وجہ یہ ہی کہ ان لوگون نے امام کے قواعد و اصول پر غور و خوض نہ کیا اگر غور کرتے تو ظن غالب ہے کہ اونکو اس قسم کی بدگمانی نہوتی امام کی بعض قواعد سے یہ ہے کہ خبر واحد ایسے وقت قبول نہین کیجاتی جب وہ مخالف اصول مجمع علیہا کے ہو پہر اسوقت قیاس خبر واحد پر مقدم ہوگا خبر واحد کے قبول نکرنے کی وجہ یہ ہی کہ وہ حدیث پر مطلع نہوی یا اونکی نزدیک اوس حدیث کے صحت نہ پائی گئی یا اوس حدیث کی روایت بقول بعض غیر فقیہ سے پائی گئی یا راوی نے اپنے مروی کے خلاف کام کیا جس سے اوس حدیث کا نسخ وغیرہ ظاہر ہوتا ہی یا عموم بلویٰ پایا گیا یعنے وہ ایسا امر ہو جسکے علم کی ہر شخص کو احتیاج ہو مگر اس امر مین صرف ایک شخص نے روایت کی پہر اس قسم کی روایت قابل قدح ہوگی یا وہ حدیث حد یا کفارہ مین وارد ہوئی جو شبہہ سے ساقط ہو جاتے ہین اور احتمال خطاے راوی منفرد کا شبہہ ہے یا قیاس جلی سے مخالف ہی یا اوس قیاس کے جسکو دوسرے حدیث سے قوت پہونچی ہو یا بعض سلف نے اوسمین طعن کیا ہو یا صحابہ نے آپسمین ایک مسئلہ مین اختلاف کیا جسمین خبر واحد وارد ہی اور کسی نے اوس سے احتجاج نہ کیا پہر احتجاج سے اعراض کرنا یہ دلیل نسخ یا عدم اعتماد ہی یا وہ حدیث ظاہر عموم قرآن کے مخالف ہو اسلیے کہ امام عموم قرآن کے تخصیص یا تنسیخ خبر واحد سے جائز نہین سمجہتے اسلیے کہ خبر واحد ظنی ہی اور وہ یقینی اور تقدیم اقوی دلیلین کے واجب ہی یا وہ سنت مشہورہ کی مخالف ہو اسلیے کہ خبر مشہور خبر احاد سے قوی ہوتی ہی

زیادہ زائد علی القرآن ہو اس سے معلوم ہوگیا کہ امام خبر احاد کو بدون حجت ترک نہین کرتے بلکہ ایسی دلیل سے ترک کرتے ہین جو اونکے نزدیک بہت قوی اور واضح ہوتی ہے تمام حنفیہ کا اسپر اجماع ہے کہ مذہب حنفی مین ضعیف حدیث رای سے اولی ہے اسیوجہ سے احادیث مرسلہ پر عمل کرتے ہیں. اور قیاس کو چھوڑ دیتے ہیں محققین کہتے ہین کہ حدیث پر عمل نہین ہوسکتا جبتک رای کا استعمال نکیا جاوے اسلیے کہ رای سے اوسکے معنے کا ادراک کیا جاتا ہے جو مناط احکام ہین بعض محدثین اس اصول کے ترک سے بہت بڑی غلطے مین پڑگئے اور اونہون نے یہ کہا کہ اگر ایک بکری کا دودہ ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیئین تو ان دونون مین حرمت رضاعت ہوجاتی ہے ہان یہ محض قابل عمل نہین ہے اگرچہ ہم ایسے زمانہ مین ہین جسمین خود کسی راوی کی تنقید نہین کرسکتے مگر چونکہ راوی کا صون ایک ضروری امر ہے اسلیے یہ میرا منصب ہے کہ محدثین کے کلام کے منشاء کو بیان کرون اور اوسکے متعلق ضروری بحث پیش کرون تا اونکا کلام صاف ہوجائے اور اگر اونسے کسی مقام پر غلطے بمقتضائے بشریت ہوگئی ہے اوسکا برا اثر کسے ثقہ راوی پر نہ پڑے جاننا چاہیئے کہ

ابراہیم بن سوید نخعی کا حال

ابراہیم بن سوید صیرفی کوفی نخعے ثقہ تھے مسلم نے اپنی صحیح مین انسے روایت کی ہے جو انکی وثوق کیلیے کافی ہے میزان الاعتدال مین ہے قال ابن معین مشہور وہ ثقہ غیرہ ضعفہ ابو عبد الرحمن النسائی علامہ ابن حجر عسقلانی تقریب التہذیب مین لکہتے ہین کہ یہ ثقہ تھے اور یہ بات کہ نسائی نے اونکی تضعیف کی ہے پایہ اثبات کو نہین پہونچے

حماد بن ابی سلیمان کا حال

حماد بن ابی سلیمان ابو اسمعیل اشعری کوفی یہ فقیہ وصدوق تھے بخاری ادب المفرد مین اور مسلم اپنی صحیح مین اور اصحاب سنن اربعہ ان سے روایت کرتے ہین کتب جرح وتعدیل مین حماد پر کلام کرتے ہین بوجہ اسبات کے کہ مسلم نے انسے احتجاج کیا ہے قابل التفات نہین اقرام مین لکہا ہے تعرف ثقۃ الراوی بالتنصیص علیہ من رواتہ او ذکرہ فی تاریخ الثقات او تخریج احد الشیخین لہ فی الصحیح وان تکلم بعض من جرح لہ فلا یلتفت الیہ تخریج من اشترط الصحۃ لہ او من خرج علی کتب الشیخین میزان الاعتدال مین ہے کہ یہ ائمہ فقہا سے ہین انس بن مالک سے سنا ابراہیم نخعی سے علم فقہ حاصل کیا انسے سفیان وشعبہ وابو حنیفہ اور خلق نے روایت کی مرجیہ ہونیسے لوگ انمین کلام کرتے تھے لیکن اگر ابن عدی اسے کامل مین ذکر نکرتے تو مین اسے ذکر نکرتا ابن عدی نے کہا حماد کثیر الروایۃ تھے انکی غرائب ہین جو متمسک عنہا ہین ابن معین وغیرہ نے کہا ثقہ ہین ابو حاتم نے کہا صدوق ہین مگر قابل احتجاج نہین ہین فقہ مین مستقیم ہین اثر مین تشویش کرتے ہین جب حماد کیطرف مرجیہ کا انتساب ہوا اعمش حماد سے پرہیز کرتے تھے اور اونکو سلام نکرتے تھے ابی شعیب صلت بن دینار کہتے ہین کہ مین نے حماد سے کہا کہ تم ابراہیم سے روایت کرتے ہو جو مرجیہ تھے حماد نے کہا وہ تو تمہاری طرح شک مین مبتلا نہ تھے حماد بن زید کہتے ہین کہ حماد بن سلیمان بصرہ مین آئے وہ سرخ چادر اوڑہے ہوئے نکلے تو بصرے کی نوعمر اون سے مسخراپن کرتے تھے چنانچہ ایک شخص نے پوچہا کہ اگر کوئی شخص مرے ہوئے مرغی سے وطی کرے اور اوسکی پیٹ سے بیضہ نکلے تو اسباب مین کیا کہتے ہین ابو ملیح رقی کہتے ہین کہ جب حماد آئے تو ہم اونکے پاس گئے وہ زرد چادر اوڑہے ہوئے تھے اور سیاہ خضاب کیے ہوی تھے پہر مین اونسے حدیث کی سماعت کی اعمش کہتے ہین کہ مجہسے حماد نے ایک حدیث ابراہیم کی روایت کی اور حماد ثقہ نہ تھے اور اعمش نے ایک بار کہا کہ مجہسے حماد نے ایک حدیث بیان کی اور ہم حماد کو سچا نہین جانتے تہے مغیرہ کہتے ہین کہ حماد جب حج سے پہرے تو ہم لوگ اونکے پاس گئے اونہون نے کہا کہ مین نے عطا وطاوس ومجاہد کو دیکہا تمہارے لڑکے بلکہ پوتے ان لوگونسے بڑے فقیہ ہین پہر مغیرہ کہتے ہین کہ یہ مین نے اون سے غیبت سنی انتہی ملخصاً ہم کہتے ہین اس عبارت مین اور محدثین کے مختلف اقوال مین ادنی تامل سے ظاہر ہوتا ہے کہ چونکہ حماد کی طرف ارجاء کی نسبت کیگئی ہے یہی منشاء طعن کا ہوا بال کی کہال نکلنے لگی اور قسم قسم کی جرح چار طرف سے شروع ہوگئی عام ازین کہ وہ فی نفسہ جرح سمجہی جاوے یا نہ سمجہی جاوے

ذہبی نے اسی ابن عدی سے روایت کی ہے معہذا ابن عدی اونکی روایت کو متمسک عنہا خیال کرتے ہین اور ابوحاتم صدوق کہتے ہین لیکن حدیث کو جو نا قابل احتجاج خیال کرتے ہین تو شاید اسکی اصلی وجہ وہی ارجاء کی نسبت ہوگی اگر حماد اثر مین تشویش کرتے ہین تو یہ معلوم نہین کس قسم کی تشویش اور صدوق کی وصف کے ساتھہ تشویش منافی ہے اور اگر تشویش نہایت معیوب امر تہا تو اصحاب صحاح کیون اسسے روایت کرتے اعمش کیطرف سے تو کوئی جرح نہین پیش ہوئی البتہ اعمش کو حماد کیطرف سے ارجاء کا سوء ظن تہا وہ اونکو سلام تک نہین کرتے تہے تو پہر سچا کیونکر سمجھتے ابوشعیب نے ابراہیم نخعی پر جو اعتراض کیا اوسکا جواب اولٹ کر خود حماد نے دیدیا بصرے کے جو لوگون نے اگر حماد سے مسخراپن کیا اور مرغی کا مسئلہ پوچ وخرافات پوچھا تو یہ اون مرغی والونکا قصور ہے حماد کی عظمت وشان مین کسیطرح کا فرق نہین آتا اکابر کے ساتھہ ایسی وقائع اکثر پیش آتے ہین ابراہیم بن عبد اللہ اسعدی نیشاپوری مسلم کا استخفاف کرتے تہے اس سے مسلم کی عظمت شان مین کچہہ فرق نہ آیا اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلم نے اونکو معیوب ٹہرایا گویہ امر بلا حجت تہا چنانچہ ذہبی نے میزان مین اسکو حاکم سے نقل کیا ہے پہر اگر حماد نے مسخرونکی بات پر سکوت کیا تو کیا مضایقہ ہے نسائی احمد بن صالح مصری کے مجلس مین گئے احمد نے اونکو نکال دیا نسائی نے اون پر جرح کے اور غیر ثقہ وغیر مامون کہا حالانکہ احمد حافظ وامام تہے جنسے بخاری نے صحیح مین احتجاج کیا ہے ذہبی کہتے ہین اذی النسائی نفسہ بکلامہ فیہ رقی نے جو بیان کیا اوس سے بہی جرح کا اثر انکی روایت پر نہین پڑتا اگر زرد چادر اوڑہے ہوے تھے یا سیاہ خضاب کیے ہوئے تہے تو پہر کیا ہے اگر حماد نے عطا وطاؤس ومجاہد کی تفقہ کا انکار کیا تو یہ معاصر تہے اور خود بہت بڑے فقیہ تہے یہانتک کہ انکی مخالفین بہی انکا لوہا مانتے ہین معاصرت اصل منشاء منافرت ہے علماء معاصرین مین اس قسم کی غیبت شائع وذائع ہے غرض اس تقریر سے ظاہر ہے کہ حماد پر کوئی ایسے جرح نہین کیگئی جو باوقعت سمجھی جاتی ہو رہی یہ بات کہ ابن عدی نے کامل مین ذکر کیا تو مجہے ابن عدی یا اونکی تصنیف کے کامل ہونے مین کسی قسم کا کلام نہین ہے بے شبہ ابن عدی بہت بڑے کامل تہے جنہون نے اپنا کمال کامل طور پر کتاب کامل مین دکہا دیا مگر ساتہہ ہی اسکے یہ بہی ضرور کہونگا کہ ابن عدی نے دائرہ جرح کو نہایت وسیع کر دیا اور کامل مین ایسے لوگون پر جرح کی جو ہرگز قابل جرح نہتے ذہبی اگرچہ فن رجال مین ید طولانی رکہتے تہے اور اونکو ہر پہلو کا علم تہا مگر صرف اس خیال سے کہ میری نیت وہی ہے جو امام کی ہے ابن عدی اتباع سے اونہون نے میزان مین دانستہ ایسی رجال درج کیے جو موثق تہے بلکہ بیشتر مواقع مین صریح عبارات مین اونہون نے اسکا اعتراف بہی کیا ہے چنانچہ اس مقام پر بہی ایسا ہی اتفاق ہوا ذہبی میزان مین لکہتے ہین

ولولا ذکر ابن عدی لہ ما ذکرتہ یعنے اگر کاش ابن عدی اسے ذکر نہ کرتے تو مین چہوڑ دیتا اس سے صاف ظاہر ہے کہ ذہبی کی یہ رائے تہی وہ بیشک حماد کو ثقہ خیال کرتے تھے مگر مجبوری سے باتباع ابن عدی اونکو لکہنا پڑا مشکل تو یہ ہے کہ بعض ایسے رجال ہین جنکو عدی نے کامل مین درج کیا ہے مگر جو وجوہ لکہی ہین اونسے ضعف پایا نہین جاتا ہے معہذا ذہبی نے اونکو باتباع ابن عدی ضعیف لکہا اور عبارت مین ابن عدی کی نقل نہ کی جس سے ابن عدی کا منشا کہلتا النظیر بالسبب مناسبت مقام کے حماد بن ابی حنیفہ کا ذکر مختصراً کیا چاہتا ہون حماد بن ابی حنیفہ نے امام سے پڑہا اور امام کے زمانہ مین فتوی دیتے تہے انسے انکی بیٹے نے پڑہا جنکا نام اسمعیل تہا وہ طبقہ ابی یوسف ومحمد وحسن بن زیاد سے ہین بڑے متقی وزاہد تہے بعد قاسم بن معین کوفی تلمیذ امام کے قاضی کوفہ ہوئے ذیقعدہ [illegible] ہجری مین قضا کی ذہبی میزان الاعتدال مین لکہتے ہین کہ ابن عدی نے بلحاظ حفظ کے انکو ضعیف کہا ہے راقم الحروف کہتا ہے کہ اولاً مین ابن عدی کی اس جرح کو نہین مانتا یہ ایسی بات ہے جبتک تفصیل بیان نہ کی جائے ہم اوسے تسلیم نہین کر سکتے حماد کا اگر حافظہ ضعیف تہا تو یہ بتانا تہا کہ ابتداء عمر سے یا آخر عمر مین بسبب شیخوخت وضعف قوی کے دونون صورتومین ضعیف الحافظہ آدمی اپنی یادکی ہوی یا سنی باتون کو بہول جاتا ہے یا کچہہ کا کچہہ

بیان کرتاہی صورت اول سے تو بحث نہین البتہ اگر صورت ثانی ہی تو اوسکو ثابت کرنا تہا ایسے اکابر کے نسبت صرف اسقدر جرح مبہم کافی نہین ہی جبتک
اوسکا ثبوت پیش نہ کیا جاوی علاوہ اسکی صحاح ضعفا کی روائت سی مالامال ہین ثانیا ابن عدی نے حماد کو جو بلحاظ حفظ کے ضعیف کہا ہی تو یہ معلوم نہین ہوتا
کہ یہ ضعیف کہنا تحقیقی ہی یا اضافی کیونکہ کسیکو آدمی ضعیف الحافظ اسوجہ سی کہتا ہی کہ وہ بہ نسبت کسی دوسری اپنے معاصر کے ضعیف الحافظ ہی گو فی نفسہ اوسکا
حافظہ قوی کیون نہو قوت حافظہ کی کوئی ایسی تعریف جامع مانع نہین ہو کہ اگر وہ کسی پر صادق نہ آئی تو اوسے ضعیف الحافظ ٹہراوین تو ممکن ہی کہ بہ لحاظ
حافظہ امام ابو یوسف و امام محمد کے حماد کو ضعیف کہا ہو عبد ربہ بن نافع الکنانی ابو شہاب الحناط الکوفی کے نسبت یعقوب ابن شیبہ نے کہا کہ لوگون نے ان کے
حفظ مین کلام کیا ہی نسائی نے کہا قوی نہین ہین حالانکہ سوائے ترمذی کے جماعت نے اونسے احتجاج کیا ہی تو یہی کہا جاتا ہی کہ جس شخص نے انکی تضعیف کی ہی
کہ وہ ابی عوانہ وغیرہ کے لحاظ سے جو ان کے اقران سے تہی اسکا فائدہ یہ ہی کہ اس تقریر سے فی نفسہ عبد ربہ ضعیف نہین ٹہر سکتے عبد الرحمن بن سلیمان
بن عبد اللہ بن حنظلہ کی نسبت ابن حبان کہتی ہین کہ یہ کثیر الخطا اور کثیر الوہم تہی سوائے نسائی کے جماعت نے ان سی احتجاج کیا ہی انکی تضعیف بہی ایسی ہی گو انکی
نسبت سی ہی جو اون کے اقران سے بہ نسبت عبد الرحمن کے اثبت ہین چنانچہ علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی نی مقدمہ فتح الباری مین لکہا ہی کبہی ایسے
شخص کو بہی ضعیف کہتی ہین جو حافظ نہو احمد بن بشیر کوفی ابو بکر مولی عمرو بن حرث مخزومی کو نسائی نے ضعیف کہا ہی حالانکہ یہ روایت بخاری سے ہین
ابن حجر لکہتے ہین کہ نسائی نے جو انکی تضعیف کی ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ حافظ نہ تہے ثالثا علامہ ابن حجر عسقلانی نے لسان المیزان مین جو ابن عدی
کا لفظ لکہا ہی اوس سی حماد کے حافظہ کا ضعف پایا نہین جاتا بلکہ اوس سی یہ بات پائی جاتی ہی کہ ابو الدرداء مروزی نے قتیبہ سے حماد کا حال پوچہا اور یہ کہا کہ
عبد اللہ بن مبارک اونسے لیث عن مجاہد سے حدیث کرتے ہین قتیبہ نے کہا ثنا حماد بن ابی حنیفۃ عن لیث عن مجاہد رفعہ اذا مات المیت اتی الملکان
فلا یقبل الا اللہ نے قبرہ او اخر النہار فلا یبیت الا فی قبرہ اس حدیث کو مین نے جریر کے سامنے بیان کیا جریر نے کہا کہ حماد نے جہوٹ کہا اونسے کہدو کہ تمکو حدیث سے
کیا تعلق تمہاری تو ائمہ خصومات ہی لیث نے اہل مدینہ سے روایت کی ہی اوسمین نہ مجاہد ہین اور نہ نبی صلعم ابن عدی نے کہا کہ اس حدیث کو حکم بن ظہیر نے لیث عن
مجاہد عن ابن عمر سے مرفوعا روائت کی اور حماد بن ابی حنیفہ کے کوئی روایت مستو یہ مجہے معلوم نہین اور لیث اون لوگون سی نہین ہین جن پر اعتماد کیا جاتا ہی۔
ابن خلکان حماد کی ترجمہ مین لکہتی ہین کہ حماد اپنی باپ کے مذہب کی پیرو تہے اور صالح اور بڑے نیک تہے اسکے بعد علامہ لسان مین لکہتے ہین کہ ابن ابو حاتم نے حماد
کا ذکر کیا ہی لیکن انکے نسبت کوئی جرح نکی انتہی اس تقریر سے حماد کے حافظہ کا ضعف تو کہین نہین پایا جاتا قتیبہ نے جو جرح کی وہ معاصرت پر مبنی تہی جیسے کہا
کرتے ہین کہ تم اونسے کہدو کہ تم اس فن کو کیسا جانتی ہو اسکے یہ مطلب نہین ہین کہ تمہارا حافظہ ضعیف ہی بلکہ یہ ایک محاورہ کی بات ہی قابل غور یہ امر ہی کہ
جریر نے جو لیث و رفع حدیث کی نسبت بیان کیا تو ابن عدی خود اسکی خلاف ہین اسلیے کہ ابن عدی کہتی ہین کہ اس حدیث کو حکم بن ظہیر نے لیث عن
مجاہد عن ابن عمر سے مرفوعا روایت کیا ہی ابن عدی حماد کی نسبت اپنا خیال بیان کرتے ہین کہ ہم اونکی سے روایت مستو یہ نہین جانتے تو یہ ایک بے دلیل
بات ہی عدم العلم سے علم العدم لازم نہین آتا لیث کے معتمد علیہ نہونے سی حماد پر کوئی الزام عائد نہین ہوسکتا اور نہ اوس سے حماد ضعیف الحافظ ٹہر سکتے
جب ابن عدی کے کلام کا یہ احوال ہی تو معلوم نہین کہ فاضل ذہبی نے حماد کو کیونکر ضعیف بہ لحاظ حافظہ کے قرار دیا اور اوسکی نسبت ابن عدی کیطرف کے
علاوہ اسکے صحاح مین ایسے روات سی بہتیری روایتین موجود ہین رابعا اگر حماد ضعیف ہوتے تو ابن ابو حاتم نے جب حماد کا ذکر کیا تہا تو جرح بہی ذکر کرتے جب
انہون نے جرح نکی تو معلوم ہوا کہ جرح قابل لحاظ نہین ہی خامسا نامی مورخین نے حماد کی بہت کچہ تعریف کی ہی تاریخ ابن خلکان مین ہی کان علی مذہب ابیہ رضی اللہ عنہ

وکان من الصلاح والخیر علی قدم عظیم اسی طور پر امام یافعی تاریخ مرآۃ الجنان مین صاحب صلاح وخیر تحریر کرتے ہین عینی شارح بخاری اپنی تاریخ مین جو نہایت
معتبر ونادر الوجود ہی تحریر کرتے ہین کان الغالب علی حماد بن ابی حنیفۃ الدین والزہد والورع مع علم الفقہ وکتابت الحدیث وعن بشر بن الولید
کان حماد بن ابی حنیفۃ شدیدًا علی اہل الاہواء یکسر علیہم اقاویلہم کسرًا ویحتج علیہم بحجج لم یکن یہتدی الیہا الحذاق من
المتکلمین یعنے حماد بن ابی حنیفہ پر دین وزہد وپرہیزگاری غالب تہی وہ علم فقہ کی واقف کار اور حدیث کے لکہنے والے تہے بشر بن ولید
کہتے ہین کہ حماد بن حنیفہ اہل اہوا پر شدید تھے انکی اقوال کو رد کرتے تھے اور ایسے دلائل پیش کرتے تہے جو حذاق متکلمین کو نہ سوجہتے تھے عینی نے بہی حماد پر
کوئی جرح نہین کی جواہر مضیہ فی طبقات الحنفیہ مین ہے وکان الغالب علیہ الورع یعنے انپر اتقا غالب تہا پہر صاحب طبقات مذکور لکہتے ہین کہ فضل بن دکین نے کہا
کہ ایک گواہی مین حماد شریک ابن عبد اللہ کے پاس گئے شریک نے اونسے یہ کہا کہ واللہ انک لعفیف البطن والفرج من خیار مسلم حکم بن عبد اللہ بن سلمۃ بن عبد الرحمن
قاضی ابو مطیع بلخی امام ابو حنیفہ سے راوی فقہ اکبر کے ہین یہ روایت ابن عون وہشام بن حسان ومالک بن انس وغیرہ سے کرتے ہین اور انسے احمد بن منیع
وخلاد بن اسلم اور ایک جماعت نے روایت کی ملک بلخ کے لوگون نے انسے فقہ حاصل کی یہ اپنے وقت کی بڑے علامہ تہے اور بلخ کے قاضی انکی تفردات سے یہ ہے کہ
یہ رکوع وسجود مین تین تین تسبیحات کی فرضیت کی قائل تہے چوراسی سال کی عمر مین ۱۹۹ھ ہجری مین قضا کر گئے ذہبی عبر باحوال من غبر لکہتے ہین قال ابو داؤد
کان جہمیًا ترکوا حدیثہ وبلغنا انہ من کبار الآمرین بالمعروف والناہین عن المنکر یعنے ابو داؤد نے کہا کہ وہ جہمی تہے لوگون نے انکی حدیث کو چہوڑ دیا تہا
اور ہمکو یہ بات معلوم ہوئی کہ وہ بہت بڑے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنیوالے تہے اور ذہبی میزان الاعتدال مین لکہتے کہ یہ رای کے بہت بڑے واقف
تہے علامہ کبیر تہے لیکن ضبط آثار مین سست تہے انکی دین وعلم کے لحاظ سے ابن مبارک انکی تعظیم وتبجیل بہت کچہہ کیا کرتے تہے ابن معین نے کہا لیس بشی اور
ایک بار کہا ضعیف اور ایک بار کہا ضعیف صاحب رای ہین ابن جوزی نے ضعفا مین کہا کہ ابو مطیع ابراہیم بن طہمان وابی حنیفہ ومالک سے روایت کرتے
ہین احمد نے کہا کہ انسے کچہہ روایت کرنی نہ چاہیے ابو داؤد نے کہا کہ انکی حدیث لوگون نے چہوڑ دی اور یہ جہمی تہے ابن عدی کہتے ہین کہ یہ بین الضعف تہے انکی
عام روایات پر تابع نہ لانا چاہیے ابن حبان نے کہا کہ یہ رؤسا مرجیہ سے تھے جو سنت سے عداوت رکہتے ہین عقیلی نے کہا کہ عبد اللہ بن احمد کہتے تھے کہ مین نے
اپنے باپ سے ابی مطیع کی کیفیت پوچہی تو اونہون نے کہا کہ اونسے روایت کرنی نہ چاہیے اونسے لوگ یہ حکایت کرتے ہین کہ وہ کہتے ہین کہ بہشت ودوزخ
پیدا کیے گئے ہین پہر یہ فنا ہو جائینگے یہ کلام جہم کا ہے انتہی ابن معین نے جو لیس بشی کہا اوسکے یہ معنی نہین ہین کہ وہ قابل اعتبار نہین ہین بلکہ اسکے معنے یہ ہین
کہ انکی احادیث کم ہین چنانچہ ابن قطان نے لکہا ہے اور ضعیف جو کہا ہے صرف بسبب رای کے اولاً ابن معین کا کسیکو ضعیف کہنا کبہی اضافی ہوتا تہا مثلاً دو شخص سے
سوال کیا گیا جنسے ایک کی نسبت ابن معین نے کہا ضعیف تو یہ ضعیف کہنا اضافی ہوگا مطلب یہ ہے کہ ان دونون شخصون سے یہ شخص ضعیف ہے تو وہ شخص فی حد ذاتہ
ضعیف نہ سمجہا جائیگا ثانیاً رائی کی نسبت خود ذہبی نے میزان مین لکہا ہے کہ مین نے رائے سے کسی کے نام کو حذف نہ کیا تاکہ کہین لوگ مجہپر ٹوٹ پڑین کہ مین نے خود
اونکو ضعیف خیال کرکے چہوڑ دیا ہے اب جاننا چاہیے کہ فاضل ذہبی کے دونون کلام منقولہ مین جہانتک غور کرتا ہون تو مجہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابو مطیع پر ناحق مرجیہ
وجہمیہ کی تہمت لگائی گئی ہے کیا تہا جسقدر لوگ تہے اوتنی زبانین تہین کسینے اونکی نسبت کچہہ کہا یہ بات ظاہر ہے کہ وہ مرجیہ وجہمیہ کیونکر ہو سکتے ہین یہ مذہب
کیا ہوا کہچڑی ہوئی علاوہ اسکے جس بنا پر وہ جہمیہ کہی گئی ہین محض بے اصل ہے اور مرجیہ کہنے کیلیے تو کوئی بے اصل وجہ بہی نہین پائی جاتی جب ابو مطیع کے ملا سی
ایسے اکابر استاد وشاگرد تھے اور وہ فی نفسہ بہت بڑے آمر وناہی تہے تو وہ جہمیہ کیونکر ہو سکتے ہین اگر جہمیہ ہوتے تو عبد اللہ بن المبارک سے جلیل القدر عالم

ابن مطیع کے دین وعلم کی لحاظ سے بی انتہا تعظیم وتکریم کیون کرتے بلکہ اگر وہ جہمیہ ہوتے تو ابن مبارک اونسے کانون پر ہاتہہ رکہتے اور مجامع ومحافل مین اونکو برا بہلا کہتے تاکہ لوگ اونکی عقائد باطلہ پر مطلع ہو کے اونسے دامن کشان ہو جاتے ہی بات اتنی تہی کہ ابو مطیع کا یہ مسلک تہا کہ بہشت ودوزخ پیدا کیے گئے ہین یہ دونون فنا ہو جائینگے پہر پیدا ہون گے پہر اسبات کا بتنگڑ بنا ابو معاذ نے اسپر ابو مطیع کی تکفیر شروع کی علما انکی روایات کی عدم مقبولیت کے پیچھے پڑ گئے اب ابو مطیع گئی گزرے ٹھہرے فقیہ ابو اللیث سمرقندی نے کتاب النوازل کے باب الحکایات مین لکہا ہی کہ محمد بن الفضل نے کہا کہ میرا مسلک یہ ہی کہ بہشت ودوزخ فنا نہو نگے اسپر بہی ہم ابی معاذ کے اس قول کا انکار کرتے ہین کہ انہون نے ابی مطیع کی اس امر پر تکفیر کی کہ ابی مطیع نے ایک مخلوق چیز کو کہا تہا کہ فنا ہو جائیگی انتہی واقعی محمد بن الفضل نے نہایت انصاف کی بات کہی اس کہنے سے ابی مطیع نہ کافر ٹھہرتے ہین نہ جہمیہ قرار پاتے ہین نہ اونکی روایات نامقبول ہو سکتی ہین نہ وہ ضعیف قرار پا سکتے ہین علاوہ اسکے ہمکو اس انتساب کی صحت مین تامل ہی اسواسطے کہ ابو مطیع نے فقہ اکبر مین امام سے بہشت ودوزخ کے باب مین روایت کی ہی کہ وہ فنا نہونگی اسلیے کہ نعیم جنت دائمی ہین ایسی صورت مین کیونکر باور ہو سکتا ہی کہ ابو مطیع کا خیال اپنی مرویات کی خلاف ہو اس قسم کی تہمتون سی بڑے بڑے اکابر نہین بچے امام محمد بن اسمعیل بخاری کو لوگون نے جہمیہ سے بہی زیادہ برا کہا اسکا قصہ یہ ہی کہ محمد بن اسمعیل بخاری یہ کہتے تھے کہ ہم جو قرآن کا تلفظ کرتے ہین تو یہ لفظ جو ہمارے منہ سے نکلتے ہین مخلوق ہین محمد بن یحیی بن عبد اللہ بن خالد بن فارس ذہلی جو معاصر بن بخاری سی محدث جلیل الشان تہے اور جنہین ابن داؤد امیر المومنین فی الحدیث اور ابو حاتم امام اہل زمان کہتے تھے اور جنسے بخاری ایسی احادیث کے روایت کرتے ہین جنکو بخاری نے اپنی مشائخ سے نہین پایا اور سوای انکی کسی سے وہ روایت نہین ملی ایسے شخص کو جو لفظی بالقرآن مخلوق کہتا ہو مبتدع کہتے تہے اور قابل مجالست اور بات چیت کی نہین خیال کرتے تہے چونکہ محمد بن اسمعیل بخاری کا یہی مسلک تہا ذہلی بخاری کو مبتدع وقابل مجالست نہین سمجہتے تہے بلکہ ذہلی نے یہ حکم دیا کہ جو شخص کہ بخاری کے پاس جائے اوسکو متہم سمجہنا چاہیے اسلیے کہ بخاری کی مجلس مین ایسا کے شخص حاضر ہوگا جو اونکی مذہب پر ہوگا جب بخاری نیشاپور مین رہنے لگے تو مسلم بن الحجاج بخاری کے پاس زیادہ آتے جاتے تہے جب ذہلی وبخاری مین مسئلہ لفظ مین اختلاف ہوا تو لوگون کو منع کیا کہ وہ بخاری کے پاس نہ جائین چنانچہ لوگون نے بخاری کے پاس کا جانا چہوڑ دیا مگر مسلم نے نہ مانا اور وہ برابر بخاری کے پاس جاتے تھے ذہلی نے ایکدن کہا کہ جو شخص لفظ کا قائل ہو اوسے یہ حلال نہین کہ ہماری مجلس مین حاضر ہو چونکہ مسلم قائل بہ لفظ تہے وہ اوٹہہ کہڑے ہوئے اور چادر عمامہ پر ڈال لی اور چلے گئے احمد بن سلمہ بہی اوٹہہ کہڑے ہوئے تب ذہلی نے یہ کہا کہ یہ شخص میری شہر مین نرہے تو بخاری ڈرے اور اونہون نے سفر اختیار کیا چنانچہ اس قصہ کو ذہبی نے سیر اعلام النبلا مین لکہا ہی ذہبی اسمین لکہتے ہین قال الحاکم انبانا ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب الاخرم سمعت ابن علی المخلدی سمعت محمد بن یحیی یقول قد اظہر ہذا البخاری قول اللفظیۃ واللفظیۃ عندی شر من الجہمیۃ

یعنے محمد بن یحیے کہتے تھے کہ اس بخاری نے لفظیہ کا قول ظاہر کیا اور میری نزدیک لفظیہ جہمیہ سی برے ہین جب بخاری کو لوگون نے جہمیہ سی بہی برا کہا اور اس کہنے سے اونکی اعتبار مین فرق نہ آیا اور اونکی روایات مقبول سمجہی جاتی ہین تو پہر ابو مطیع کی روایات بلا وجہ مرجیہ جہمیہ کہنے سے ناقابل قبول نہین ہو سکتے ہین پہر یہ امر کچہہ بخاری پر منحصر نتہا بلکہ مسلم کے ساتہہ بہی ایسا ہی معاملہ ہوا جیسا بخاری کے ساتہہ ہوا یہانتک کہ مسلم مجلس سے اوٹہہ کہڑے ہوئے اور انکا حال دیکہہ کے اپنے عزت وآبرو کے بچاؤ کے لیے بخاری کو نیشاپور چہوڑنا پڑا علامہ ابن حجر عسقلانی مقدمہ فتح الباری مین لکہتے ہین کہ ابو عمرو نے بخاری سے پوچہا کہ نیشاپوری کہتے ہین کہ آپ کہتے ہین لفظی بالقرآن مخلوق بخاری نے کہا ای ابا عمرو تم یاد رکہو کہ جو شخص عام ازینکہ نیشاپوری ہو یا کسی دوسرے ملک کا رہنے والا اور میری طرف اسے منسوب کرے تم اوسے کذاب سمجہو ہمنے ہرگز نہین کہا ہی ہمنے یہ کہا ہی کہ افعال عباد کی مخلوق ہین ابن حجر اسی بحث مین ایک مقام پر لکہتے ہین کہ ابو احمد بن

عدی کہتے ہین کہ مین نے جماعت مشائخ سے سنا کہ محمد بن اسمعیل جب نیشاپور مین آئے بعض شیوخ وقت نے اون پر حسد کی اور اصحاب حدیث سے کہا کہ محمد بن اسمعیل کہتے ہین کہ لفظی بالقران مخلوق جب بخارے مجلس مین آئے تو اون سے ایک شخص نے کہڑے ہوکے پوچہا کہ لفظی بالقران مخلوق ہے یا غیر مخلوق بخاری نے اس سے اعراض کیا اور تین مرتبہ جواب نہ دیا جب اوس شخص نے زیادہ اصرار کیا تب بخاری نے کہا کلام اللہ تعالی کا مخلوق نہین ہے اور افعال عباد کے مخلوق ہین اور امتحان بدعت ہے پہر اوس شخص نے غل مچایا اور کہا کہ بخاری نے کہا کہ لفظی بالقران مخلوق اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دونون جلیل الشان محدثین مین نزاع لفظی ہی تہی اگر ذہلی کو یہ بات معلوم ہوتی تو پہر نزاع نہ رہتی مگر افسوس ہے کہ درمیانی لوگون نے بات کو بڑہا دیا اور اصل جواب کی پوری اطلاع ذہلی کو ہونے نہ دی ورنہ ذہلی سے اختلاف نہوتا ذہلی نے انہین خیالات سے پہلی ہی بخاری کے استقبال و تعظیم مین بہت مبالغہ کیا تہا اور لوگون کو سمجہا دیا تہا کہ کوئی کلامی مسئلہ بخاری سے نہ پوچہو اسلیے کہ اگر اونہون نے کسی مسئلہ مین میرے خلاف جواب دیا تو میری اونکی خلاف ہو جائیگا چنانچہ بعض ارباب غرض نے آپسمین اختلاف ڈلوا ہی دیا یہ خیال کرنا چاہیے کہ بخاری کے دل پر اسکا کیا کچہہ صدمہ نہ گزرا ہوگا بخاری کو ذہلی کی روایت بغیر تو چارہ تہا نہین ذہلی وہ شخص تہا جنکی نسبت مشائخ کا یہ مقولہ تہا الحدیث الذی لا یعرفہ محمد بن یحیی لا یعبا بہ ذہلی ایسی حافظ تہے جنکے باب مین امام احمد نے فرمایا ما رایت احدا اعلم بحدیث الزہری منہ ولا اصح کتابا منہ ذہلی ایسے اکابر تہے جنکو تراجم حفاظ مین اجلہ شیوخ بخاری سے لکہتے ہین مگر بخاری نے اس دلکی چوٹ سے جو احادیث انسے صحیح بخاری مین روایت کی ہین او نمین اونکا صریح نام نہ لکہا کہین حدثنا محمد لکہتے ہین کہین حدثنا محمد بن عبد اللہ یہ نسبت جد کی طرف ہے کہین حدثنا محمد بن خالد یہ نسبت پردادا کی طرف ہے غرض کہین صاف طور پر حدثنا محمد بن یحیی نہ لکہا امام بخاری پر کیسے کیسے وقت نہین گزرے ہین جب اس مسئلہ کا کہ جو شخص کہے کہ قرآن مخلوق ہے وہ کافر ہے اور جو شخص کہے کہ ایمان مخلوق ہے وہ کافر ہے فرغانہ مین چرچا ہوا تو ائمہ بخارا کے روبرو پیش ہوا پہر شیخ امام ابوبکر بن حامد و شیخ امام ابو حفص زاہد و شیخ امام ابوبکر اسمعیلی رح نے یہ لکہا کہ ایمان غیر مخلوق ہے اور جو شخص اسکی خلق کا قائل ہو وہ کافر ہے اس وجہ سے بہت سے لوگ بخارا سے نکلے منجملہ اونکے محمد بن اسمعیل بہی تہے انکا مسلک یہ ہے کہ ایمان مخلوق ہے تا نامی بخاری اور کفر معاذ اللہ معاذ اللہ ٭ در دہر چو من یکی و آنہم کافر ٭ پس در ہمہ دہر یک مسلمان نبود ٭ غرض میری تقریر سے یہ بات اچہی طرح ظاہر ہو گئی کہ ابو مطیع کو ناحق جہمیہ کہنے سے اونکی روایات پر کوئی برا اثر نہین پڑتا اور یہ امر ابو مطیع پر کچہہ منحصر نہین ہے جنکا اکابر محدثین کی نسبت اس قسم کے امور یا اس سے بڑہکر کہے گئے ہین سب کی نسبت مجہی یہی خیال ہے عام ازین کہ امام بخاری و مسلم علیہ الرحمہ ہون یا انکے سوا کوئی دوسری نامی و گرامی محدث لسان المیزان مین ہے کہ ابو حاتم رازی نے کہا کہ ابو مطیع مرجیہ کذاب تہے ابن سعد نے کہا کہ مرجیہ تہے اور وہ اون لوگون کے نزدیک حدیث مین ضعیف تہے ساجی نے کہا کہ بسبب رای کے ترک کیے گئے عقیلی نے کہا کہ مرجیہ تہے اور صالح تہے حدیث مین لیکن اہل سنت انسے روایت اور ذکر کرنے مین امساک کرتے ہین جوزقانی نے کہا کہ ابو مطیع رؤسا جہمیہ سے تہے اور حدیث وضع کیا کرتے تہے اور سنت سے عداوت رکہتے تہے محمود بن غیلان نے کہا کہ ابن معین و ابو خیثمہ نے اونکے نام کو حذف اور ساقط کر دیا حنفیہ کے نزدیک انکا بڑا رتبہ ہے انسے محمد بن مقاتل و موسی بن نعیم نے روایت کی اور یہ لوگ اونکی تعظیم کرتے تہے خلیلی نے ارشاد مین کہا کہ یہ بلخ کی قاضی تہے حفاظ اہل عراق و بلخ انسے راضی نہ تہے ذہبی نے کہا کہ انہون نے حدیث وضع کی ترجمہ عثمان بن عبد اللہ اموی دیکہا جاوے انتہی جہانتک غور کیجے اس تقریر سے یہی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ساری بدگمانیان مرجیہ و جہمیہ کہنے سے شائع ہوئین جو محض بے اصل تہین پہر یہی اوس پر صاحب رای ہونیکی تہمت لگائی گئی چنانچہ ساجی نے صاف کہدیا کہ بسبب رای کے ترک کیے گئے یہی غنیمت ہے کہ عقیلی نے مرجیہ کہتے ہوئے ساتہہ ہی صالح کہا مگر مرجیہ ہونیکی سبب سے یہ تہمت لگائی کہ اہل سنت اونسے روایت کرنے مین امساک کرتے ہین مگر یہ امر محض غلط ہے حنفیہ جو اہل سنت کا بہت بڑا فرقہ ہے ابو مطیع سے بیدہڑک روایت کرتا ہے پہر عموما اہل سنت کیطرف کیونکر یہ انتساب صحیح ہوگا جوزقانی نے تو کمال کیا کہ ابو مطیع کو جہمیہ کا رئیس بنا دیا

اور واضع حدیث اور سنت کی عدو سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ وبحمدہ ابو مطیع کا جہمیہ ہونا محض بی اصل ہی یہ یہ رئیس جہمیہ کیونکر قرار پائی اور جب یہ راوی حدیث وکاتب حدیث تہی تو پہر حدیث کے عدو کیونکر خیال کیے گئے معلوم ہوتا ہی کہ جوزجانی نے جب ابو مطیع کیطرف اہل الرای کا انتساب سنا تو اونکو عدوی سنت اپنی طرف سی کہہ دیا بہلا ایسا شخص عدوی سنت ہو سکتا ہی جو خود اکابر سے روایت کرتا ہو اور جماعت اونسے روایت کرتی ہو اگر ایسے شخص کو عدوی سنت کہتی ہین تو پہر مین نہین جانتا کہ دنیا مین محب سنت کسکا نام ہی رہا انتساب وضع حدیث اسکی کیفیت ہم آگی چلکر لکہین گے اگر محمود بن غیلان کا قول صحیح ہی تو ہم پوچہتے ہین کہ ابن معین وابو خیثمہ نے ابو مطیع کا نام نامی کیون ساقط کیا ہ اور تو بس نہین چلتا ہی رقیبون کا مگر سوز کے نام کو لکہہ لکہہ کے جلا دیتی ہین جب جمہور حنفیہ ابو مطیع کے مطیع ہین تو کیا کسیکے ساقط کیے ہوئی ابو مطیع کا نام ساقط ہو سکتا ہی ہرگز نہین ہرگز نہین خلیلی جو ارشاد کرتے ہین تو مین پوچہتا ہون کہ حفاظ بلخ وعراق سے کون کون صاحب ابو مطیع سی راضی نتہی اور ابو مطیع ایسے شخص سی ناراضی کا منشا کیا تہا اگر یہ کہئی کہ ابو مطیع بلخ کے قاضی تہی اسلیے وہ لوگ راضی نتہی تو ہم کہتے ہین کہ اسمین ابو مطیع کا کیا قصور ایسی صورت مین ابو مطیع ہی ضرور اون لوگونسے ناراض ہونگی اسمین کسی طرحکا شبہہ نہین حنفیہ کی نزدیک جو ایک بہت بڑا گروہ غالب ہی ابو مطیع کا بڑا رتبہ ہی اور محمد بن مقاتل وموسی بن نصیر ایسے اکابر محدثین انسے روایت کرتے تہی اور انکی تعظیم کرتے تہی رہا وضع حدیث کا جہگڑا اسکی کیفیت یہ ہی کہ ذہبی نے میزان الاعتدال میں عثمان بن عبد اللہ الاموی الشامی کی حال میں چند احادیث کو لکہہ کے لکہا ہی فہذا وضعہ ابو مطیع

علی حماد فسرقہ ہذا الشیخ منہ وکان قدم خراسان فحدثہم علی اللیث ومالک وکان یضع علیہم الحدیث لا یحل کتبۃ حدیثہ الا علی سبیل الاعتبار - اس سی معلوم ہوتا ہی کہ ذہبی کے نزدیک ابو مطیع واضع حدیث تہی ہم جہانتک اسمین غور کرتے ہین اسکی تصدیق تو مین مجہے پورا بہروسا نہین ہوتا ذہبی نے ابو مطیع کے حال میں اسے نہ لکہا اگر ذہبی کے نزدیک ہی ابو مطیع واضعان حدیث سی تہے تو اونکی ترجمہ مین اسے ضرور لکہنا تہا ایسے ضروری امر کو کیون ترک کیا اور جب یہ امر خاص ذہبی کے مظنونات سی تہا تو ضرور تہا اسی مدلل طور پر لکہنا اگر یہ کسی دوسرے کا قول تہا تو ضرور تہا اوسکا نام لینا بڑی مشکل یہ ہی کہ میزان مین فی نفسہ بہت سے اغلاط رہگئی جو لسان المیزان وتقریب عسقلانی سے ظاہر ہوتی ہین شیبان بن عبد الرحمن نحوی کے حال مین مقدمہ فتح الباری مین مذکور ہی وقرات بخط الذہبی فی المیزان قال ابو حاتم صالح الحدیث لا یحتج بہ قلت وہو وہم فی النقل فالذی فی کتاب ابن ابی حاتم عن ابیہ کوفی حسن الحدیث صالح یکتب حدیثہ وکذا نقل الباجی عنہ وکذا ہو فی تہذیب الکمال وہو الصواب اب ذہبی کی خاص لکہی ہوئی میزان کا نقلیات مین یہ حال ہی تو پہر جہان کسی کا حوالہ نہین دیا گیا ہی وہان بجز تامل کے کیا چارہ ہی علاوہ اسکے اگر ابو مطیع واضع ہوتے تو ابن تیمیہ ذہبی کے استاد بلکہ خود ذہبی کیون فقہ اکبر مرویہ سے احتجاج کرتے اور ملا علی قاری نے یہ بات جو لکہی ہی کہ ابا مطیع اہل حدیث کے نزدیک ایک شخص وضاع تہی مجہے اسکے دیکہنی سے بہت تعجب ہوتا ہی اسلیے کہ اگر فقہ اکبر مشہور کو بروایت ابا مطیع منقول سمجہتے ہین تو ابا مطیع کے وضاع ہونیسے وہ قابل اعتبار نرہی اگر بروایت ابا مطیع اوسے مروی نہین خیال کرتے تو یہ امام کی فقہ اکبر نہوئی اگر ہم حماد وابو مطیع کی نسبت ان تمام امور کو تسلیم کرلین تو مجہے چار ناچار یہ کہنا پڑیگا کہ ارباب صحاح کی روات ہرگز ایسے امور سے نہین بچی ہین جنکا انتساب حماد وابو مطیع کی طرف کیا جاتا ہی اگر صحاح سے صحیح بخاری جسکی عظمت ہمارے دلون اور آنکہون مین ہی اور جسے بلحاظ اپنی صحیح خیال کے ہم اصح الکتب بعد کتاب اللہ سمجہتے ہین ہاتہہ مین اوٹہا لی جائی اور اوسکی روات پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہو جائیگا کہ عموما روات بخاری کی بے داغ نہین ہین بلکہ روات کی ایک خاص تعداد پر جسپر کثرت کا اچہی طرح اطلاق ہو سکتا ہی قسم قسم کی جرح ہو سکتی ہے

جسکو اکابر محدثین بخاری کی زمانہ سے پیش کرتے چلے آتے ہین اور جسکے اوٹھانیکے لیے بہ لحاظ حسن ظن کے حفاظ محدثین بعرق ریزیان کرتے آئی جنکے سعی مشکور ہوئی مگر ہم جب غور کرتے ہین تو مجھے بلحاظ اپنے حسن ظن کے یہ کہنا پڑتا ہی کہ بخاری ایسے نامی محدث نے جو ایسے مجروح راوی کی روایت کو نقل کیا تو لامحالہ بخاری کے نزدیک وہ غیر مجروح ہو گا یا بخاری نے اس جرح کو مسقط عدالت یا ضبط روایت نہ سمجھا ہو گا اگر خدانخواستہ یہ میرا حسن ظن نہ رہے تو مجکو اوس خاص حدیث کی صحت کی تسلیم مین ضرور تامل ہو گا جسکے راوی کا مجروح ہونا ظاہر کیا گیا ہی اگرچہ یہ امر نہایت تفصیل کا خواہان ہی جسکا یہ رسالہ متحمل نہین ہو سکتا مگر مختصر طور پر یہان بیان کیا چاہتا ہون تاکہ معلوم ہو جاوی کہ اگر حماد و مطیع پر جرح کا مقبول ہونا ایک ضروری امر ہی تو پھر رواۃ صحیح بخاری اس قسم کی جرح یا اوس سی بڑھکر وارد ہوتی ہوئی کیونکر بے داغ و غیر مجروح سمجھے جائینگی اور جب بخاری کی رواۃ مقبول سمجھی جاتی ہین تو پھر ہماری معذرت پر بھی لحاظ فرمانا چاہیئے اور ان نامی روایت کو جنکو فقہا مجتہدین معتبر سمجھتے آتے ہین معاف فرمانا چاہیئے نہین تو مین سچ کہتا ہون کہ انصاف کا خون ہو جائیگا یہ زمانہ جو چل رہا ہی ایسا نازک زمانہ ہی کہ لوگ تقلید مین قسم قسم کے بکھیڑے نکال کے اسی بدعت و شرک و کفر کہتے ہین اور پہلی ارباب حدیث کی تقلید کرتے ہین جب روایت پر نظر ڈالتے ہین تو اوس سے دامن کشان ہو کے دہریت کیطرف جھکتے ہین اور قرآن کی آیات مین ایسے مخالف تاویلات پیش کرتے ہین جسکی نسبت مین کہہ سکتا ہون کہ حقیقت مین وہ قرآن کے بھی منکر ہو جاتے ہین۔ دہریت کا لامذہبیت زینہ ہی جس سے دہریت کو پہونچتے ہین العیاذ منہا باللہ تعالی خداوند کریم توفیق رفیق اور ہدایت کافی اپنے فضل و کرم سے عنایت فرمائی یہ ایسے زمانہ مین جہانتک ممکن ہو آدمی کو تعدیل مین کوشش کرنی چاہیئے کہ حیرت و انقلاب مذاہب و دہریت سی آدمی محفوظ رہی اسمین کسیطرح کا شبہ نہین کہ صحاح مین ہر قسم کی رواۃ سی روایت کیگئی ہی ایسے روایت سے بخاری بھی مالامال ہی جن پر اکابر محدثین نے جرح کی ہی اگرچہ بعض نی توثیق بھی کی ہی اوس قسم کی مجروح رواۃ سے جو بخاری نے روایت کی ہی بعض بطور متابعات و شواہد کے ہین جنکی رواۃ ضعفا سے جائز ہی مگر مجھے بحث اسمین ہے کہ بخاری نے ضعفا سے روایت جائز سمجھی گو بطور تقسیم متابعت و استشہاد ہو چنانچہ اس مقام پر بطور نمونہ ایسی رواۃ کا ذکر کرتا ہون جنکو بعض حفاظ و اکابر محدثین نے مجروح خیال کیا ہی اور بخاری نے اونسے روایت کی ہی عبدالرحمن ابن عبداللہ بن دینار مدنی کو ابن معین نے ضعیف کہا ہی عمرو بن علی کہتے ہین کہ عبدالرحمن بن مہدی کو مین نے نہین سنا کہ وہ کبھی اونسے روایت کرتے ہون ابوحاتم کہتے ہین کہ انکی حدیث لکھی جاوی مگر اوس سے احتجاج نہ کیا جاوے دارقطنی کہتے ہین کہ بخاری نے اسمیر ناس سی مخالفت کی ہے عبدالرحمن ابن ابی نعیم بجلی ابوالحکم کوفی عابد کو ابن معین نے ضعیف کہا ہی جس سے بخاری نے تین احادیث کی روایت کی ہی عطاء ابن السائب بن مالک الکوفی اختلاط کی وجہ سے ضعیف سمجھا جاتا ہی بخاری نے عطاء سے ایسی روایت کی ہی جس سی ظاہر ہوتا ہی کہ یہ روایت بعد اختلاط کی ہے سعید بن ایاس جریری بصری کو بھی اختلاط ہو گیا جس سے بخاری نے روائت کی ابن حجر مقدمہ فتح مین کہتے ہین واخرج له البخاری ایضا من روایة خالد الواسطی عنه ولم یتحرر لی امرہ الی الآن هل سمع منه قبل الاختلاط او بعدہ ۔ گویہ حدیث بطور متابعت ہی مگر بحث روایت مین ہی علی ہذا ابومطیع پر جو جرح کیجاتی ہی ایسی رواۃ خود بخاری کی ہین بلکہ بیشتر ایسی ہین جو بہ نسبت اونکی سخت مجروح ہین اسحق بن محمد بن اسمعیل ابن عبداللہ ابن ابی فروة الفروی اندھی ہو گئی تھی انکی نسبت دارقطنی و حاکم کہتے ہین کہ بخاری کو عیب ہی جو انسے روایت کرتے ہین اسمعیل بن ابی اویس عبداللہ بن اویس بن مالک بن ابی عامر الاصبحی کو نسائی نے ضعیف کیا ہی اور ابن معین کبھی لاباس بہ کبھی ضعیف کبھی سارق حدیث کہتے ہین۔ دارقطنی کہتے ہین لا اختارہ فی الصحیح علامہ ابن حجر نے اسکے دفع مین بڑا زور دیا ہی وہ کہتے ہین کہ اسمعیل نے اسکے لیے اصول قرار دیا تھا اور بخاری کو سمجھا دیا ہی کہ اسی ڈھنگ سے روایت کرو

قابل احتجاج

نہین ہین جبتک اوسکی موید دوسری روایات نہون ہین تو اسکو ضرور مانتا ہون اور اگر اسمعیل کوئی اصول نہ بتاتے ہوتے تب بہی اسوجہ سے مین مانتا کہ بخاری نے روایت کی ہی مگر یہ بات ظاہر ہی کہ جب آدمی سارق قرار پایا تو اوسکی اصول کب قابل اعتبار ہوسکتے ہین اسید بن زید الجمال کی نسبت نسائی نے کہا کہ متروک ہی ابن معین نے کہا کہ وہ جہونٹ احادیث کی روایت کرتا ہی دارقطنی نے اسے ضعیف کہا ابن عدی نے کہا کہ اسکی روایت پر متابعت نہ کی جاوی ابن حبان نے کہا کہ یہ ثقات سے مناکیر کی روایت کرتا ہی اور حدیث کو چوراتا ہی بزاز نے کہا یہ بڑا شیعہ تہا ابوحاتم نے کہا کہ اسمین مین نے لوگون کو کلام کرتے ہوئے دیکہا ابن حجر کہتے ہین کہ کسی شخص کو مین نے نہین دیکہا کہ ابن زید کی توثیق کرتا ہو ہم کہتے ہین اگرچہ بخاری کی حدیث مقرون بالغیر ہے مگر اسمین شبہ نہین کہ بخاری نے ایسے مجروح راوی سے روایت کی جسمین تمام عیب متعلق عدم قبول روایت بہری تہی ابن عدی کہتے ہین کہ بخاری نے ہشیم کی حدیث اسیلیے روائت کی کہ ہشیم اثبت الناس ہین حصین مین ہم اسے تسلیم کرتے ہین مگر اس سے اصل امر دفع نہین ہوتا جو اسید کی نسبت کہا جاتا ہی احمد بن عیسے مصری تستری سے بخاری و مسلم و نسائی و ابن ماجہ وغیرہ نے روایت کی ابوداؤد و یحیی بن معین سے حکایت کرتے ہین کہ اونہون نے اللہ کی قسم کہائی کہ وہ بڑا جہوٹا ہی ابوزرعہ نے صحیح مسلم پر طعن اسوجہ سے کیا کہ مسلم مین احمد سے روایت ہی ابوزرعہ نے کہا کہ اہل مصر احمد کی زبان کی شکایت کرتے ہین بعضون نے احمد کی توثیق بہی کی ہی مگر یہ قسم نہایت غور کے قابل ہی علے ہذا ابوزرعہ کا طعن زکریا بن یحیی بن عمر بن حصین بن حمید بن منہب الطائی ابوالسکین شیوخ بخاری سے تہی دارقطنی نے ایک بار کہا کہ قوی نہین ہین ایک بار کہا کہ متروک ہین حاکم نے کہا احادیث مین خطا کرتے ہین انسے بخاری روایت کرتے ہین سلمہ بن رجاء تمیمی ابوعبدالرحمن الکوفی ابوحاتم نے کہا ما بہ باس ابن معین نے کہا لیس بشئی اور نسائی نے اونکی تضعیف کی بخاری نے ان سے حدیث کی روایت کی **عبداللہ** بن بریدہ نے اپنے باپ سے سماعت نہین کی ابراہیم حربی کہتے ہین کہ عبداللہ جو حدیث اپنے باپ سے روایت کرتے ہین وہ منکر ہے بخاری نے عبداللہ سے ایسی روایت کی ہی جسے اونہون نے اپنے باپ سے روایت کی **عبداللہ** بن رجاء غدانی بصری کو عمرو بن علے الفلاس نے کثیر الغلط والتصحیف کہا اور قابل حجت نہین خیال کیا بخاری نے انسے روایت کی ہی بخاری سے انسے ملاقات بہی ہوئی تہی عبداللہ بن صالح جہنی کے پڑوس مین ایک شخص واضع حدیث تہا اسکا خط عبداللہ کے خط سے مشابہ ہوتا تہا وہ حدیث وضع کرتا تہا اور لکہہ کے عبداللہ کے گہر مین پہینک دیتا تہا عبداللہ اوسے اپنا سمجہ کر روایت کرتے تہے **عبداللہ** بن صالح نے جو لیث سے تعلیق کی ہی وہ بخاری مین بہت ہی چنانچہ اسمعیلی نے بخاری پر اسکا عیب لگایا ہی اور یہ تعجب ظاہر کیا ہے کہ بخاری حدیث منقطع سے احتجاج کرتے ہین اور متصل سے احتجاج نہین کرتے ابن حجر اسکا یون جواب دیتے ہین کہ بخاری جس حدیث کو وارد کرتے ہین وہ اونکے نزدیک صحیح ہوتی ہی جسکو وہ اونکی احادیث سے جانچ لیتے ہین لیکن وہ بخاری کی شرط پر نہین ہوتی جو اعلی شروط صحت سے ہی اسیلیے اوس حدیث کو بطور اصل کتاب روایت نہین کرتے یہ بخاری کی اصطلاح ہی جو استقراء سے بہ لحاظ کارروائی بخاری کے معلوم ہوئی جسمین کچہہ مضائقہ نہین ہی انتہی ابن حجر کا کلام نہایت صحیح ہے جسکو ہم آنکہہ بند کرکے تسلیم کرتے ہین مگر دوسری لوگ اسکو کب تسلیم کرسکتے ہین وہ تو اسمعیلی کی ہان مین ہان ملائینگے جب عبداللہ بن صالح کی یہ کیفیت تہی کہ اونکو اونکا پڑوسی جو لکہہ دیتا تہا تو تنقید سخت دشوار تہی اور جب حدیث شرط بخاری پر پہونچتی ہوئی درجہ صحیح کیگئی تو گو اوسکا اشتیاق کچہہ بہی ہو مگر مجموعہ مرویات ما فی الدفتین کو صحیح کیونکر کہہ سکتے ہین **عبدالرحمن** ابن ابی نعیم بجلی ابوالحکم کوفی کو ابن معین نے ضعیف کہا ہی بخاری نے تین حدیثین انسے روایت کی ہین **عبدالعزیز** بن محمد بن ابی عبید الدراوردی ابومحمد المدنی کی نسبت احمد کہتے ہین کہ جب لوگونکی کتابونسے روایت کرتے تہے تو وہم کرتے تہے اور جب اونکی کتب سے پڑہتے تہے تو خطا کرتے تہے اور اکثر حدیث کو قلب کرتے تہے عبداللہ بن عمر کے حدیث کو عبید اللہ بن عمر سے روایت کرتے تہے ابوزرعہ نے کہا کہ وہ سی الحفظ تہے اور اکثر سو

حفظ سے روایت کرتے تھے جسمین خطا واقع ہوتی تھی نسائی نے کہا کہ انکی حدیث عبید اللہ بن عمر سے منکر ہے ابو حاتم نے کہا لا یحتج بہ ساجی نے اسا ءة کی ابوعمر نے
ابن سعد نے کہا کہ وہ غلط کرتے تھے. بخاری نے انکی حدیث متتابعات مین بصیغہ تعلیق روایت کی ہے **عتاب بن بشیر** جزری کی تضعیف امام احمد حنبل نے
کی نسائی نے کہا لیس بقوی ابن مہدی نے آخر الامر اوسکی حدیث کو ترک کیا ابن مدینی نے کہا کہ ہمنے اوسکی حدیث پر مارا بخاری ابی داؤد نسائی ترمذی نے
اس سے روایت کی **عطا بن السائب** بن مالک الثقفی کوفی آخر عمر مین اختلاط ہو گیا تھا اسلیے یہ ضعیف کہی جاتی ہین بخاری نے انسے
بعد اختلاط کے روایت کی چنانچہ تطبیق روایات مرویہ سے ظاہر ہوتا ہے عمرو بن ابی سلمة التنیسی دمشقی احمد نے کہا کہ بہت سی حدیثین اسنے احادیث باطلہ
روایت کین یحیی بن معین وساجی نے اسے ضعیف کہا عقیلی نے کہا اسکی حدیث مین وہم ہے ابو حاتم نے کہا کہ اسکی حدیث لکھی جاوے گی اور اوس سے احتجاج نہ کیا جاوے گا
بخاری نے اس سے روایت کی ہے **محمد بن طلحہ** بن مصرف الکوفی ابن سعد نے کہا اسکی احادیث منکر ہین عفان نے کہا کہ یہ اپنے باپ سے روایت کرتا تھا
حالانکہ اوسکا باپ بہت پہلے مرچکا تھا لوگ اوسے جہوٹا سمجھتے تھے ابو داؤد نے کہا کہ وہ خطا کرتا تھا ابو کامل منظفر بن مدرک کہتے تھے کہ تین اشخاص کی احادیث
سے پرہیز کرنا چاہیے **محمد بن طلحہ** وفلیح بن سلیمان وایوب بن عتبہ ابن معین نے اسے ایک بار صالح ایک بار ضعیف کہا ہے نسائی نے کہا کہ قوی نہین ہے
بخاری نے اس سے روایت کی ہے بعض مین متابعت کی ہے جو حدیث جہاد مین ہے اوسکی متابعت نہین کی ابن حجر کہتے ہین کہ وہ فضائل اعمال مین ہے
یہ بات نہایت صحیح ہے لیکن اگر شروط بخاری پر لحاظ کیا جاوے تو فضائل اعمال وغیرہ سب یکسان سمجھے جاوینگے فضائل اعمال مین صرف حدیث ضعیف پر
عمل جائز ہے مگر اسکو ایسی حدیث کا ذکر کرنا کیا ضرور ہے جو بخاری الیسا ہو محمد بن یزید کوفی کو ابو حاتم نے مجہول کہا خود بخاری نے بہی اسکی تضعیف کی اور انسے حدیث
روایت کی ہے اور متابعت کے **محمد بن یوسف** الفریابی نزیل قیساریہ جو سواحل شام سے ہے کبار شیوخ بخاری سے تھے انسے ڈیڑہ سو حدیث مین خطا
ہوئی ہے ابن معین نے ان سے ایک حدیث جسمین محمد بن یوسف سے خطا واقع ہوئی ہے لکہہ کے لکھا ہے کہ یہ باطل ہے ابن حجر فرماتے ہین کہ بخاری نے انکی احادیث
کو پاک اور تمیز کرکے اعتماد کیا ہے انتہی مین بہی اس خیال سے کہ مجہے بخاری کے ساتھہ حسن ظن ہے نہ خود اپنی ذات سے بلکہ ابا عن جد اسلیے بخاری کی مرویات کو
اپنے سر ون پر آنکہون پر رکہتا ہون مگر زمانہ کا رنگ تو کچہہ عجیب غریب ہے جو تقلید کو بالکل نہین مانتے وہ کیونکر اسے تسلیم کرینگے مروان بن الحکم سے بخاری نے
روایت کی یہ وہ شخص تہا جسنے طلحہ کو یوم الجمل تیر سے شہید کیا **معلی بن منصور** الرازی نزیل بغداد بخاری سے انسے ملاقات تہی امام احمد کہتے ہین کہ مین نے کوئی حدیث
انسے روایت نہ کی یہ رای کے موافق حدیث کی روایت کرتے تہے جسمین خطا کرتے تہے ابو حاتم رازی کہتے ہین کہ احمد سے کہا گیا کہ آپ منصور سے کیون روایت نہین
کرتے امام احمد نے کہا کہ ابن منصور شروط لکہتے تھے اور جس شخص نے اسے لکہا وہ کذب سے نہ بچا بخاری نے انسے بیوع مین حدیث روایت کی ہے **مقسم مولی** ابن
عباس ابن سعد نے کہا ضعیف تہے ساجی نے کہا کہ بعض لوگون نے انکی بعض روایات مین کلام کیا ہے بخاری نے انسے روایت کی ہے اور ترمذی نے بہی
ابن حجر لکہتے ہین وہو من غرائب الصحیح **ہشام بن عروة** بن الزبیر بن العوام القرشی الاسدی کا حافظہ بوڑہاپے مین متغیر ہو گیا تہا تو جس سے
اونہون نے حدیث سنی تہی اوسمین بہی تغیر ہو گیا وہ جب تیسری بار عراق کو آئے تہے **یعقوب بن شیبہ** کہتے ہین کہ ہشام ثقہ ہین جب وہ
عراق کو آئے تو اپنے باپ سے روایت کرتے تہے وہانکی لوگون نے اسکا انکار کیا اپنے باپ سے جو وہ روایت کرتے تہے ایسی روایت کرتے تہے جیسا اونہون نے سنا تہا انکا اسا ہل
ہونا یہی تہا کہ جو دوسرے لوگونکی روایت ہوتی تہی اوسے اپنے باپ سے ارسال کرتے تہے ابن حجر کہتے ہین کہ یہ تدلیس ہے اور ابن خراش کہتے ہین کہ مالک
انسے راضی نہ تہے اور مالک سے ہی اس سے زیادہ شدید حکایت کیگئی ہے تو یہ محمول ہے یعقوب کی قول پر ہشام سے جمیع ائمہ نے احتجاج کیا ہے **یحیی بن زکریا**

الغسانی الواسطے کو ابو داؤد نے ضعیف کہا ہی ابن معین کہتے ہین ہم انکا حال نہین جانتے ابو حاتم کہتے ہین ہم انکا حال نہین جانتے ابو حاتم کہتے ہین یہ مشہور
نہین ہین ابن حبان نے انکی باب مین یہانتک کہا ہی کہ انسے روایت جائز نہین ہی بخاری نے انسے روایت بمتابعت کی ہی **یحیی بن کثیر یمامی**
یحیے قطان کہتے ہین کہ انکی مرسلات ہوا کی متشابہ ہین یہ کثیر الارسال والتدلیس والتحدیث من الصحف تہی ہمام کہتے ہین کہ وہ صبح کو مجہسے حدیث سنتے تہی اور شام
کو حدیث کرتے تہی یعنے اوس شخص کا نام لیتے تہی جس سے حدیث سنتے تھے ابن حجر کہتے ہین احتج بہ الائمۃ رما مرجیہ وجہمیہ کا انتساب تو بر تقدیر تسلیم ہم کہتے ہین کہ اس
قسم کے رواۃ سے بخاری مین روایت کیگئی ہی چنانچہ **ایوب بن عائذ** بن مدلج الطائی مرجیہ تہا جسکے روایت بخاری نے مغازی مین کی ہے
ثور بن یزید حمصے ابو خالد قدریہ تہا اوزاعی وابن مبارک وغیرہ اس سے کتابت حدیث کو منع کرتے تہی جب یہ مدینہ مین آیا امام مالک نے لوگون کو منع کیا کہ
اسکی پاس بیٹہین اسے لوگ ناصبی کہتے تھے یحیے بن معین کہتے ہین کہ یہ ایسی لوگونکی ساتہہ بیٹہتا تہا جو علی کو برا کہتے تہی مگر بن یزید علی رضہ کو گالیان نہین دیتا
تہا غرض ایسے امور کیپائی جاتے ہوئے ثور سے جماعت نے احتجاج کیا ہی **حریز بن عثمان** حمصے کو لوگ ناصبی کہتے تھے ابن حبان کہتے ہین کہ یہ اپنی مذہب
کیطرف دعوت کرتا تہا اسکی حدیث سی پرہیز کرنا چاہیئے اسکی روایت ثلاثیات بخاری مین موجود ہی **حسن بن ذکوان** ابو سلمہ بصری کے تضعیف
احمد وابن معین وابو حاتم ونسائی وابن المدینی نے کی اور ابن عدی نے مدلس کہا اور ابی داؤد اسے قدری کہتے تہے بخاری نے کتاب الرقاق مین روایت
کے ہی گو بخاری شواہد بہی لائی ہین **زکریا بن اسحق مکی** قدری تہا امیر نے مکہ مین منادی کردی تہی کہ کوئی اوسکی پاس نہ بیٹھے بخاری نے اس سی روایت
کی ہی **عبد الملک بن اعین** کوفی شیعے تہا ابن معین نے کہا لیس بشئے ابن مہدی اوس سے حدیث کرتے تہی پہر چہوڑ دیا بخاری مین اس سے حدیث
موجود ہی **عمران بن حطان** سدوسی قعدیہ تہا قعدیہ خوارج کا ایک فرقہ ہی یہ شخص ایسا متعصب تہا کہ یہ اپنی مذہب کیطرف دعوت کرتا تہا اور اسنے
عبد الرحمن بن ملجم قاتل جناب امیر علیہ السلام کا مرثیہ لکہا تہا بخاری نے متابعات مین اس سے روایت کی ہی علامہ ابن حجر کہتے ہین کہ موصل کی تاریخ مین لکہا ہے
کہ عمران نے آخر عمر مین خارجیت سی رجوع کی اگر یہ صحیح ہے تو عذر جید ہی والا متابعات مین نقل کرنا کچہہ ہرج نہین انتہی ہم کہتے ہین کہ عمران کی نسبت خود علامہ ابن حجر
نے یہ لکہا ہی کہ وہ آخر عمر مین خارجی ہوا پہر یہ کیونکر تسلیم کیا جا سکتا ہی کہ آخر عمر مین اوسنے رجوع کی دعا آخر اور دو اول تو ہوتی نہین اور یہ قول محدثین ہی جسکو
ارباب تاریخ حاطب اللیل کے کلام پر ترجیح ہے **مالک بن اسمعیل** ابو غسان نہدی کبار شیوخ بخاری سے تہی جو شیعے تہی **محبوب بن حسن البصری**
ابو جعفر کہتے ہین کہ انکا نام محمد تہا نسائی نے انکی تضعیف کی ابو حاتم نے کہا قوی نہین ہین ابو داؤد نے کہا یہ کچہہ کچہہ قدر کیطرف مائل تہی بخاری نے انسے روایت
کی متقرونا لغیرہ **ہرون بن موسی** اعور نحوی بصرے قدری تہا جس سی بخاری نے روایت کی اب اگر ہم تسلیم کرلین کہ ابو مطیع کا پایہ رواۃ بخاری سے
گہٹا ہوا تہا تو جامع ترمذی وسنن ابو داؤد وغیرہ کے رواۃ سے تو ہرگز گہٹا ہوا نہین خیال کیا جا سکتا عبد الرحمن بن غزوان سے جو ترمذی نے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے سفر شام کے روایت کی ہی اوسمین ہی وبعث معہ ابو بکر بلالا یعنے آپکے ساتہہ حضرت صدیق نے بلال کو کر دیا ذہبی نے میزان میں اسے بہ لحاظ
تاریخی واقعات کی غلط ٹہرایا ہی اور کہا ہی کہ اوسوقت بلال پیدا نہوئی تھے اور ابو بکر صدیق تو لڑکے تھے عبد الرحمن سے بخاری نے بہی روایت کی ہے روایت راوی کے
معیار ہی عبد الرحمن نے ایسی غلط روایت کی جسکو کسیطرح عقل قبول نہیں کر سکتی محمد بن زیاد واضع حدیث وکذاب وخبیث ومتروک الحدیث تہا قال ابن حبان
کان یضع الحدیث علے الثقات لا یحل ذکرہ فی الکتب الا علی جہۃ القدح فیہ معہذا ترمذی مین اس سے روایت موجود ہی رواۃ سنن باقیہ کا ذکر بہ لحاظ اختصار
کے چہوڑے دیتا ہون سنن اربعہ کے رواۃ کے حالات کی اگر تفتیش کیجاے تو معلوم ہو جائیگا کہ انمین بہت سے لین الحدیث ومستور ومجہول الحال وضعیف ومجہول ومتروک الحدیث

بلکہ نصوص بیکی ہے چنانچہ اوس مین کہ رو ثور بن ... کی حجت سے ... ابن حجر ... ما الحدیث ... الا ... ولکن ... اوس ... بہا وسیلۃ الی ... عندہ ام

میزان الاعتدال مین ہے لا یعرف واتی بخبر موضوع وذکرہ ابن عدی موضوعات ابن الجوزی مین ہے قال احمد بن حنبل ہو کذاب خبیث یضع الحدیث و قال یحیی کذاب خبیث و قال السعدی والدارقطنی کذاب و قال البخاری والنسائی والفلاس وابو حاتم الرازی متروک الحدیث ۱۲ منہ

وواہی الحدیث ومتہم بالکذب والوضع بکثرت موجود ہین۔ اگر ہم اس امر کو تسلیم کرلین کہ عموماً روات صحاح سے ابومطیع کا درجہ گھٹا ہوا ہی تو ہم کہینگے کہ ارباب تاریخ
وفقہا انکی مداح ہین طبقات فقہا مین انکا ذکر تعظیم سے کیا گیا ہی مدینۃ العلوم مین ہی وھو القاضی الفقیہ روی الکتاب الفقہ الاکبر عن
ابیحنیفۃ روی عن ابن عون وھشام بن حسان ومالک بن انس وابراھیم بن طھمان وعنہ احمد بن منیع وغیرہ تفقہ علیہ اھل بلادہ وکان
یعنے ابومطیع قاضی تھے انہون نے امام سے فقہ اکبر کی روایت کی یہ روایت ابن عون وہشام ومالک وابراہیم سے کرتے ہین انسے احمد بن منیع وغیرہ روایت
کرتے ہین بلخ کے لوگون نے انسے علم فقہ حاصل کیا ابن مبارک بلحاظ علم ودین کے انکی تعظیم کرتے تھے جواہر مضیہ فی طبقات الحنفیہ مین ہی القاضی الفقیہ راوی
الکتاب الفقہ الاکبر عن الامام تفقہ بہ اھل تلک الدیار وکان بصیرا علامۃ کبیرا کان ابن المبارک یعظمہ ویجلہ لدینہ وعلمہ طبقات حنفیہ مین ہی
ہو القاضی الفقیہ صاحب الامام راوی الکتاب الفقہ الاکبر عنہ روی عن ابن عون وھشام بن حسان ومالک بن انس وکان ابن المبارک یعظمہ ویجلہ لدینہ وعلمہ مل
عینے شارح بخاری اپنی تاریخ مین لکھتے ہین راوی کتاب الفقہ الاکبر عن الامام وروی عن مالک بن انس وابراھیم بن طھمان
وغیرھما وروی عنہ جماعۃ پہر ایسا شخص جسکے تاریخ مورخین وصاحب طبقات کی تواریخ وطبقات مین درج اور فقہا جسکے تعریف لکھتے ہون اور جسکی
روایات کو مقبول سمجھکر قبول کے سرون پر اور آنکھون پر رکھتے ہون غیر مقبول متصور ہوسکتا ہی ہرگز نہین ہرگز نہین عبد اللہ ابن المبارک جنکا علم ورع
وطیبت وجلال فقہا ومحدثین کے نزدیک مسلم الثبوت ہی تواریخ وطبقات انکی مدائح سے مالامال ہین جب بلحاظ دین وعلم کے ابومطیع کی تعظیم کرتے ہون تو ابومطیع
قابل اعتبار ہونے کیلیے میری نزدیک اسیقدر کافی ووافی ہی اگر ابومطیع تہمتون سے محفوظ نہوتے تو ابن مبارک سا جلیل القدر عالم فقیہ محدث بلحاظ دین و
علم ابومطیع کی تعظیم وتجبیل نہ فرماتا بلکہ ضرور اونسے کنارہ کش ہوجاتا اور اونکی عیوب کو بیان کرتا جسطرح عام قاعدہ ہی ابن مبارک کی تعظیم ابومطیع کے
دامن کو غبار تہمت سے پاک وصاف کرتی ہی جاننا چاہیئے کہ مذاہب کی تقسیم بلحاظ اہل دیانات واہل اہوا ونحل کے ہوتی ہی ارباب دیانات مجوس ویہود و
نصارے واہل اسلام ہین اہل اہوا وآرا فلاسفۂ دہریہ وصابیہ وعبدۃ الکواکب والاوثان وبراہمہ وغیرہ چونکہ اہل اہوا کی مقالات منضبط نہین ہین اسلیے
انکی فرق کا کچہ ٹہکانا نہین اہل دیانات کے مختلف فرقے ہین مجوس کے ستر فرقے ہوئی یہود کے اکہتر نصاری کے بہتر مسلمانون کے تہتر فرق لاحق نے فرق سابق
سے ایک فرقہ میں ترقی کی مگر ان فرق مین فرق ناجیہ ایک ہی ہوتا آیا اسلیے کہ قضیتین متقابلین مین ہمیشہ حق ایک ہی مین دائر ہوتا ہی یہ تو محال ہی
کہ ان دو شخصون پر جو عقیدۃً مختلف ہون یہ حکم کیا جاوی کہ دونون محق وصادق ہین یہ ضرور ہی کہ جمیع مسائل مین حق ایک ہی فرقہ مین دائر ہو یہی فرقہ ناجیہ کہلاتا ہے
اسی وجہ سے ہر شخص کو اس امر کی تلاش ہوتی ہی کہ فرقہ ناجیہ کونسا فرقہ ہی مجکو اس مقام پر ہر فرقے کی کیفیت بیان کرنیکی ضرورت نہین ہی البتہ ایسے فرق کا اجمال
طور پر بیان کیا چاہتا ہون جنسے فقہ اکبر کے مطلب سمجھنے مین ایک قسم کی مدد ملی معتزلہ یہ اپکو اصحاب العدل والتوحید کہتے ہین اور اپنا لقب قدریہ رکھتے ہین
انکا مسلک یہ ہی کہ اللہ تعالی قدیم ہے قدم اوسکی وصف ذات کیساتہہ خاص ہی یہ لوگ صفات قدیمہ کے کلیۃً نفی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اللہ تعالی اپنی ذات سے
قادر وحی ہی علم وقدرت وحیات سی عالم وقادر وحی نہین ہی بلکہ یہ صفات ومعانی قدیمہ ہین جو اوسکی ذات کے ساتہہ قائم ہین اسلیے کہ اگر صفات نفس قدم
مین باری تعالی کی شریک ہون تو چاہیئے کہ اوسکی ساتہہ الوہیت مین بہی شریک ہوجائین ان لوگونکا اس امر پر اتفاق ہی کہ اللہ تعالی کا کلام محدث ہی مخلوق فی المحل
حرف وآواز ہی انکی امثال مصاحف مین لکہی جاتی ہین جو انسے حکایات ہین اسلیے کہ محل مین جو عرض پایا جاتا ہی وہ فی الحال نیست ہوجاتا ہی اور اس امر پر
بہی کہ ارادہ وسمع وبصر ایسے معانی نہین ہین جو قائم بذاتہ ہون اور اسپر اتفاق ہی کہ اللہ تعالی کی رویت آنکھون سے دنیا میں نہین ہوسکتی اور اوسکو

تشبیہ کسی طور پر نہین ہو سکتی جہتہً و مکاناً و صورتاً و جسماً و تحیزاً و انتقالاً و زوالاً و تغیراً و تاثیراً اور انلوگون نے آیات متشابہات کی تاویل کو واجب خیال ک
اور اسیکو توحید جانتے ہین اور ان لوگون نے اسپر اتفاق کیا ہی کہ عباد اپنے افعال خیر و شر پر قادر اور اونکی خالق ہین اور اپنی فعل پر قیامت کے دن ثواب و عقا
مستحق ہین اللہ تعالی اس سی پاک ہی کہ اوسکی طرف شر و ظلم کی اور ایسی فعل کے جو کفر و معصیت ہی نسبت کیجائی اسیلیے کہ اللہ تعالی نے اگر ظلم کو پیدا کیا تو ظالم ہ
کو پیدا کیا تو عادل ہوا اور ان لوگون نے اسبات پر اتفاق کیا ہی کہ بلحاظ رعایت مصالح عباد کی من حیث الحکمت حکیم پر صلاح و خیر واجب ہی اصلح و لطف
وجوب مین انمین اختلاف ہی اسکو یہ لوگ عدل کہتے ہین۔ اور اس امر پر اتفاق کیا ہی کہ جب مسلمان متقی مرتا ہی یا گنہگار توبہ کرکے مرتا ہی تو مستحق ثواب کا
اور جب بغیر توبہ کے گناہ کبیرہ سے جسکا اوسنے ارتکاب کیا ہی مرگیا تو وہ مستحق خلود فی النار کا ہوتا ہی لیکن اسکا عذاب کفار کے عذاب سے خفیف ہوتا ہی اس
و وعید کہتے ہین اور ان لوگون نے اس امر پر اتفاق کیا ہی کہ اصول معرفت و شکر و نعمت کا وجوب اور حسن و قبح کا جاننا عقلی ہی اور عقل سی حسن کا کرنا
پرہیز واجب ہی شرع کو اسمین دخل نہین۔ وہ یہ بہی کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے اپنی بندون پر امتحاناً بذریعہ انبیاء علیہم السلام کے احکام بہیجے ہین تاکہ احکام کا
اونکی ہلاکت پر شہادت ہو امامت مین یہ لوگ آپسمین اختلاف کرتے ہین بعضے کہتے ہین نصاً ہی بعضے کہتے ہین اختیاراً **جبریہ** ایک فرقہ ہی جو بندہ سے
فعل کے نفی کرتا ہی اور فعل کی نسبت اللہ کیطرف کرتا ہی جبریہ خالصہ بندہ کو مجبور محض خیال کرتا ہی اور فعل و قدرت علی الفعل اصلاً ثابت نہین کرتا
بندہ مین ایسی قدرت ثابت کرتا ہی جو اصلاً غیر موثر ہین جو شخص قدرت حادثہ کا اثر فعل مین ثابت کرتا ہی اور جسکو کسب کہتے ہین۔ وہ جبری نہین ہی
اصحاب جُہم ابن صفوان یہ ایک فرقہ جبریہ خالصہ کا ہی یہ فرقہ نفی صفات ازلیہ مین معتزلہ کا قدم بقدم ہی معتزلہ کے عقائد پر اس فرقہ نے بہت سی چیزین بڑ
یہ فرقہ کہتا ہی کہ اللہ تعالی کو کسی صفت سی متصف کرنا نہ چاہئے اسیلیے کہ اس سی تشبیہ لازم آتی ہی یہ فرقہ خدا کو حی عالم نہین کہتا اسیلیے کہ بہتر ہی
البتہ قادر فاعل خالق کہنا چاہی اسیلیے کہ سوای اللہ کے کسی شی پر انکا اطلاق نہین ہوتا یہ فرقہ اللہ تعالی کو ایسے علوم ثابت کرتا ہی جو حادث لافی المحل
کہتا ہی کہ یہ بات جائز نہین ہی کہ اللہ تعالی کسی شی کو قبل اوسکی پیدا ہونیکے جانی اسیلیے کہ اوسکو اگر پہلے سے علم تہا پہر اوسنے پیدا کیا تو اوسکا علم بدستور با
نہ باقی رہا اگر باقی رہا تو وہ جاہل ٹہرا اس لیے کہ علم اس امر کا کہ یہ چیز عنقریب پیدا ہوگی مغایر ہے اس علم کے کہ وہ چیز پیدا ہوگ
اگر باقی نہ رہا تو متغیر ہوگیا اور متغیر مخلوق ہی قدیم نہین ہی اور جب حدوث علم کا ثابت ہوا پہر اس بات سے خالی نہین کہ اوسکی ذات مین حدوث
جس سے ذات محل حوادث ہو جائیگی یا محل مین حادث ہوگا پہر محل اوسکے ساتہہ موصوف ہوا نہ باری تعالی اس سی یہ بات ثابت ہوئی کہ علم کے
نہین ہی یہ فرقہ کہتا ہی کہ آدمی کسی شی پر قادر نہین اور آدمی مین استطاعت نہین ہی وہ اپنی افعال مین مجبور ہی اوسمین قدرت نہین ارادہ نہین اختیا
اللہ تعالی انسان مین افعال کو اوسیطرح پیدا کرتا ہے جسطرح سائر جمادات مین اور انسان کیطرف افعال اوسیطرح منسوب ہوتے ہین جسطرح سائر
طرف عرف عام مین کہتے ہین درخت پہلا دریا جاری ہوا آفتاب نے طلوع کیا وغیرہ وغیرہ اور یہ بات ظاہر ہے کہ یہ افعال کے احاطہ قدرت سے با
فرقہ کو جبر مین اسقدر تشدد ہی کہ ثواب و عقاب کو بہی جبر کہتا ہی اور تکلیف کو بہی جبر خیال کرتا ہی یہ فرقہ کہتا ہی کہ جب اہل بہشت و اہل دوزخ
مین داخل ہونیکے بعد نعیم جنت و نار سے متلذذ و متالم ہو جائینگے تب جنت و نار فنا ہو جائینگے قرآن مین جہان خلود کا وعدہ کیا گیا ہی وہ حق
نہین ہی بلکہ مبالغہ و تاکید پر محمول ہی یہ فرقہ کہتا ہی کہ جو شخص دل سے ایمان لایا مگر زبان سے اوسنے انکار کیا تو وہ کافر نہوگا بلکہ مومن ہی اسیلی
انکار سے نہین زائل ہوتی **کرامیہ** یہ مثبتین صفات سے ہین مگر مآل انکا تجسیم و تشبیہ ہی ابو عبد اللہ علی کہتا ہی کہ اوسکا معبود عرش پر

جانب جسپر وہ جوہر کا اطلاق کرتا ہی اور کہتا ہی کہ اللہ تعالی عرش کے صفحۂ علیا سے مماس ہی وہ انتقال وتحول ونزول کو جائز سمجھتا ہی بعض کہتے ہین کہ وہ بعض اجزاء عرش پر ہے انکی متاخرین کہتے ہین کہ فوق کیطرف اور محاذی عرش کے ہی لیکن ہبی اختلاف ہی بعض کہتے ہین کہ اوسمین اور عرش مین متناہی بعد ہی محمد ابن ہیصم کہتا ہی کہ لامتناہی بعد ہے اور وہ عالم کے مباین ہی یہ شخص تحیز ومحاذات کی نفی کرتا ہی اور فوقیت ومباینت کو ثابت کرتا ہی جو لوگ باری تعالی کو فوق کی جہت مین کہتے ہین نفس نہایت مین اونمین اختلاف ہی بعضے نہایت کو جہات ستہ مین ثابت کرتے ہین بعضے جہت تحت مین جو نہایت کے منکر ہین وہ کہتے ہین کہ باریتعالی عظیم ہے بعضے عظمت کے یہ معنی کہتے ہین کہ وہ باوجود وحدت کی جمیع اجزاء عرش پر ہے عرش اوسکی نیچے ہی بعض کہتے ہین کہ عظمت کے یہ معنی ہین کہ وہ جمیع اجزاء عرش کی ملاقی ہی عموماً کرامیہ حوادث کثیرہ کا قیام ذات باریتعالی سے جائز سمجھتے ہین مثل اخبار امور ماضیہ ومستقبلہ وکتب منزلہ وقصص ووعد ووعید واحکام وغیرہ **خوارج** ایک فرقہ ہی جسنے جناب امیر علیہ السلام پر خروج کیا یہ فرقہ حضرت عثمان وعلی سے تبری کرتا ہی اور اسکو ہر عبادت سے افضل سمجھتا ہی اور اسکو اسقدر مہتم بالشان خیال کرتا ہی کہ بدون تبری آپسمین نکاح کرنا جائز نہین سمجھتا یہ فرقہ اصحاب کبائر کو کافر کہتا ہی اور جب امام سنت کی مخالفت کرے اوسپر خروج واجب سمجھتا ہی محکمۂ اولی وہ لوگ ہین جنہون نے جناب امیر علیہ السلام پر اوسوقت خروج کیا تھا جب حکمین کا حکم جاری ہوا تھا یہ لوگ حرورا مین جو ناحیہ کوفہ مین ہی جمع ہوئی ان کے سردار عبد اللہ ابن کوا وغیرہ تھے اسی فرقہ نے نہروان مین جناب امیر علیہ السلام سے سخت ہزیمت اوٹھائی بارہ ہزار خوارج سے دس پانچ آدمی بچ رہے جناب امیر علیہ السلام کیطرف دس آدمی سے کم شہید ہوئی **مرجیہ** انکا یہ اعتقاد ہی کہ ایمان کے ساتھہ گناہ ضرر نہین کرتا جسطرح کفر کے ساتھہ عبادت نفع نہین کرتی بعض کہتے ہین دنیا مین صاحب کبیرہ کو نہ یہ کہہ سکتے کہ اہل جنت سی ہے نہ یہ کہہ سکتے کہ اہل نار سے ہی اس صورت مین جبریہ ووعیدیہ دو فرقے مقابل ہین بعضے کا قول ہی کہ ارجا کہتے ہین تاخیر علی علیہ السلام کے درجہ خلافت اولی سی خلافت رابعہ کیطرف اس صورت مین مرجیہ وشیعہ دو فرقہ مقابل ہین **شیعہ** جناب امیر کی امامت وخلافت کو نصاً ووصیتہً کہتے ہین عام ازینکہ جلی ہو یا خفی انکا اعتقاد یہ ہی کہ امامت انکی اولاد سے نہ نکلی گی اگر نکلے گی تو کسی کے ظلم سے یا انکی تقیہ سے یہ لوگ امامت کو ایسا قضیہ نہین سمجھتے جو باختیار عامہ ہو اور امام کے ٹھہرانے سی ٹھہرے بلکہ یہ لوگ امامت کو قضیہ اصولیہ جانتے ہین جو رکن دین ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکا ترک جائز نہین اور نہ یہ جائز ہی کہ اوسکو عامہ کیطرف تفویض کرین یہ لوگ امامت کیلیے تعین وتنصیص وعصمت کبائر وصغائر سے ضروری سمجھتے ہین او بجز حالت تقیہ کے تولا وتبرا قولاً وفعلاً وعقداً ضروری سمجھتے ہین ؞

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

خوارج

مرجیہ

شیعہ

مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ

ہزاران ہزار شکر و سپاس داور عدل گستر کہ رسالۂ جان پرور یعنے

مہر انور

ترجمہ

فقہ اکبر

از تصانیف گوہر شب چراغ بحر علم و ہنر جناب مولوی وکیل احمد صاحب سلمہ اللہ الاکبر

بماہ ذیحجہ سنہ ۱۳۰۶ ہجری محمد عبد الاحد

بمطبع مجتبائی دہلی طبع نمود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ کے فقیر حقیر وکیل احمد سکندپوری برادران اسلام کی عالیخدمات مین عرض کرتا ہے کہ یہ رسالہ مہر انور ترجمہ فقہ اکبر حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ کا ہے چونکہ مسلمانون کے فائدۂ عامہ کے لیئے یہ ترجمہ کیا ہے اسلیئے لفظی ترجمہ نہین کیا گیا لفظی ترجمہ بے محاورہ ہوتا ہے جسکا مضمون اچھی طرح سمجھہ مین نہین آتا جب پورے جملہ کا بامحاورہ ترجمہ کیا جاتا ہی جلد سمجھہ مین آجاتا ہے اور ترجمہ سے مقصود یہی ہوتا ہے کہ آدمی کو مضمون کے سمجھنے مین دقت واقع نہو میری دعا یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے اس ترجمہ کو مثل مہر انور کے چمکائے اور امام اعظم کی فقہ اکبر کی روشنی سے مسلمانون کے قلوب صافیہ کو روشن فرمائے

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نعمت دینے والا

اَخبرنا الشیخُ الامامُ الزاهدُ الاستاذُ سیفُ الحقِّ والدّینِ قامعُ البدعةِ والضّلالةِ

ہمکو شیخ امام زاہد اوستاد سیف الحق والدین نے خبر دی جو بدعت اور گمراہی کے اکھاڑنیوالے ہیں

ابو المعینِ میمونُ بنُ محمّدِ بنِ محمّدِ بنِ معتمدِ المکحولیّ النسفیّ انارَ اللهُ برهانَهُ ولقّاهُ

جو ابو المعین میمون بن محمد بن محمد بن معتمد مکحولی نسفی ہیں اللہ انکی برہان روشن فرمائے اور اپنی

رضوانَهُ قال اخ الشیخُ الامامُ ابو عبدِ اللهِ الحسینُ بنُ ابی الحسینِ الکاشغریُّ الملقّبُ بالفضلِ

خوشنودی دیوے کہا ہمکو شیخ امام ابو عبد اللہ الحسین بن ابی الحسن کاشغری نے جنکا لقب فضل ہے یہ خبر دی

قال اخ ابو مالکٍ نصرانُ بنُ نصرِ بنِ حمِ الختلیّ قال حدّثنا ابو الحسنِ علیُّ بنُ الحسینِ بنِ

کہا کہ خبر دی مجھے ابو مالک نصران بن نصر بن حم ختلی نے کہا کہ ابو الحسن علی بن الحسین بن

محمّدٍ الغزالیّ قال حدّثنا ابو الحسنِ علیُّ بنُ احمدَ بنِ موسی الفارسیّ قال حدّثنا نصیرُ بنُ

محمد غزالی نے ہم سے کہا کہ ابو الحسن علی بن احمد بن موسیٰ فارسی نے کہا کہ ہمکو نصیر بن

یحییٰ الفقیهُ قال سمعتُ ابا مطیعِ الحکمَ بنَ عبدِ اللهِ البلخیّ رحمهُ اللهُ قال سألتُ

یحییٰ فقیہ نے کہا کہ میں نے ابا مطیع حکم بن عبد اللہ بلخی سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے

ابا حنیفةَ النعمانَ بنَ ثابتٍ رحمهُ اللهُ عن الفقهِ الاکبرِ فقال لا تکفّر احدًا

ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ سے فقہ اکبر سے پوچھا کہ کیا چیز ہے تو فرمایا کہ بسبب گناہ کے تم کسیکو کافر

بذنبٍ ولا تنف احداً من الايمان وان تأمر بالمعروف وتنهى عن المنكر وتعلم

مت کہو اور ایمان سے کسی کو نہ نکالو اور بھلائی کا حکم کرتے رہو اور برائی سے منع کرتے رہو اور جان لو

ان ما اصابك لم يكن ليخطئك وان ما اخطاك لم يكن ليصيبك ولا تتبرأ من احد اصحاب

کہ جو مصیبت تم پر آئی کبھی نہ چوکتے اور جو چوک گئے کبھی نہ پہنچتے اور کسی شخص کو اصحاب

رسول الله عليه السلام ورضي عنهم ولا توال احداً دون احد وان ترد امر عثمان

رسول سے برا نہ کہو اُن پر اللہ کا سلام اور اصحاب سے اللہ راضی ہے اور یہ نہیں کہ ایک سے دوستی کرو اور ایک سے نہ کرو۔ اور قصہ عثمان

وعلي رضي الله عنهما الى الله وقال ابو حنيفة رحمه الله الفقه في الدين افضل من

وعلی رضی اللہ عنہما کو اللہ پر چھوڑ دو۔ اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ سارے علم سے علم دین بہتر ہے

الفقه في العلم ولان يتفقه الرجل كيف يعبد ربه خير له من ان يجمع العلم الكثير

اور جو شخص بھی سمجھ لے کہ اپنے رب کی عبادت کیونکر کرے بہت علم حاصل کرنے سے بہتر ہے

قال ابو مطيع رحمه الله قلت فاخبرني عن افضل الفقه قال رضي الله عنه يتعلم الرجل

ابو مطیع رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں مجھکو خبر دیجئے کہ بہت بہتر فقہ کیا ہے فرمایا کہ آدمی

الايمان والشرائع والسنن واختلاف الامة قلت فاخبرني عن الايمان فقال حدثنا

ایمان و شرائع و سنت وعلما کی بحث اختلافی سیکھے میں نے کہا مجھکو بتائیے کہ ایمان کیا چیز ہے فرمایا

حماد عن ابراهيم عن علقمة بن مرثد عن يحيى بن يعمر قال قلت لابن عمر رضي الله عنهما

حماد نے ابراہیم سے روایت کی ہے کہ علقمہ بن مرثد یحیی بن یعمر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما

اخبرني عن الدين ما هو قال عليك بالايمان فتعلمه قلت فاخبرني عن الايمان

سے پوچھا کہ دین کیا ہے کہا ایمان ہے وہ سیکھ لو۔ میں نے کہا بتائیے ایمان

ما هو قال فاخذ بيدي فانطلق بي الى شيخ فاقعدني الى جنبه فقال له ان هذا

کیا شے ہے پھر میرا ہاتھ پکڑ کر ایک بزرگ کے پاس لیگئے۔ اور اُس کے بازو پر بٹھایا اور کہا کہ مجھ سے یہ شخص

يسألني عن الايمان كيف هو فقال الشيخ كان من شهد بدرا مع رسول الله عليه

پوچھتا ہے کہ ایمان کیا ہے پھر کہا یحیی بن یعمر نے کہ یہ شیخ بدر کی جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

السلام فقال ابن عمر رضي الله عنهما لقد كنت الى جنب رسول الله عليه السلام وهذا

ساتھ تھے ابن عمر نے کہا کہ میں رسول اللہ صلعم کے بازو پر حاضر تھا اور یہ

الشيخ معي إذ دخل علينا رجل حسن اللمة متعمما نحسبه من رجال البادية فتخطى رقاب الناس

بزرگ میرے ساتھ تھے کہ ایک آدمی خوبصورت بال والے عمامہ باندھے ہوئے گانون کے سے آدمی لوگونکی گردنین لانگتے ہوئے

فوقف بين يدي رسول الله عليه السلام فقال يا رسول الله ما الايمان فقال شهادة

آئے اور رسول الله صلے الله علیہ وسلم کے روبرو کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول الله ایمان کسے کہتے ہین فرمایا اس امر کی گواہی

ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله وتؤمن بملئكته وكتبه ورسله و

دینا کہ سوا الله کے کوئی معبود نہین اور محمد اسکے بندے اور پیغمبر ہین اور تیرا ایمان لانا اوسکے فرشتون کتابون پیغمبرون پر اور

باليوم الآخر والقدر خيره وشره من الله فقال صدقت فتعجبنا لتصديقه رسول

روز قیامت پر اور تقدیر پر کہ بھلائی اور برائی سب اسکی طرف سے ہے اسنے کہا سچ کہا ہمکو تعجب آیا - کہ رسول الله صلعم کو

الله عليه السلام مع جهل اهل البادية فقال يا رسول الله ما شرائع الاسلام

کہا ہے کہ آپ نے سچ فرمایا باوجودیکہ گانون والے جاہل ہوتے ہین پھر کہا یا رسول الله شریعت اسلام کیا ہے

فقال اقامة الصلوة وايتاء الزكوة وصوم رمضان وحج البيت والاغتسال من

فرمایا نماز پڑھنی اور زکوۃ دینی اور رمضان کے روزے رکھنے اور بیت الله کا حج کرنا اور جنابت کا غسل کرنا

الجنابة فقال صدقت قال فتعجبنا لقوله بتصديقه رسول الله عليه السلام كانه

کہا آپ نے سچ فرمایا ہمکو تعجب ہوا کہ رسول الله صلعم کی اسطرح تصدیق کرتا ہے گویا تعلیم

يعلمه فقال يا رسول الله ما الاحسان قال ان تعمل لله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه

کرتا ہے - پھر کہا یا رسول الله احسان کیا شے ہے فرمایا کہ عبادت کا اس طور سے کر کہ تو الله کو دیکھ رہا ہے - اور اگر تو یہ تصور نکر سکے تو یہ تصور کرنا

يراك فقال صدقت فقال يا رسول الله متى الساعة قال ما المسئول عنها باعلم من

کہ الله تجھکو دیکھ رہا ہے - کہا سچ فرمایا پھر کہا یا رسول الله قیامت کب ہوگی فرمایا جس سے پوچھتا ہے اسکو نسبت سائل کے علم زیادہ

السائل ثم قفا فلما توسط الناس لم نره قال النبي عليه السلام ان هذا جبرئيل اتاكم

نہین ہے - پھر پیٹھ پھیری اور بھیڑ مین چلا گیا تو دکھائی نہین دیا - نبی صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ جبریل تھے

ليعلمكم معالم دينكم قال ابو مطيع رحمه الله قلت لابي حنيفة رحمه الله فاذا استيقن بهذا واقر

تمہارا دین تمکو سکھانے آئے تھے ابو مطیع نے کہا مین نے ابو حنیفہ رحمہ الله سے کہا جب آدمی کو یقین ہو جائے اسکا اور یہ اقرار کرلے تو

فهو مؤمن قال نعم اذا اقر بهذا فقد اقر بجملة الاسلام وهو مؤمن فقلت له اذا انكر شيئا

کیا مومن ہوگیا فرمایا ہان جب یہ اقرار کر لیا تو سب اسلام کا اقرار کر لیا تو وہ مومن ہوگیا مین نے کہا جب وہ منکر ہوا

فقال لا ادری من خالق هذا قال فانه قد کفر لقوله تعالی الله خالق کل شیء فکانه قال له

اور کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ اس شے کا خالق کون ہے فرمایا کہ وہ کافر ہے کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ اللہ سب شے کا پیدا کرنیوالا ہے تو گویا اُس نے یہ کہا کہ اُس شے کا

خالق غیر الله وکذلک لو قال لا اعلم ان الله تعالی فرض علی الصلوة والصیام فانه قد کفر

خالق سوا اللہ کے کوئی دوسرا اور ایسے ہی اگر کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ اللہ نے مجھ پر نماز روزہ فرض کیا ہے تو وہ کافر ہے

لقوله تعالی کتب علیکم الصیام ولقوله عز وجل فسبحان الله حین تمسون وحین تصبحون

کہ اللہ نے فرمایا حکم ہوا تم پر روزے کا اور اللہ نے فرمایا اللہ کی یاد کرو شام کو اور صبح کو

فان قال اومن بهذه الآیة ولا اعلم تاویلها ولا اعلم تفسیرها فانه لا یکفر لانه مومن

اور اگر کہا میں اس آیت پر ایمان لایا پر اُس کی تاویل و تفسیر نہیں جانتا ہوں تو وہ کافر نہیں ہے اسلئے کہ وہ قرآن پر ایمان لایا ہے

بالتنزیل وهو مخطئ فی التفسیر قلت له لو اقر بجملة الاسلام فی ارض الشرک ولا یعلم شیئا

اور اُس کے معنے میں خطا کی ہے میں نے کہا کہ ایک شخص نے شرک کے ملک میں اسلام کا اقرار کیا اور کوئی

من الفرائض والشرائع ولا بالکتاب ولا شیء من شرائع الایمان الا انه مقر بالله و

فرائض و شرائع نہیں جانتا ہے اور نہ کتاب کو جانتا ہے اور نہ ایمان کا کوئی حکم جانتا ہے پر اللہ اور

بالایمان ولا یقر بشیء من شرائع الاسلام فمات اهو مومن قال نعم قلت له ولم یعلم

ایمان کا اقرار کرتا ہے اور کسی چیز کا شریعت اسلام سے اقرار نہیں کرتا ہے اور وہیں مرگیا تو وہ مومن ہے کہا ہاں پھر میں نے کہا کہ اُسکو کچھ علم

شیئا ولم یعمل به الا انه یقر بالایمان فمات قال هو مومن قلت لابی حنیفة رحمه الله

نہیں اور کچھ عمل نکیا بجز اس کے کہ ایمان کا اقرار کیا اور مرگیا فرمایا وہ مومن ہے میں نے امام سے کہا

اخبرنی عن الایمان قال تشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له وتشهد بملائکته

کہ فرمایئے ایمان کیا ہے فرمایا لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دے اور اُس کے فرشتوں

وکتبه ورسله وجنته وناره وقیامته وخیره وشره وتشهد انه لم یفوض الاعمال

اور کتابوں اور رسولوں اور اُسکی جنت اور دوزخ کے اور قیامت کی اور اُسکی خیر و شر کے اور گواہی دے کہ اعمال

الی احد والناس صائرون الی ما خلقوا له والی ما جرت به المقادیر فقلت له ارایت

کسی کی طرف تفویض نہیں ہیں اور آدمی اُسی کی طرف رجوع کرتا ہے جسکے لیے وہ پیدا ہوا ہے یا جو اُس کی تقدیر میں ٹھیرا ہے پھر میں نے کہا کہ آپکی یہ رائے ہے کہ اگر کسی

ان اقر بهذا کله ولکنه قال المشیئة الی ان شئت آمنت وان شئت لم اومن لقوله تعالی

نے اِن سب امور کا اقرار کیا ولیکن اس نے کہا مشیت میری طرف ہے اگر چاہوں تو ایمان لاؤں ورنہ ایمان نہ لاؤں بدلیل قول اللہ تعالی کے

فمن شاء فليؤمن ومن شاء فليكفر فقال كذب في زعمه الا يرى الى قوله تعالى كلا انه

پھر جسکو جی چاہے مانے اور جو چاہے نہ مانے آیا یہ جائز ہے تو فرمایا کہ اوسکا کہنا جھوٹ ہے کیا نہیں دیکھتا کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ یوں نہیں یہ

تذكرة فمن شاء ذكره وما تشاؤن الا ان يشاء الله وقوله تعالى فمن شاء فليؤمن ومن

نصیحت ہے جو چاہے اسکو یاد کرے اور تم وہی چاہوگے جو خدا چاہے گا اور یہ فرمانا اللہ کا پھر جو کوئی چاہے ایمان لاوے اور جو

شاء فليكفر هو وعيد وبهذا لم يكفر لانه لم يرد الاية انما اخطأ في تاويلها ولم يرد

چاہے کفر کرے وعید ہے اور اس کہنے سے وہ کافر نہیں ہوگا کیونکہ اس نے آیت رد نہیں کی بلکہ اس کے معنے میں خطا کی ہے اور اسکی نزول کا رد نہیں کیا

تنزيلها قلت له فان قال اصابتني مصيبة وليست هي مما ابتلاني الله بها وهي مما

پھر اگر کہا نفس یہ کہے کہ یہ مصیبت جو پڑی ہے وہ خدا کی طرف سے میرے لیئے نہیں ہے بلکہ وہ میرے ہاتھ کی

كسبت بيدي اتكفره قال لا قلت ولم قال لان الله تعالى قال وما اصابكم من مصيبة

کمائی ہے تو کیا وہ کافر ہے فرمایا نہیں میں نے کہا کیوں فرمایا اسلئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے جو تم پر مصیبت پڑتی ہے

فبما كسبت ايديكم اي بذنوبكم وقال تعالى ما اصابك من حسنة فمن الله وما اصابك

تمہارے گناہوں سے پڑتی ہے اور اللہ نے فرمایا ہے کہ جو بھلائی آتی ہے اللہ کی طرف سے ہے اور جو برائی ہے

من سيئة فمن نفسك اي بذنبك وانا قدرته عليك وقال يضل من يشاء ويهدي

وہ تیرے نفس یعنے تیرے گناہ سے ہے اور میں نے اس کا کرنا تیرے لئے ٹھیرا دیا تھا۔ پھر کہا اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے

من يشاء قال لا ولكنه اخطأ في التاويل ومعنى قوله يحول بين المرء وقلبه اي بين المؤمن

چاہتا ہے ہدایت فرماتا ہے فرمایا مگر اس نے معنے میں خطا کی ہے اور اللہ تعالی جو فرماتا ہے کہ اللہ آدمی کے دل میں حائل ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ درمیان مومن

والكفر وبين الكافر والايمان فان قال اقول ان الله تعالى لم يجبر عباده على ذنب ثم

وکفر کے اور درمیان کافر و ایمان کے اگر یہ کہے کہ اللہ تعالے اپنے بندہ کو گناہ کرنے پر مجبور کیوں کرتا ہے پھر انکو گناہ پہ

يعذبهم عليه فما تقول له قال قل له هل يطيق العبد لنفسه ضرا ونفعا فان قال لا لانهم

عذاب دیتا ہے تو اسکو کیا فرماتے ہو فرمایا کہ اسکو یہ کہدو کہ کیا بندہ اپنی ذات کے نفع یا ضرر کی طاقت رکھتا ہے اگر کہے نہیں اسلئے

مجبورون في الضر والنفع ما خلا الطاعة والمعصية فقل له هل خلق الله تعالى الشر فان

کہ وہ مجبور ہیں ضرر و نفع میں سوائے طاعت اور گناہ گاری کے پھر اسکو کہو کہ آیا خدا نے شر کو پیدا کیا ہے

قال نعم خرج من قوله وان قال لا كفر لقوله تعالى قل اعوذ برب الفلق من شر ما

اگر کہے ہاں تو اپنے قول سے نکل گیا اور کہا نہیں تو کافر ہے کہ اللہ نے فرمایا ہے کہہ میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ پروردگار صبح کے ہر چیز کی شر جو

خلق فان قال ألستم تقولون ان الله تعالى شاء الكفر وشاء الايمان فان قلنا نعم يقول أليس

اسنے بنائی اور جو کہے کیا تم قائل نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے کفر کو چاہا اور ایمان کو اب ہم کہیں ہاں تو کہتا ہے کیا

الله تعالى يقول هو أهل التقوى وأهل المغفرة فنقول نعم فيقول هو أهل الكفر فما نقول له قال

اللہ تعالیٰ نہیں فرماتا ہے کہ وہ اہل تقویٰ و مغفرت کا صاحب ہے تو ہم کہتے ہیں ہاں - اور جو کہے کہ اللہ اہل کفر ہے تو ہم اسکو کیا کہیں تو کہا کہ

تقول له هو أهل لما شاء من الطاعة وليس هو بأهل لما يشاء من المعصية فان قال ان

ہم اسکو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی طاعت کا اہل ہے اور وہ اہل معصیت نہیں ہے اگر کہے

الله تعالى لم يشأ ان يقال عليه الكذب فقل له الفرية على الله تعالى من الكلام والمنطق

اللہ تعالیٰ اپنے اوپر جھوٹ بولنا نہیں چاہتا ہے تو اس سے پوچھو کہ اللہ پر افترا کرنا از قسم کلام ہے یا نہیں

فان قال نعم فقل من علم آدم الاسماء كلها فان قال الله فقل فالكفر من الكلام فان قال نعم

اگر کہے ہاں تو کہنا آدم کو اسما کس نے سکھائے ہیں اگر کہے اللہ تعالیٰ نے تو کہنا کہ کفر بھی کلام سے ہے اگر کہے کہ ہاں

فقل من انطق الكافر فان قال الله خصموا انفسهم لان الشرك من المنطق فلو شاء الله ما انطقهم

تو کہو کافر کو کس نے بولنا سکھایا اگر کہے اللہ نے تو انھوں نے اپنے لئے خصومت کی کہ شرک بھی گویائی ہے اگر اللہ چاہتا تو شرک کی بات نہ کہواتا

به قلت له فان قال ان الرجل ان شاء فعل وان شاء لم يفعل وان شاء اكل وان شاء

مینے پوچھا کہ پھر اگر کہے کہ آدمی اگر چاہے کرے چاہے نکرے چاہے کھائے چاہے

لم يأكل وان شاء شرب وان شاء لم يشرب فقل له هل حكم الله تعالى على بني اسرائيل ان

نہ کھائے چاہے پیوے چاہے نہ پیوے تو کہو کہ کیا اللہ نے حکم کیا بنی اسرائیل کو

يعبروا البحر وقدر على فرعون الغرق قلت فهل كان يقدر فرعون ان يسير في طلب موسى

کہ وہ دریا سے عبور کر جائیں اور فرعون کی تقدیر غرق کی تو مین کہتا ہوں کیا فرعون قادر تھا کہ موسیٰ کی گرفتاری پر جاتا

وان لا يغرق هو واصحابه فان قال نعم فقد كفر بالله وان قال لا نقض قوله السابق باب

اور نہ وہ ڈوبتا اور نہ اسکے اصحاب ڈوبتے اگر کہے ہاں تو کافر ہوگیا اگر کہے نہیں تو اپنے کلام سابق کے خلاف کیا باب ہے

في القدر

قال ابو مطيع قال ابو حنيفة رضي الله عنه حدثني حماد عن ابراهيم عن

تقدیر کا ابو مطیع نے کہا ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حماد نے ابراہیم سے

عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال قال رسول الله عليه السلام ان خلق احدكم

روایت کی کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ تمہاری پیدائش کی

يجمع في بطن امه نطفة اربعين يوما ثم علقة مثل ذلك ثم مضغة مثل ذلك ثم يبعث الله

صورت یہ ہے کہ ماں کے پیٹ مین نطفہ چالیس دن رہتا ہے پھر لوہو کی بوند چالیس دن پھر گوشت کا پارہ چالیس دن پھر بھیجتا ہے اللہ

تعالى اليه ملكا يكتب عليه رزقه واجله شقيا او سعيدا والذي لا اله غيره ان الرجل

تعالی اُس کی طرف فرشتہ جو اُس کا رزق و عمر و شقاوت و سعادت لکھدیتا ہے قسم ہے اُس خدا کی جسکے سوا کوئی خدا نہین کہ آدمی

ليعمل بعمل اهل النار حتى ما يكون بينه وبينها الا ذراع فيسبق عليه الكتاب فيعمل بعمل

دوزخ والون کا کام کرتا ہے کہ اُس مین اور دوزخ مین ایک گز رہتا ہے پھر حکم خدا غالب ہوتا ہے اور

من اعمال اهل الجنة فيموت فيدخلها وان الرجل ليعمل بعمل اهل الجنة حتى ما يكون

اہل جنت کے عمل کرنے لگتا ہے پھر مر کر جنت مین جاتا ہے اور ایک آدمی اہل جنت کے کام کرتا ہے

بينه وبينها الا ذراع فيسبق عليه الكتاب فيعمل بعمل من اعمال اهل النار فيموت فيدخلها

کہ اُس مین اور جنت مین ایک گز رہجاتا ہے تو حکم خدا غالب ہوتا ہے کہ اہل دوزخ کے کام کرتا ہے پھر مر کر اُس مین جاتا ہے

قلت له فما تقول فيمن يامر بالمعروف وينهى عن المنكر فيتبعه على ذلك ناس فيخرج على الجماعة

پھر مین نے کہا کہ جو شخص امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے اور لوگ اُسکے پیرو ہو وین پھر مسلمانون پر جنگ کرے

هل ترى ذلك قال لا قلت ولم وقد امر الله تعالى ورسوله بالامر بالمعروف والنهي

اُسکی نسبت آپکی کیا رائے ہے کہا جایز نہین مینے کہا کیون حالانکہ اللہ اور اُسکے رسول تو امر بالمعروف نہی

عن المنكر وهو فريضة واجبة فقال كذلك لكن ما يفسدون من ذلك يكون اكثر مما

عن المنکر کا حکم دیچکے ہین کہ یہ فرض ہے فرمایا ایسا ہی ہے مگر اُن کا فساد کار صلاح سے

يصلحون من سفك الدماء واستحلال المحارم وقال الله تبارك وتعالى وان طائفتان

بہت زیادہ ہے کہ خون ریزی کرتے ہین اور حرام کو حلال جانتے ہین اور اللہ تعالی فرماتا ہے اگر دو فرقہ

من المؤمنين اقتتلوا فاصلحوا بينهما فان بغت احدهما على الاخرى فقاتلوا التي تبغي

مسلمان آپس مین لڑین اُن مین صلح کرادو پس اگر ایک دوسرے پر چڑھ آئے تو لڑو اُس چڑھائی والے سے

حتى تفيء الى امر الله قلت فنقاتل الباغية بالسيف قال نعم تامر وتنهى فان قبل والا فقاتله

جب تک حکم خدا پر رجوع کرے مینے کہا کہ ایا باغی سے تلوار سے لڑون فرمایا ہان امر خیر و نہی عن المنکر کر و اگر قبول کرے بہتر ورنہ

فتكون مع الفئة العادلة وان كان الامام جائرا لقوله عليه السلام لا يضركم جور من

اُس سے لڑائی کرو اور تو گروہ اہل عدل مین ہوجائے اگرچہ امام جور و ظلم والا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کسی ظالم کا ظلم

جَارٍ وَلَا عَدْلُ مَنْ عَدَلَ لَكُمْ اَجْرُكُمْ وَعَلَيْهِ وِزْرُهُ قُلْتُ لَهُ مَا تَقُوْلُ فِي الْخَوَارِجِ الْمُحَكِّمَةِ قَالَ هُمْ

اور کسی عادل کا عدل تمکو ضرر نہین کرتا تمکو تمہارا اجر ملیگا اور اُس پر اُسکا وبال رہیگا مینے کہا کہ خوارج محکمہ کے لیے کیا کہتے ہین فرمایا

اَخْبَثُ الْخَوَارِجِ قُلْتُ تُكَفِّرُهُمْ قَالَ لَا وَلٰكِنْ نُقَاتِلُهُمْ عَلٰى مَا قَاتَلَهُمُ الْاَئِمَّةُ مِنْ اَهْلِ الْخَيْرِ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْطَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ

وہ تو بہت بُرے ہین خوارج ہین مینے کہا کیا آپ اُنکو کافر کہتے ہین فرمایا نہین مگر ہم اُن سے ایسا لڑینگے جیسے کہ اُن سے امام برحق علی ابن ابیطالب

تَعَالٰى عَنْهُ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ رَحِمَهُ اللّٰهُ قُلْتُ فَاِنَّ الْخَوَارِجَ يُكَبِّرُوْنَ وَيَتْلُوْنَ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ اَمَا تَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِيْ اُمَامَةَ حِيْنَ

اور عمر بن عبدالعزیز لڑے مین نے کہا خوارج اللہ کی تکبیر کرتے ہین اور قرآن شریف پڑہتے ہین فرمایا کیا ابی امامہ کا قصہ یاد نہین

دَخَلَ مَسْجِدَ دِمَشْقَ فَاِذَا فِيْهِ رُءُوْسُ نَاسٍ مِنَ الْخَوَارِجِ فَقَالَ لِاَبِيْ غَالِبٍ الْحِمْصِيِّ يَا اَبَا غَالِبٍ

جب وہ دمشق کی مسجد مین آئے اُس مین چند سرداران خوارج تھے ابو غالب حمصی سے کہا اے ابو غالب

هٰؤُلَاءِ اُنَاسٌ مِنْ اَهْلِ اَرْضِكَ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُقَرِّبَكَ مِنْ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ يَا كِلَابَ اَهْلِ النَّارِ

یہ لوگ تیرے دیار کے ہین مین پسند کرتا ہون کہ تجکو ان سے نزدیک کرون ابو غالب نے کہا او کتو اہل دوزخ کے

يَا كِلَابَ اَهْلِ النَّارِ يَا شَرَّ قَتْلٰى تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ وَهُوَ فِيْ ذٰلِكَ يَبْكِيْ فَقَالَ يَا اَبَا اُمَامَةَ مَا يُبْكِيْكَ

او کتو اہل دوزخ کے اے بدترین مقتول زیر آسمان کے اور ابو امامہ اُسوقت روتے تھے ابا غالب نے کہا کہ ای ابو امامہ کیون روتے ہو

فَقَالَ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ اَنْتَ تَقُوْلُ لَهُمْ مَا اَسْمَعُ قَالَ اَوَلَا تَقُوْلُ بِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَوْمَ تَبْيَضُّ

کہا کہ یہ لوگ مسلمان تھے ان کے لیے تم ایسا فرماتے ہو جو کہ مین سُنتا ہون ابی امامہ نے فرمایا کیا تو نہین پڑہتا ہے اللہ تعالی کا قول جس دن سفید ہونگے

وُجُوْهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ

بعضے منہ اور سیاہ ہونگے بعضے منہ جنکے منہ سیاہ ہوئے آیا تم کافر ہوگئے ایمان مین آکر اب چکھو عذاب

بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ فَقَالَ اَنْتَ

اس کفر کے بدلے مین اور وہ جو سفید ہوئے منہ اُن کے وہ رحمت مین ہین اللہ کی اُس مین ہمیشہ رہینگے پھر ابو غالب نے کہا

سَمِعْتَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى قَالَهَا سَبْعَ مَرَّاتٍ

کیا تم نے رسول اللہ صلعم سے سُنا ہے ابو امامہ نے فرمایا سبحان اللہ ایک بار یا دوبار یہانتک کہ سات بار کہا

فَكُفْرُ الْخَوَارِجِ كُفْرُ النِّعَمِ كَفَرُوْا بِمَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَقَالَ الْخَوَارِجُ اِذَا خَرَجُوْا وَحَارَبُوْا وَاَغَارُوْا

خوارج کا کفر اُن کا کفران نعمت ہے ایسے امر کا جو اللہ تعالی نے انعام کیا تھا اور پوچھا کہ خوارج جب طاعت سے نکل جائین اور لڑین اور لوٹین

ثُمَّ صَالَحُوْنَا هَلْ يُتَّبَعُوْنَ بِمَا فَعَلُوْا قَالَ لَا غَرَامَةَ عَلَيْهِمْ بَعْدَ سُكُوْنِ الْحَرْبِ مِنْهُمْ وَلَا حَدَّ

پھر ہم سے صلح کرلین تو جو وہ کام کرین اُس کا اتباع کیا جاوے فرمایا جب لڑائی موقوف ہو جائے اُن پر کچھ جرمانہ نہین ہے اور نہ حد

عليهم والدم كذلك لا قصاص فيه قلت لم قلت ذلك قال للحديث الذي جاء أنه لما

نہیں ہے اور خون کا قصاص بھی نہیں ہے میں نے کہا کیوں یہ فرمایا کہا بحکم اس حدیث کے کہ جب لوگوں

وقعت الفتنة بين الناس في قتل عثمان رضي الله عنه فاجتمعت الصحابة رضوان الله

میں فتنہ قتل عثمانؓ رضی اللہ عنہ میں واقع ہوا اور سب صحابہ نے اجماع کیا

عليهم على من أصاب دما بتأويل فلا قود عليه ومن أصاب فرجا حراما بتأويل فلا

کہ جو خون کا بشبہ مرتکب ہوا اوس پر قصاص نہیں ہے اور جو وطی بشبہ کرے اوس پر حد

حد عليه ومن أصاب مالا بتأويل فلا تبعة عليه إلا أن يوجد المال بعينه فيرد

نہیں ہے اور جو کسی کا مال بشبہ لیوے اوس پر ضمان نہیں پھر مال بعینہ موجود ہو تو

على صاحبه قلت فإن قال قائل لا أعرف الكافر كافرا قال هو مثله قلت فإن قال

مالک کو دیا جائے پھر میں نے کہا اگر کوئی کہے کہ میں نہیں جانتا ہوں کافر کو کافر فرمایا وہ بھی ویسا کافر ہے میں نے کہا اگر کہے

لا أدري أين يصير الكافر قال هو جاحد بكتاب الله تعالى وهو كافر قلت له فما تقول

کہ میں یہ نہیں جانتا ہوں کہ کافر کہاں ٹھکانا پائیگا فرمایا کہ وہ کتاب اللہ تعالی کا منکر ہے وہ کافر ہے پھر میں نے کہا کیا فرماتے ہو

لو أن رجلا قيل له أمؤمن أنت قال الله أعلم قال هو شاك في إيمانه قلت فهل بين الكفر

اگر کسی شخص سے کہا گیا کہ تو مومن ہے وہ بولا خدا جانے فرمایا کہ اوس کو اپنے ایمان میں شک ہے پھر میں نے عرض کیا کہ کیا کفر

والإيمان منزلة إلا النفاق وهو أحد الثلاثة إما مؤمن أو كافر أو منافق قال ليس بمنافق

و ایمان میں ایک رتبہ نفاق ہے اور وہ شاک ایک ان میں کا ہے یا مومن ہے یا کافر ہے یا منافق ہے فرمایا جو اپنے ایمان میں

من شك في إيمانه قلت لحديث معاذ بن جبل وابن مسعود رضي الله عنهما قال نعم

شک کرے منافق نہیں ہے میں نے کہا کیا سبب حدیث معاذ بن جبلؓ و عبداللہ بن مسعود کے فرمایا ہاں

حدثني حماد أن الحارث بن مليكة كان مع معاذ بن جبل الأنصاري رضي الله عنهما فلما

حماد نے مجھکو خبر دی مقرر حارث بن ملیکہ معاذ بن جبل انصاری کے ساتھ تھے جب

حضره الموت بكى فقال معاذ ما يبكيك يا حارث قال يبكيني قد علمت أن الآخرة خير لك من الأولى

معاذ کی موت کا وقت آیا حارث روئے معاذ نے کہا اے حارث کیوں روتے ہو کہا اس وجہ سے روتا ہوں کہ میں جانتا ہوں کہ آپ کا انجام ابتدا سے بہتر ہے

ولكن من العالم بعدك قال مهلا وعليك بعبد الله بن مسعود رضي الله عنه فقلت له

مگر آپ کے بعد عالم کون ہے کہا یہ قصہ چھوڑ دو اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی صحبت اختیار کرلو میں نے کہا

اَوْصِنِیْ فَاَوْصٰی بِمَا شَاءَ اللّٰہُ قَالَ ثُمَّ قَالَ اِحْذَرْ زَلَّۃَ الْعَالِمِ قَالَ فَمَاتَ مُعَاذٌ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
مجکو وصیت کیجیے پھر مجکو وصیت کیا جو کچھ خدا نے چاہا کہا پھر معاذ نے فرمایا عالم کی لغزش سے ڈرتے رہو کہا پھر معاذ رضی اللہ عنہ مر گئے

وَقَدِمَ الْحَارِثُ الْکُوْفَۃَ اِلٰی اَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰہِ فَنُوْدِیَ بِالصَّلٰوۃِ فَقَالَ الْحَارِثُ قُوْمُوْا اِلٰی ھٰذِہٖ
اور حارث کوفہ مین عبد اللہ کے شاگردون کے پاس آئے پھر اذان ہوئی حارث نے کہا اس دعوت یعنے

الدَّعْوَۃِ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ یَسْمَعُھَا اَنْ یُّجِیْبَہٗ فَنَظَرُوْا اِلَیْہِ وَقَالُوْا لَہٗ اِنَّکَ لَمُؤْمِنٌ قَالَ نَعَمْ
اذان کیطرف اُسکو ہر مسلمان پر حق ہے کہ جب اذان سُنے تو اُسکی فعلی اجابت کرے اُنھون نے حارث کو دیکھا اور کہا کیا تم مومن ہو حارث نے کہا ہان

اِنِّیْ لَمُؤْمِنٌ فَتَغَامَزُوْا بِہٖ فَنَکَسَ الْحَارِثُ رَاْسَہٗ وَبَکٰی وَقَالَ رَحِمَ اللّٰہُ مُعَاذًا فَاُخْبِرَ بِہٖ اِبْنُ
مین مومن ہون اُنھون نے چشمک زنی کی حارث سر جھکا کر روئے اور کہا حارث نے اللہ معاذ کو رحم کرے پھر ابن

مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقَالَ لَہٗ اَتَقُوْلُ اِنَّکَ لَمُؤْمِنٌ قَالَ نَعَمْ اِنِّیْ لَمُؤْمِنٌ قَالَ اَتَقُوْلُ اِنَّکَ
مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی پھر کہا عبد اللہ نے حارث سے کیا تم آپکو مومن کہتے ہو کہا ہان مین مومن ہون کہا کیا تم آپ کو

مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَقَالَ رَحِمَ اللّٰہُ مُعَاذًا فَاِنَّہٗ اَوْصَانِیْ اَنْ اَحْذَرَ زَلَّۃَ الْعَالِمِ وَالْاَخْذَ بِحُکْمِ
بہشتی کہتے ہو کہا حارث نے اللہ معاذ پر رحم کرے کہ اُس نے مجکو یہ وصیت کی تھی کہ عالم کی لغزش سے ڈرتے رہو

الْمُنَافِقِ قَالَ فَھَلْ مِنْ زَلَّۃٍ رَاَیْتَ قَالَ نَشَدْتُکَ بِاللّٰہِ ھَلْ کَانَ رَجُلٌ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ عَلَیْہِ
اور منافق بننے سے کہا ابن مسعود نے کوئی خطا تمنے دیکھی ہے حارث نے کہا مین تمکو قسم دیتا ہون آیا کوئی شخص زمانہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

السَّلَامُ وَالنَّاسُ یَوْمَئِذٍ عَلٰی ثَلٰثٍ فِرَقٍ مُؤْمِنٌ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃِ وَکَافِرٌ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃِ
کے تھا جب سب آدمی اُسوقت تین قسم کے تھے مومن باطن و ظاہر مین اور کافر باطن و ظاہر مین

وَمُنَافِقٌ فِی السِّرِّ فَمِنْ اَیِّ الثَّلٰثَۃِ اَنْتَ قَالَ فَاَمَّا اِذْ اَنْشَدْتَنِیْ بِاللّٰہِ فَاِنِّیْ مُؤْمِنٌ فِی السِّرِّ
اور باطن مین منافق پھر تم ان سے کون ہو ابن مسعود نے کہا جب تم اللہ کی قسم دے کر پوچھتے ہو تو مین ظاہر

وَالْعَلَانِیَۃِ قَالَ وَلِمَ لَمْتَنِیْ حِیْنَ قُلْتُ اِنِّیْ لَمُؤْمِنٌ قَالَ اَجَلْ ھٰذِہٖ زَلَّتِیْ فَاَدْفِنُوْھَا رَحِمَ اللّٰہُ مُعَاذًا اَقُلْنَا لِاَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ
و باطن مین مومن ہون حارث نے کہا پھر تمنے کیون مجکو ملامت کی جبکہ مین نے کہا کہ مومن ہون کہا ہان یہ میری خطا ہے اسکو چھپا دو اللہ معاذ پر رحم کرے ہمنے ابو حنیفہ سے کہا اُس

مَنْ قَالَ اِنِّیْ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ قَالَ کَذَبَ لَا عِلْمَ لَہٗ بِہٖ وَقَالَ الْمُؤْمِنُ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ بِالْاِیْمَانِ
شخص کا حال پوچھا جو کہے کہ مین جنت والا ہون فرمایا جھوٹا ہے اُسکو علم نہین ہے اور فرمایا مومن بسبب اپنے ایمان کی جنت مین جاتا ہے

وَیُعَذَّبُ فِی النَّارِ بِالْاَحْدَاثِ فَاِنْ قَالَ اِنَّہٗ مِنْ اَھْلِ النَّارِ قَالَ کَذَبَ لَا عِلْمَ لَہٗ بِہٖ قَدْ لَیْسَ
اور گناہون سے دوزخ مین عذاب ہو گا پھر پوچھا کہ اگر اُس نے آپ کو جہنمی کہا فرمایا جھوٹ ہے اُس کو اس کا علم نہین ہے

من رحمة الله قال أبو حنيفة رحمه الله ينبغي أن يقول أنا مؤمن حقا لأنه لا شك في إيمانه

اللہ کی رحمت سے ناامید ہے   امام نے فرمایا   بہتر ہے کہ کہے   میں مومن ہوں سچا اسلئے کہ اس کو ایمان میں کچھ شک نہیں ہے

قلت فيكون إيمانه كإيمان الملائكة قال نعم قلت فإن قصر عمله فإنه مؤمن حقا قال فحدثني

میں نے کہا کیا اسکا ایمان فرشتوں کا سا ہوگا   فرمایا ہاں   میں نے کہا اس کے اعمال ناقص ہوں تو بھی بےشک مومن ہے تب امام نے

بحديث حارثة أن النبي عليه السلام قال له كيف أصبحت قال أصبحت مؤمنا حقا

حارثہ کی حدیث کہی   کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیونکر صبح کی   کہا سچا مومن ہوں

فقال انظر ما تقول فإن لكل حق حقيقة فما حقيقة إيمانك فقال يا رسول الله عزفت

فرمایا دیکھنا چاہیے کیا کہتا ہے   کیونکہ ہر حق کی حقیقت ہے   پھر تیرے ایمان کی کیا حقیقت ہے   تو عرض کیا یا رسول اللہ پھیرا

نفسي عن الدنيا حتى أظمأت نهاري وأسهرت ليلي وكأني أنظر إلى عرش ربي بارزا وكأني

نفس میرا دنیا سے   یہاں تک کہ دن گزارتا ہوں   اور رات بھر جاگتا ہوں   اور میں گویا اپنے خدا کا عرش صاف دیکھتا ہوں اور گویا جنت والوں کو

أنظر إلى أهل الجنة يتزاورون فيها وكأني أنظر إلى أهل النار حين يتعاوون فيها فقال

دیکھتا ہوں کہ آپس میں آتے جاتے ہیں   اور گویا دوزخیوں کو دیکھتا ہوں کہ بھونکتے ہیں

رسول الله عليه السلام فالزم أصبت ثم قال من سره أن ينظر إلى رجل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت درست کہا اپنے کو روکے رکھو پھر فرمایا جو پسند کرے کہ میں ایسا آدمی دیکھوں کہ

نور الله تعالى قلبه فلينظر إلى حارثة ثم قال يا رسول الله ادع الله لي بالشهادة فدعا له

اللہ تعالیٰ نے اسکا دل روشن کیا ہے تو حارثہ کو دیکھے   اس نے عرض کیا یا رسول اللہ   اللہ سے دعا مانگئے کہ میں شہید ہوں

بها فاستشهد رضي الله عنه فقلت له فما بال أقوام يقولون لا يدخل المؤمن النار قال لا

حضرت نے دعا کی وہ شہید ہوگئے   پھر میں نے کہا ان کا کیا حکم ہے جو یہ کہتے ہیں کہ مومن دوزخ میں نہ جائیگا   فرمایا

يدخل النار إلا كل مؤمن قال قلت فالكافر قال هم مؤمنون يومئذ قلت كيف ذلك قال يقول

مومن ہی دوزخ میں جائینگے   پھر میں نے کہا کہ کافر   فرمایا   وہ اس دن مومن ہوجائیں گے میں نے کہا کیونکر   فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

الله تعالى فلما رأوا بأسنا قالوا آمنا بالله وحده وكفرنا بما كنا به مشركين فلم يك ينفعهم إيمانهم

کہ پھر جب دیکھا انھوں نے ہمارا عذاب بولے ہم یقین لائے اللہ اکیلے پر اور چھوڑے جو چیزیں شریک بناتے تھے پھر نہ ہوا کہ کام آوے انکو یقین لانا انکا

لما رأوا بأسنا قال أبو حنيفة رحمه الله من قتل نفسا بغير حق أو سرق أو قطع الطريق أو

جس وقت دیکھ چکے ہمارا عذاب   امام صاحب کہتے ہیں جسنے کسی کو ناحق قتل کیا   یا چوری کی   یا راستہ لوٹا یا

فجر او فسق او زنى او شرب الخمر او سكر فهو مؤمن فاسق وليس بكافر انما يعذب بهم

یا فسق وفجور کیا یا زنا کیا یا شراب پیکر نشہ ہوا تو وہ مومن فاسق ہے کافر نہیں ہے بسبب گنا ہ کے

بالاحداث في النار ويخرجهم منها بالايمان قال ابو حنيفة رحمه الله من امن بجميع ما يؤ

عذاب دوزخ ہوگا اور بسبب ایمان کے وہاں سے نکلیگا امام کہتے ہین جو سب ایمان کی باتون پر ایمان لا

به الا انه قال لا اعرف موسى وعيسى امرسلان ام غير مرسلين فهو كافر ومن قال لا ا

پر کہتا ہے کہ مین یہ نہین جانتا کہ موسیٰ و عیسیٰ پیغمبر ہین یا نہین تو وہ کافر ہے اور جو کہے کہ مین نہ

الكافر في الجنة او في النار فهو كافر لقوله تعالى فلهم عذاب جهنم فقال ولهم عذاب شد

جانتا ہون کہ کافر جنت مین ہے یا دوزخ مین تو وہ کافر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کافرون کو عذاب دوزخ ہے اور اُن کو عذاب سخت

قال ابو حنيفة رحمه الله بلغني عن سعيد بن المسيب انه قال من لم ينزل الكفا

امام کہتے ہین مجھکو سعید بن المسیب سے روایت آئی ہے کہ جو کافرون کو

منزلهم من النار فهو مثلهم قلت فاخبرني عمن يؤمن ولا يصلي ولا يصوم ولا ي

اُن کی جگہہ دوزخ مین نہ قرار دے تو وہ بھی ویسا ہی ہے مینے پوچھا اُسکا کیا حکم ہے جو ایمان لایا پر نماز نہ پڑہی نہ روزے رکھے اور نہ کچھ عمل کی

شيا من هذه الاعمال هل يغني ايمانه شيا قال هو مؤمن ان شاء عذبه الله و

کیا اُس کا ایمان اُس کو بچا لے گا فرمایا وہ مومن ہے اللہ چاہے عذاب دے

شاء رحمه وقال من ليس يجحد شيا من كتابه فهو مؤمن قال ابو حنيفة رحمه الله

چاہے رحم کرے اور فرمایا جو اللہ کی کتاب کا کچھ بھی انکار نکرے تو وہ مومن ہے امام

باسناده حدثني بعض اهل العلم ان معاذ بن جبل رضي الله عنه لما قدم حمص

اپنی سند سے کہتے ہین کہ کسی عالم نے مجھ سے کہا کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جب حمص مین آئے

اجتمعوا اليه سأله شاب فقال ما تقول فيمن يصلي ويصوم ويحج البيت ويجاهد في

تو لوگ جمع ہوئے ایک جوان نے کہا اُس کا کیا حکم ہے جو نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور حج کرے اور جہاد کرے

سبيل الله ويعتق ويؤدي زكوته غير انه يشك في الله ورسوله قال هذا الى النار قال ف

اور آزاد کرے اور زکوٰۃ دے مگر اللہ اور اُس کے رسول مین شک کرتا ہے فرمایا وہ دوزخی ہے کہا اُس کا کیا

تقول فيمن لا يصلي ولا يصوم ولا يحج البيت ولا يؤدي زكوة ماله غير انه مؤمن با

حکم ہے جو نہ نماز پڑھے اور نہ روزہ رکھے اور نہ حج کرے اور نہ زکوٰۃ دے مگر وہ اللہ پر ایمان لایا

قال هذا ارجوله واخاف عليه قال الفتى يا ابا عبد الرحمن كما انه لا ينفع مع الشرك عمل

کہا مین اس کے لئے امید بھی کرتا ہون اور خوف بھی کرتا ہون اس جوان نے کہا اے عبد الرحمن جیسا شرک کے ساتھ کوئی عمل سود مند

فكذلك لا يضر مع الايمان شئ ثم مضى الفتى فقال معاذ ليس في هذا الوادي احد

نہیں ہے ویسا ہی ایمان کے ساتھ کوئی چیز ضرر نہیں کرتی ہے اور چلا گیا جوان معاذ نے فرمایا اس دیار مین اس جوان سے بہتر کوئی

افقه من هذا الفتى قال ابو حنيفة رحمه الله نقاتل اهل البغي بالبغي لا بالكفر ونكون مع

عالم نہیں امام کہتے ہین ہم مقاتلہ کرینگے اہل بغاوت سے بسبب بغاوت کے نہ بسبب کفر کے اور ہم گروہ عادل

الفئة العادلة ومع السلطان الجائر ولا نكون مع اهل البغي وان كان في اهل الجماعة فاسد

کے ساتھ رہین گے اور سلطان ظالم کے تابع رہینگے اہل بغی کے ساتھ نہین رہین گے اور جس جماعت مین فساد والے

ظالمون فان فيهم ايضا صالحين يعينونك عليهم فان كانت الجماعة باغية فاعتزلهم

ظالم ہون تو ان مین کوئی صالح بھی ہونگے کہ تیری مدد کرینگے اگر سب باغی ہین تو ان سے دور ہو اور دوسرے لوگ

واخرج الى غيرهم قال تعالى الم تكن ارض الله واسعة فتهاجروا فيها وقال ان ارضي

پاس چلے جاؤ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ کیا زمین خدا کی وسیع نہ تھی اس مین چلے جاؤ اور کہا میری زمین

واسعة فاياي فاعبدون قال ابو حنيفة رحمه الله حدثنا حماد عن ابراهيم عن ابن مسعود

کشادہ ہے پھر میری عبادت کرتے رہو امام کہتے ہین حماد نے ابراہیم سے روایت کی کہ عبد اللہ بن مسعود

رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ظهرت المعصية في ارض

کہتے ہین کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جس بستی مین گناہ بڑھ جاوے

فلم تطق ان تغيرها فتحول الى غيرها فاعبد بها ربك قال ابو حنيفة رحمه الله حدثني بعض

کہ تو اس کو نہ بدل سکے تو کسی اور جگہہ چلا جا اور وہان اللہ کی عبادت کر امام نے کہا کہ ایک عالم نے

اهل العلم عن رجل من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال رسول الله

سے کہا کہ ایک صحابی نے کہا ہے کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم من تحول من ارض يخاف الفتنة كتب الله تعالى له اجر سبعين صديقا

صلعم نے کہا کہ جو اس جگہہ سے چلا جاسے جہان کہ فتنہ کا خوف ہو اللہ تعالی اس کو ستر صدیق کا ثواب دیگا

قال ابو حنيفة رحمه الله من قال لا اعرف عذاب القبر فهو من الطبقة الخبيثة الجهمية

امام کہتے ہین جو کہے مین نہیں جانتا ہون عذاب قبر کو تو وہ فرقہ جہمیہ

الهالكة لانه انكر قوله سنعذبهم مرتين يعني في القبر وقال وان للذين ظلموا عذابا دون
ہالک سے ہے کہ اُس نے اللہ کے فرمانے کا انکار کیا کہ ہم اُنکو دو بار عذاب دینگے ایک قبر مین اور کہا کافرون کو عذاب ہے
ذلك يعني في القبر فان قال اومن بالآية ولا اومن بتاويلها وتفسيرها قال هو كافر لان من
اُس سے پہلے یعنی قبر مین اگر کہے مین آیت پر ایمان لایا ہون پر اُس کی تاویل وتفسیر پر ایمان نہین لایا ہون فرمایا وہ کافر ہے اسلیے کہ
القرآن ما هو تنزيله تاويله فان جحد بها فقد كفر قال حدثنا ابو حنيفة رحمه الله قال حدثني
قرآن مین بعض جگہہ جو تنزیل ہے وہی تاویل ہے اسکا انکار کیا تو کافر ہوا پھر کہا امام نے روایت کی ہے کہ ایک شخص
رجل عن ابي المنهال بن عمرو وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه
ابی منہال بن عمرو ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے
وسلم شرار امتي الذين يقولون اني في الجنة دون النار قال وحدثت عن ابي ضبيان قال
میری اُمت مین بُرے وہ ہین جو کہتے ہین کہ ہم جنتی ہین نہ دوزخی کہا ابی ضبیان سے مجھکو
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويل للمتاولين من امتي قيل يا رسول الله وما المتاولون
روایت آئی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میرے امتی جو تاویل کرین دوزخی ہین عرض ہوی تاویل کرنیوالے کون ہین
قال الذين يقولون فلان في الجنة وفلان في النار قال رضي الله عنه حدثت عن نافع عن ابن
فرمایا جو یہ کہتے ہین کہ فلان جنت مین ہے اور فلان دوزخ مین ہے امام نے نافع سے روایت لی ہے کہ عبد اللہ بن
عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقولوا امتي في الجنة و
عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول صلعم نے فرمایا کہ میری امت کو نہ جنتی کہو اور
لا في النار دعوهم حتى يكون الله يحكم بينهم يوم القيمة وحدثني ابان عن الحسن رحمة
نہ دوزخی اُن کا قصہ چھوڑ دو اللہ تعالی قیامت کے دن اُنپر حکم کریگا اور ابان نے حسن رحمۃ اللہ علیہ سے روایت
الله عليه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الله عز وجل لا تنزلوا عبادي
کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میرے بندونکو نہ جنتی
جنة ولا نارا حتى اكون الذي احكم فيهم يوم القيمة وانزلهم منازلهم قلت فاخبرني
کہو نہ دوزخی جب تک کہ مین اُن مین قیامت مین فیصلہ کرون اور اُنکو جگہہ دون مین نے کہا
عن القاتل الصلوة خلفه قال الصلوة خلف كل امام بر او فاجر جائزة فلك اجرك وعليه
قاتل کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے - فرمایا ہر امام کے پیچھے جائز ہے نیک ہو یا گنہہ گار ہو تمکو تمہارا اجر اور اُس پر

وَزُرَارَةُ قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ هٰؤُلَاءِ الطَّبَقَةِ الَّذِيْنَ يَخْرُجُوْنَ عَلَى النَّاسِ بِسُيُوْفِهِمْ قَالَ هُمْ أَصْنَافٌ

اسکا وبال ہی۔ مینے کہا جو لوگ آدمیون پر تلوار سے لڑنے کو نکلے ہین کیا حکم ہے فرمایا وہ کئی قسم ہین

شَتّٰى وَكُلُّهُمْ فِي النَّارِ قَالَ وَرَوٰى أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور سب دوزخی ہین پھر کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ افْتَرَقَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً وَسَتَفْتَرِقُ أُمَّتِيْ ثَلَاثًا وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً

وسلم نے فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل بہتر فرقے ہوگئے اور میری امت تہتر فرقے ہون گے

كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ

سب دوزخی ہین سوا گروہ کثیر کے فرمایا مجھکو حماد نے ابراہیم سے روایت کی ہے کہ ابن مسعود رضی

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا فِي الْإِسْلَامِ

اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اسلام مین کوئی امر نیا پیدا کیا

فَقَدْ هَلَكَ وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً فَقَدْ ضَلَّ وَمَنْ ضَلَّ فَفِي النَّارِ حَدَّثَنَا مَيْمُوْنٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

تو تباہ ہوگیا اور جس نے بدعت نکالی وہ گمراہ ہوا اور جو گمراہ ہے وہ دوزخی ہے میمون نے ابن عباس

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ قَالَ تَا

رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ مجھکو علم سکھایئے فرمایا جاؤ

تَعَلَّمِ الْقُرْآنَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَهُ فِي الرَّابِعَةِ نَعَمْ اقْبَلِ الْحَقَّ مِمَّنْ جَاءَكَ حَبِيْبًا كَانَ أَوْ بَغِيْضًا وَ

اور قرآن پڑھو تین بار فرمایا پھر چوتھی بار یہ فرمایا ہان جو تجھکو حق کہے وہ قبول کر دوست ہو یا دشمن اور

تَعَلَّمِ الْقُرْآنَ وَمِلْ مَعَهُ حَيْثُ مَالَ قَالَ وَحَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قرآن شریف پڑھو اور وہ جدھر جھکے جھک جاؤ کہا ہمکو حماد نے ابراہیم سے روایت کی ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ

أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ إِنَّ شَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ

کہتے ہین نئی باتین جو نکلتی ہین وہ بہت بری ہین اور ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور سب گمراہی دوزخ مین ہو گی

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَأَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّا قَدْ فَتَنَّا

اللہ تعالی فرماتا ہے پھر اسکو نیک و بد کی تعلیم کی اور اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کو فرمایا ہے ہم نے تیری بعد تیری قوم کو

قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ وَأَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ بَابُ الْمَشِيَّةِ قُلْتُ أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِشَيْءٍ وَلَمْ يَشَأْ

فتنہ مین ڈالدیا اور سامری نے انکو بہکادیا۔ باب مشیت کے بیان کا۔ مین نے کہا اللہ عزوجل نے ایک شے کا حکم فرمایا

خلقه وشاء شيئاً ولم يأمر به خلقه قال نعم قلت فما ذاك قال امرهم بالاسلام ولم

اور پیدا کرنا نہین چاہا ہی اور کوئی چیز چاہے اور اُسکے پیدا ہونے کا حکم نہ دیا فرمایا ہان مینے کہا وہ کیا ہی فرمایا لوگون کو اسلام کا حکم کیا اور

يشأ للكافر وشاء الكفر للكافر ولم يأمر به خلقه قلت هل رضي الله شيئاً فلم يأمر به

کافر کے لئے اسلام نہین چاہتا ہے اور کفر کا فر کے لئے چاہتا ہے اور اُسکے کرنیکا حکم نہ دیا مینے کہا کہ آیا اللہ نے کسی چیز کو پسند کیا اور حکم اوسکا نہین کیا

وامر شيئاً ولم يرض به قال لا قلت لم قال لان كل شيء امر به فقد رضي به وكل شيء

یا حکم کیا اور اُسکو پسند نہین کیا فرمایا یہ نہین مینے کہا کیون فرمایا کہ جس امر کا حکم کیا تو اُسکو پسند بھی کیا اور جسکو پسند کیا

رضي به فقد امر به الا ترى انه يرضى الايمان وامر به لان الامر والرضا طاعة قلت يعذب

اُسکا حکم بھی کیا ہے کیا تم نہین دیکھتے ہو کہ وہ ایمان سے راضی ہے اور اُسکا حکم بھی فرمایا ہی کیونکہ امر اور رضامندی عبادت ہے مینے کہا عذاب

الله تعالى العباد على ما يرضى او على ما لا يرضى قال بل يعذبهم على ما لا يرضى لانه يعذبهم

دیتا ہی اللہ تعالی اپنے بندونکو رضا پر یا غیر رضا پر فرمایا کہ ناپسند کام پر عذاب دیتا ہی کیونکہ وہ کفر

على الكفر والمعاصي ولم يرض به قلت فيعذبهم على ما يشاء او على ما لا يشاء قال

اور گناہ پر عذاب دیتا ہے کہ اُسکو پسند نہین کرتا ہے مینے کہا کہ اللہ اُنکو عذاب دیتا ہے جسپر چاہتا ہے یا جسپر نہین چاہتا ہے فرمایا

بل يعذبهم على ما يشاء لهم لانه يعذبهم على الكفر والمعاصي وشاء للكافر الكفر وللعاصي

بلکہ جس کام کو چاہتا ہے اُس پر عذاب دیتا ہے کیونکہ اُن کو کفر اور گناہ پر عذاب دیتا ہے اور کافر کے لئے کفر اور گنہگار کے لئے

المعصية قلت امرهم بالاسلام ثم شاء لهم الكفر قال نعم قلت سبقت مشيته امره او سبق امره

گناہ چاہتا ہے۔ مینے کہا اسلام کا حکم کیا اور کفر اُن کے لئے چاہتا ہے۔ فرمایا ہان مینے کہا کہ آیا اوسکی مشیت اسکے حکم پر غالب ہی یا اوسکا حکم اوسکی مشیت پر

مشيته قال بل مشيته امره قلت فمشية الله الرضا ام لا قال بل هو لله رضا فمن عمل بمشية الله وامره

غالب ہی فرمایا بلکہ مشیت امر پر غالب ہے مینے کہا آیا اللہ کی مشیت رضامندی ہی یا نہین فرمایا وہ اللہ کی رضامندی ہی جو اللہ کی مشیت اور امر پر عمل کرے گا

فقد عمل برضاه ومن عمل بمشيته وطاعته وما امر به فقد عمل برضاه وعدله ومن عمل بمشية الله وبعض

وہ اللہ کی رضامندی پر عمل کریگا۔ اور جو مشیت اور طاعت اور امر پر عمل کرے گا وہ اوسکی رضامندی اور عدل پر عمل کریگا۔ اور جو مشیت پر عمل کری اور امر پر

ما امر به فلم يعمل برضاه ولكن عمل بمعصيته ومعصيته غير رضاه قلت يعذب الله العباد

عمل نکری۔ وہ رضامندی پر عمل نکریگا اور معصیت پر عمل کریگا جو اُسکی رضامندی نہین ہے مینے کہا اللہ اپنے بندون کو ایسے امر پر عذاب دیتا ہے

على ما يرضى او على ما لا يرضى قال بل يعذبهم على ما لا يرضى لهم لان المعصية فعل العبد

جس سے راضی ہے یا ایسے امر پر جس سے نہین راضی ہے فرمایا بلکہ اُس پر عذاب دیتا ہے جسے پسند نہین کرتا کیونکہ معصیت بندہ کا کام ہے

وَمَشِيَّتُ اللّٰهِ صِفَتُهٗ لِاَنَّهٗ شَاءَ بِصِفَتِهٖ قُلْتُ يُعَذِّبُ اللّٰهُ الْعِبَادَ عَلٰى مَا يَرْضٰى اَوْ عَلٰى

اور مشیت اللہ کی اُس کی صفت ہے کہ وہ صفت کے ساتھ چاہنے والا ہے مینے کہا اللہ عذاب دیتا ہے بندون کو ایسے امر پر جس سے وہ راضی ہے یا ایسے امر پر

مَا لَا يَرْضٰى قَالَ بَلْ يُعَذِّبُهُمْ عَلٰى مَا لَا يَرْضٰى لَهُمْ مِنَ الْكُفْرِ وَلٰكِنْ يَرْضٰى اَنْ يُعَذِّبَهُمْ

جس سے وہ راضی نہیں ہے فرمایا وہ عذاب دیتا ہے ایسے امر پر جس سے وہ راضی نہیں ہے یعنی کفر پر اور راضی ہے کہ عذاب دیوے

وَيَنْتَقِمَ مِنْهُمْ بِتَرْكِهِمُ الطَّاعَةَ وَاَخْذِهِمْ بِالْمَعْصِيَةِ قُلْتُ شَاءَ لِلْمُؤْمِنِ الْكُفْرَ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهٗ

اور انتقام لیوے اُنسے طاعت ترک کرنے پر اور گناہ کرنے پر مینے کہا کیا اللہ تعالیٰ مومن کے لئے کفر کی مشیت کرتا ہے فرمایا نہین لیکن

شَاءَ لِلْمُؤْمِنِ الْاِيْمَانَ كَمَا شَاءَ لِلْكَافِرِ الْكُفْرَ وَكَمَا شَاءَ لِاَصْحَابِ الزِّنَا الزِّنَا وَكَمَا شَاءَ لِاَصْحَابِ السَّرِقَةِ السَّرِقَةَ

مومن کے لئے ایمان کی مشیت کرتا ہے جیسا کافر کے لئے کفر کی مشیت اور جیسے اصحاب زنا کے لئے زنا کی مشیت کرتا ہی اور جیسے چور کے لئے چوری کی مشیت

وَكَمَا شَاءَ لِاَصْحَابِ الْعِلْمِ الْعِلْمَ وَكَمَا شَاءَ لِاَهْلِ الْخَيْرِ الْخَيْرَ لِاَنَّ اللّٰهَ شَاءَ لِلْكُفَّارِ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَهُمْ اَنْ

اور علم والے کے لئے علم کی مشیت اور خیر والے کے لئے خیر کی مشیت اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے کافرون کے پیدا کرنے سے پہلے یہ مشیت کی ہے کہ

يَكُوْنُوْا كُفَّارًا ضُلَّالًا قُلْتُ يُعَذِّبُ اللّٰهُ الْكُفَّارَ عَلٰى مَا يَرْضٰى اَنْ يَخْلُقَ اَمْ عَلٰى مَا لَا يَرْضٰى اَنْ

یہ کافر گمراہ ہین مینے کہا کہ اللہ کافرونکو اُس چیز پر عذاب کرتا ہے جسکا پیدا کرنا پسند کرتا ہے یا اُس پر کہ اُسکا پیدا کرنا نہین پسند

يَخْلُقَ قَالَ بَلْ يُعَذِّبُهُمْ عَلٰى مَا يَرْضٰى اَنْ يَخْلُقَ قُلْتُ لِمَ قَالَ لِاَنَّهٗ يُعَذِّبُهُمْ عَلَى الْكُفْرِ وَرَضِيَ

کرتا ہے فرمایا کہ اُس پر عذاب دیتا ہے جس کا پیدا کرنا پسند کرتا ہی مینے کہا کیون فرمایا اسلئے کہ کفر پر انکو عذاب دیتا ہے اور اللہ نے پسند کیا اس کو

اَنْ يَخْلُقَ الْكُفْرَ وَلَمْ يَرْضَ الْكُفْرَ بِعَيْنِهٖ قُلْتُ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ قَالَ لَيْسَ

کفر پیدا کرے اور خاص کفر سے راضی نہین ہے مین نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور نہین راضی ہے اپنے بندون کے لئے کفر سے۔ کہا مشیت سے

لَهُمْ وَلَا يَرْضٰى بِهٖ قُلْتُ فَلِمَ قَالَ لِاَنَّهٗ خَلَقَ اِبْلِيْسَ فَرَضِيَ اَنْ يَخْلُقَ اِبْلِيْسَ وَلَمْ يَرْضَ فِسْقَ

رضامندی نہین ہے مینے کہا کیون فرمایا کہ اللہ نے ابلیس پیدا کیا ہے اور اُسکے پیدا کرنے پر راضی ہے اور اُسکے گناہ سے راضی

اِبْلِيْسَ وَكَذٰلِكَ الْخَمْرَ وَالْخِنْزِيْرَ فَرَضِيَ اَنْ يَخْلُقَهُنَّ وَلَمْ يَرْضَ بِاَنْفُسِهِنَّ قُلْتُ لِمَ قَالَ لِاَنَّهٗ

نہین اور ایسا ہی شراب اور سور تو اُن کے پیدا کرنے پر راضی ہے اور اُنکی ذات ناپسند ہے مینے کہا کیون فرمایا اسلئے کہ اگر

لَوْ رَضِيَ الْخَمْرَ بِعَيْنِهَا لَكَانَ مَنْ شَرِبَهَا قَدْ شَرِبَ بِرِضَا اللّٰهِ وَلٰكِنَّهٗ لَا يَرْضَى الْخَمْرَ وَلَا الْكُفْرَ وَلَا

شراب کی ذات سے راضی ہو تو جس نے شراب پی اللہ تعالیٰ کی رضامندی سے پیا۔ مگر شراب و کفر و

اِبْلِيْسَ وَلَا اَفْعَالَهٗ وَلٰكِنَّهٗ رَضِيَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اَرَاَيْتَ الْيَهُوْدَ حَيْثُ قَالَتْ

ابلیس اور اُسکے افعال پر راضی نہین ہے پر راضی محمد صلی اللہ علیہ و سلم سے ہی مینے کہا یہود نے، جو کہا کہ

يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ اَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُمْ اَنْ يَقُوْلُوْا ذٰلِكَ قَالَ لَا بَابُ الْمَشِيَّةِ

اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے اُنھیں کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔ کیا اللہ تعالیٰ راضی ہے کہ وہ یہ بات کہتے فرمایا نہیں۔ باب ہے مشیت کی کیفیت کا

قَالَ لَهُمْ اَرَاَيْتَ لَوْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَّجْعَلَ الْخَلْقَ كُلَّهُمْ مُطِيْعِيْنَ مِثْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ هَلْ كَانَ

کیا یہ راے ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا کہ سب کو مطیع پیدا کرتا جیسے فرشتے کیا اس پر قادر تھا

قَادِرًا عَلَيْهِ فَاِنْ قَالَ لَا فَقَدْ وَصَفَ اللّٰهَ تَعَالٰى بِغَيْرِ مَا وَصَفَ بِهٖ نَفْسَهٗ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَهُوَ الْقَاهِرُ

پھر اگر کہا کہ نہیں تو اُس نے اللہ تعالیٰ کا وہ وصف نہیں بیان کیا جو اُس نے اپنا وصف بیان کیا اللہ نے فرمایا ہے کہ وہ سب اپنے بندون پر

فَوْقَ عِبَادِهٖ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ فَاِنْ قَالَ فَهُوَ قَادِرٌ

غالب ہے۔ اور فرمایا ہے کہ کہدیجئے کہ وہ عذاب بھیجنے پر قادر ہے اور پر سے اگر کہے کہ وہ قادر ہے

فَقُلْ اَرَاَيْتَ لَوْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّكُوْنَ اِبْلِيْسُ مِثْلَ جِبْرِيْلَ فِى الطَّاعَةِ اَمَا كَانَ قَادِرًا فَاِنْ قَالَ لَا فَقَدْ

تو پوچھو کہ تیری راے ہے اگر اللہ چاہے کہ ابلیس مثل جبرئیل کے طاعت کرے کیا قادر نہیں ہے اگر کہے نہیں تو اللہ تعالیٰ کے

تَرَكَ قَوْلَهٗ وَوَصَفَ اللّٰهَ تَعَالٰى بِغَيْرِ صِفَتِهٖ فَاِنْ قَالَ وَلَوْ اَنَّهٗ زَنٰى اَوْ سَرَقَ اَوْ قَذَفَ اَوَلَيْسَ هُوَ بِمَشِيَّةِ اللّٰهِ

قول کو ترک کیا اور جو اُس نے اپنا وصف کیا اُس کے خلاف کیا پھر کہا اگر اُس نے زنا کی یا چورا یا یا زنا کی گالی دی کیا یہ خدا کی مشیت سے نہین

تَعَالٰى قِيْلَ نَعَمْ فَاِنْ قَالَ فَلِمَ يُجْرٰى عَلَيْهِ الْحُدُوْدُ يُقَالُ لَهُ الْحُدُوْدُ تَجْرِيْ بِمَا اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِاَنَّهٗ

کہا گیا ہاں ہے اگر وہ کہے تو پھر کیون اُس پر حد ہوتی ہے اُس سے کہا جائے گا کہ حد بموجب حکم خدا کے ہوتی ہے

اَمَرَ بِالْحُدُوْدِ فَلَا يُتْرَكُ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ لِاَنَّهٗ لَوْ قَطَعَ يَدَ عَبْدِهٖ كَانَ بِمَشِيَّةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَذَمَّهُ

کہ اُس نے حکم حد کا دیا ہے اُس کا حکم ترک نہیں ہوتا ہے اسلئے کہ اگر وہ اپنے غلام کا ہاتھ کاٹے تو خدا کی مشیت سے ہوگا

النَّاسُ وَلَوْ اَعْتَقَهٗ حَمِدُوْهُ عَلَيْهِ وَكِلَاهُمَا وُجِدَ بِمَشِيَّةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اور لوگ اُسے برا کہتے ہین اور اگر آزاد کر دیتا تو لوگ تعریف کرتے اور دونون کامونکو اُنھون نے اللہ تعالیٰ کی مشیت سے پایا

وَقَدْ عَمِلَ بِمَشِيَّةِ اللّٰهِ تَعَالٰى لٰكِنْ مَنْ عَمِلَ بِمَشِيَّةِ اللّٰهِ تَعَالٰى الْمَعْصِيَةَ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بِرَاضٍ

اور اُس نے عمل کیا ہے خدا کی مشیت پر لیکن جو بمشیت خدا گناہ کریگا وہ نہ رضامندی ہے

وَلَا عَدْلٌ فِىْ فِعْلِهٖ وَقَوْلُهٗ فَلِمَ يُجْرٰى عَلَيْهِ الْحُدُوْدُ سُؤَالٌ فَاسِدٌ عَلٰٓى اَصْلِهِمْ لِاَنَّهُمْ لَا يُثْبِتُوْنَ

نہ عدل ہے اُسکے فعل میں اور یہ سوال کہ اُس پر حد کیون ہوگی فاسد ہے موافق انکی اصل کے اسلئے کہ وہ اللہ کی مشیت

مَشِيَّةَ اللّٰهِ فِىْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْمَعَاصِىْ فَلَا تَلْزِمُهُ الْحُدُوْدُ مِثْلَ شُرْبِ الْخَمْرِ وَغَيْرِهٖ عَلٰى فِعْلِهٖ وَقَدْ فَعَلَهَا

ثابت نہین کرتے ہین بہتیرے گناہون مین پھر اُس پر حدود لازم نہ آئینگے مثل شراب وغیرہ پینے کے حالانکہ اُس نے ان کامون کو

جمیعًا بمشیۃ اللہ عزّ وجلّ بَابُ الرّدّ علی من یکفر بالذنب قلتُ ارأیتَ من یقول من
بموجب مشیت خدا تعالی کے کیا ہے ۔ باب ہے اس شخص کی رد مین جو کہتا ہے کہ گناہ سے آدمی کافر ہوتا ہے مین نے کہا کہ جو گناہ کرے
اذنب ذنبًا فھو کافر فما النقض علیہ فقال یقال لہ قال اللہ تعالی وذا النّون اذ ذھب مغاضبًا فظنّ
اور اسکے سبب سے اس کو کافر کہے تو اس پر نقض کیا ہے تو فرمایا اسکو کہا جائے اللہ تعالی فرماتا ہی اور یاد کر یونس کو جب چلے گئے غصہ ہو کر پھر سمجھا کہ ہم
ان لن نقدر علیہ فنادی فی الظلمات ان لا الہ الا انت سبحانک الآیۃ فھو ظالم مؤمن لیس
نہ پکڑ سکین گے پکارا ان اندھیرون مین کہ کوئی حاکم نہین سوائے تیرے تو بے عیب ہے الایۃ تو وہ ظالم ہے مومن ہے
بکافر ولا منافق واخوۃ یوسف قالوا یا ابانا استغفر لنا ذنوبنا انا کنا خاطئین وکانوا مذنبین
کافر نہیں ہے نہ منافق ہے اور یوسف کے بھائیون نے کہا اے میرے باپ بخشو ہمارے گناہون کو بے شک ہم تھے چوکنے والے تو گنہگار تھے
لا کافرین وقال اللہ تعالی لمحمد صلعم لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر ولم یقل من
نہ کافر اور اللہ تعالی نے حضرت محمد کو فرمایا تا معاف کرے تجھکو اللہ جو آگے ہوئے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے اور کفر
کفرک وموسی علیہ السلام حین قتل الرجل کان فی ملتہ مذنبًا لا کافرًا قال واذا قال انا
نہ فرمایا اور موسیٰ علیہ السلام نے جو ایک شخص کو قتل کیا تو گنہگار ہوئے نہ کافر کہا امام نے جو کہے کہ
مؤمن ان شاء اللہ یقال لہ قال اللہ تعالی ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین
مین انشاء اللہ مومن ہون اسکو کہینگے فرمایا اللہ تعالی نے اللہ اور اسکے فرشتے سب کے سب نبی پر درود پڑھتے ہین اے ایمان والو
امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیمًا فان کنت مؤمنًا فصلّ علیہ وان کنت غیر مؤمن فلا تصلّ
رحمت بھیجو ان پر اور سلام اگر تو مومن ہے تو درود پڑھا کر اور نہین ہے تو آپ پر درود نہ پڑھا کر
علیہ وقال اللہ تعالی یا ایھا الذین امنوا اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ
اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے اے ایمان والو جب نماز جمعہ کی اذان سنو تو جلدی آؤ اللہ کی ذکر کیطرف
الآیۃ وقال معاذ رضی اللہ عنہ من شک فی اللہ فانہ یبطل ذلک جمیع حسناتہ ومن امن
اور معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہین جسکو اللہ مین شک ہو تو یہ شک اسکے سب نیکیون کو باطل کرتا ہے اور جو
تعاطی المعاصی یرجی لہ المغفرۃ ویخاف علیہ العقوبۃ قال السائل لمعاذ رضی اللہ عنہ
ایمان لایا اور گناہ کئے اس کے لئے امید مغفرت ہے اور خوف عذاب ہے سائل نے معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا
ان کان الشک یھدم الایمان والحسنات فان الایمان ھادم واھدم للسیئات قال معاذ واللہ
اگر شک ایمان و حسنات کو مٹاتا ہے تو ایمان برائیون کو خوب ڈھاتا ہے ۔ معاذ نے کہا قسم خدا کی

مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَعْلَمَ مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ يُسْأَلُ أَمُسْلِمٌ أَنْتَ فَيَقُوْلُ لَا أَدْرِيْ فَيُقَالُ لَهُ قَوْلُكَ لَا أَدْرِيْ عَدْلٌ

اس سے زیادہ کوئی علم والا مینے نہیں دیکھا کسی شخص سے پوچھا جائے تو مسلمان ہے وہ کہے مین نہیں جانتا ہون اسکو کہینگے تو جو کہتا ہے مین نہیں جانتا ہون

أَمْ جَوْرٌ فَإِنْ قَالَ عَدْلٌ فَقُلْ أَرَأَيْتَ مَا كَانَ فِي الدُّنْيَا عَدْلًا أَلَيْسَ فِي الْآخِرَةِ عَدْلٌ فَإِنْ قَالَ نَعَمْ

یہ سچ ہے یا جھوٹھ ہے اگر کہے سچ تو کہو تیری کیا رائے ہے جو دنیا مین سچ ہے تو کیا آخرت مین سچ نہو گا - اگر کہے ہان ہوگا

فَقُلْ أَتُؤْمِنُ بِعَذَابِ الْقَبْرِ وَبِالْمُنْكَرِ وَالنَّكِيْرِ وَبِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَإِنْ قَالَ نَعَمْ

تو کہو عذاب قبر اور منکر و نکیر اور تقدیر خیر و شر پر ایمان لایا ہے جو کہے ہان

فَقُلْ لَهُ مُؤْمِنٌ أَنْتَ فَإِنْ قَالَ لَا أَدْرِيْ فَقُلْ لَهُ لَا دَرَيْتَ وَلَا فَهِمْتَ وَلَا أَفْلَحْتَ قُلْتُ مَنْ قَالَ

تو کہو کہ تو مومن ہے جو کہے مین نہیں جانتا ہون تو کہو نہ تونے جانا اور نہ تونے سمجھا اور نہ تجھکو فلاح ہے - مینے کہا جو کہے

إِنَّ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ لَيْسَتَا بِمَخْلُوْقَتَيْنِ فَقُلْ هُمَا شَيْءٌ أَوْ لَيْسَتَا بِشَيْءٍ فَإِنْ قَالَ شَيْءٌ فَقُلْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

کہ جنت و دوزخ دونون پیدا نہیں ہین تو کہو کہ وہ شے ہین یا شے نہیں ہین جو کہے شے ہین تو کہو کہ اللہ تعالی نے فرمایا

خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَقَالَ تَعَالٰى إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ وَقَالَ تَعَالٰى اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا

کہ اللہ سب شے کا خالق ہے اور اللہ تعالی فرماتا ہے مینے ساری شے باندازہ پیدا کی ہین اور فرمایا دوزخ اُن پر صبح

وَعَشِيًّا فَإِنْ قَالَ إِنَّهُمَا تَفْنَيَانِ فَقُلْ لَهُ وَصَفَ اللّٰهُ لِنَعِيْمِهَا بِقَوْلِهِ لَا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ وَمَنْ

وشام پیش ہوتی ہے اور جو کہے کہ وہ فنا ہونگی تو کہو کہ اللہ تعالی نے اُنکی نعمتون مین فرمایا اپنے قول مین نہ قطع ہونگے اور نہ منع ہونگے

قَالَ إِنَّهُمَا تَفْنَيَانِ بَعْدَ دُخُوْلِ أَهْلِهَا فِيْهَا كَفَرَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى لِأَنَّهُ أَنْكَرَ الْخُلُوْدَ فِيْهَا قَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ

اور جو کہے کہ یہ جنت و دوزخ فنا ہونگے بعد اسکے کہ اُسمین لوگ داخل ہولینگے تو وہ کافر ہے کہ اُسنے اُسمین ہمیشہ رہنے کا انکار کیا امام ابو حنیفہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يُوْصَفُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِصِفَاتِ الْمَخْلُوْقِيْنَ وَهُوَ يَغْضَبُ وَيَرْضٰى غَضَبُهُ

رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اللہ کو مخلوقین کی صفات سے موصوف نکیا جاوے اور اللہ ناراض ہوتا ہے اور راضی ہوتا ہے

عُقُوْبَتُهُ وَرِضَاهُ ثَوَابُهُ وَنَصِفُهُ كَمَا وَصَفَ نَفْسَهُ أَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا

اُسکا غضب عذاب ہے اور اُسکی رضامندی ثواب ہے اور اُسکی وہ تعریف کرو جو اللہ نے اپنا وصف کیا ایک ہے نہ جنا اور نہ جنا گیا اُس کا کوئی ہمسر نہیں

أَحَدٌ حَيٌّ قَادِرٌ سَمِيْعٌ مُرِيْدٌ بَصِيْرٌ عَلِيْمٌ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيْدِيْهِمْ لَيْسَتْ كَأَيْدِيْ خَلْقِهِ وَلَيْسَتْ بِجَارِحَةٍ

زندہ ہے قادر ہے سنتا ہے ارادہ والا ہے دیکھتا ہے علم والا ہے اللہ کا ید اُنکے اوپر ہے اُسکا ید ویسا نہیں جیسے سب کا ہاتھ ہے اور نہ وہ بدن ہے

وَهُوَ خَالِقُ الْأَيْدِيْ وَوَجْهُهُ لَيْسَ كَوُجُوْهِ خَلْقِهِ وَهُوَ خَالِقُ الْوُجُوْهِ وَنَفْسُهُ لَيْسَتْ كَالنَّفْسِ خَلْقِهِ

وہ خالق سب کے ہاتھون کا ہے اور اُس کا وجہ نہیں ہے مثل وجوہ خلق کے وہ خالق وجوہ ہے اور مثل سب کے اُس کا نفس نہیں ہے

وَهُوَ خَالِقُ النُّفُوسِ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ‎. أَرَأَيْتَ لَوْ قِيلَ أَيْنَ اللهُ تَعَالَى قَبْلَ الْخَلْقِ

وہ تمام نفوس کا پیدا کرنے والا ہے اُس جیسا کوئی نہیں وہ سنتا ہے دیکھتا ہے کیا رائے ہے تیری اگر یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ پیدا کرنے سے پہلے کہاں تھا

يُقَالُ لَهُ كَانَ اللهُ تَعَالَى قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ وَيُقَالُ لَهُ كَانَ وَلَمْ يَكُنْ أَيْنَ وَلَا خَلْقٌ وَلَا شَيْءٌ وَهُوَ خَالِقُ

اُسکو جواب کہینگے خلق کے پیدا کرنیکے آگے اللہ تعالیٰ موجود تھا اور اُس سے کہا جائے گا کہ اللہ تھا تب نہ مکان تھا نہ خلق اور نہ شے اور وہ سبکا پیدا

كُلِّ شَيْءٍ فَإِنْ قِيلَ أَشَاءَ شَاءَ بِالْمَشِيَّةِ فَقُلْ بِالصِّفَةِ وَهُوَ قَادِرٌ يَقْدِرُ بِالْقُدْرَةِ وَعَالِمٌ يَعْلَمُ بِالْعِلْمِ

کرنیوالا ہے اگر کہا جائے اللہ جو چاہنے والا ہے آیا مشیت سے اُسنے چاہا تو کہو اُسنے وصف سے چاہا وہ اپنی قدرت سے قادر ہے اور اپنے علم سے عالم ہے

وَمَالِكٌ يَمْلِكُ بِالْمُلْكِ فَإِنْ قِيلَ أَشَاءَ بِالْمَشِيَّةِ وَقَدَرَ بِالْمَشِيَّةِ وَشَاءَ بِعِلْمٍ فَقُلْ نَعَمْ بَابٌ فِي

اور اپنے ملک سے مالک ہے اگر کہے کہ آیا اپنی مشیت سے اُس نے چاہا اور اپنی مشیت سے قادر ہوا اور اپنے علم سے چاہا تو کہنا کہ ہاں + باب

الْإِيمَانِ فَإِنْ قِيلَ أَيْنَ مُسْتَقَرُّ الْإِيمَانِ فَقُلْ مَعْدِنُهُ وَمُسْتَقَرُّهُ الْقَلْبُ وَفَرْعُهُ فِي الْجَسَدِ

ایمان کا + اگر کہا جائے کہ ایمان کا ٹھکانا کہاں ہے تو کہو اُس کا ٹھکانا دل ہے اور اُسکی فرع بدن میں ہے

فَإِنْ قَالَ هُوَ فِي أُصْبُعِكَ فَقُلْ نَعَمْ فَإِنْ قُطِعَتْ أَيْنَ يَذْهَبُ الْإِيمَانُ مِنْهَا قَالَ فَقُلْ إِلَى الْقَلْبِ فَإِنْ قَالَ

پھر اگر وہ کہے کہ تیری اُنگلی میں ہے تو کہو ہاں اگر اُنگلی کٹ گئی تو اُنگلی کا ایمان کہاں جاتا ہے کہا کہ یہ کہنا کہ دل میں گیا جو کہے آیا اللہ

هَلْ يَطْلُبُ اللهُ مِنَ الْعِبَادِ شَيْئًا فَقُلْ لَا إِنَّمَا يَطْلُبُونَهُمْ مِنْهُ فَإِنْ قَالَ مَا حَقُّ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ

بندوں سے کچھ مانگتا ہے تو کہو نہیں بندے اُس سے مانگتے ہیں جو کہے اللہ کا اُن پر کیا حق ہے۔

فَقُلْ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ فَحَقُّهُمْ عَلَى اللهِ أَنْ يَغْفِرَ لَهُمْ وَيُثَبِّتَهُمْ عَلَيْهِ

تو کہو کہ اُس کی عبادت بے شرک کریں جب یہ کریں تو اللہ اُن کو مغفرت کریگا اور ایمان پر ثابت رکھے گا

فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى يَرْضَى عَنِ الْمُؤْمِنِينَ لِقَوْلِهِ تَعَالَى لَقَدْ رَضِيَ اللهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ

کیونکہ اللہ مومنوں سے راضی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ مومنوں سے راضی ہے جب درخت کے نیچے

الشَّجَرَةِ وَيَسْخَطُ عَلَى الْكَافِرِينَ وَهُوَ أَنْ يُعَذِّبَهُمْ وَيُثَبِّتُ الْمُؤْمِنِينَ يَرْضَى عَنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپ سے بیعت کی تھی اور کافروں پر غصہ ہے غصہ یہ ہے کہ اُن کو وہ عذاب دیگا اور مومنوں کو ثابت رکھے گا حضرت محمد مصطفے صلعم سے راضی ہے

وَيَسْخَطُ عَلَى إِبْلِيسَ وَمَعْنَى قَوْلِهِ تَعَالَى اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَهُوَ وَعِيدٌ مِنْهُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَقَضَى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ

اور ابلیس سے غصہ ہے اور اللہ فرماتا ہے اعملوا ما شئتم اس کے معنے وعید ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور حکم فرمایا تیرے رب نے کہ

أَيْ أَمَرَ رَبُّكَ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ أَيْ بَصَّرْنَاهُمْ وَبَيَّنَّا لَهُمْ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَمَنْ شَاءَ

بے عبادت کرو اُس کے سوائے یہ حکم ہے رب کا اور اللہ نے فرمایا کہ ثمود کو ہم نے ہدایت کی یعنے ہمنے اُنکو سمجھا دیا اور ظاہر کر دیا اور اللہ نے فرمایا جو چاہے

فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ وَهُوَ وَعِيدٌ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ

ایمان لاوے اور جو چاہے کفر کرے تو یہ دھمکی ہے اور فرمایا مینے جن و انسان عبادت کے لئے پیدا کئے تا کہ میری

أَيْ لِيُوَحِّدُونَ وَلَكِنْ كُلُّهَا بِتَقْدِيرِ اللهِ تَعَالَى خَيْرُهَا وَشَرُّهَا وَحُلْوُهَا وَمُرُّهَا وَضَرُّهَا وَنَفْعُهَا

توحید کرین پر یہ سب تقدیر سے اللہ کے ہے خیر ہو یا شر ہو شیرین ہو تلخ ہو ضرر ہو نفع ہو

وَقَالَ تَعَالَى وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَا إِلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتَى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَا كَانُوا

اور اللہ نے فرمایا اگر ہم فرشتے اُتارتے اور مُردے اُن سے بولتے اور اُن پر ہر شئے کو حشر کرتے تو بھی

لِيُؤْمِنُوا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللهُ وَقَالَ تَعَالَى وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَنْ فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا

ایمان نہ لاتے پر جو اللہ چاہے اور فرمایا اللہ نے اگر اللہ چاہے تو سب زمین کے آدمی ایمان لائین

أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّى يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تُؤْمِنَ إِلَّا بِإِذْنِ اللهِ

کیا تم پسند نہین کرتے کہ سب ایمان والے ہو جائین اور فرمایا اور کوئی شخص بے حکم خدا تعالی کے ایمان نہین لاسکتا ہے

وَقَالَ تَعَالَى وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ

اور فرمایا اللہ چاہے تو سب کو ایک امت کر دے اور ہمیشہ مختلف رہین گے پر جسکو اللہ رحم کریگا

أَيْ بِمَشِيَّتِهِ وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ قَالَ تَعَالَى أَنِ اعْبُدُوا اللهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى

اپنی مشیت پر اور اسی لئے اُن کو پیدا کیا اور فرمایا اللہ کی عبادت کرو اور بتون سے بچو تو کسی کو اللہ نے ہدایت کی

اللهُ وَمِنْهُمْ مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ وَقَالَ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللهُ أَيْ قَدَّرَ وَقَالَ

اور کسی کو گمراہی ہے۔ اور فرمایا اور تم نہین چاہتے ہو مگر جب اللہ چاہتا ہے یعنے ٹھیراتا ہے اور حضرت

شُعَيْبُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللهِ كَذِبًا إِنْ عُدْنَا فِي مِلَّتِكُمْ بَعْدَ إِذْ نَجَّانَا اللهُ

شعیب نبی علیہ السلام نے فرمایا ہم اللہ پر افترا کرینگے جو ہم دین مین تمہارے آجاینگے بعد اسکے کہ اللہ نے

مِنْهَا وَمَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَعُودَ فِيهَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللهُ رَبُّنَا وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا وَقَالَ نُوحٌ

ہمکو اُس سے نجات بخشی اور کیون ہم اُسمین اُلٹے آئین پر اللہ چاہے تو اللہ کا ہر شے پر علم وسیع ہے اور نوح

النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِي إِنْ أَرَدْتُ أَنْ أَنْصَحَ لَكُمْ إِنْ كَانَ اللهُ يُرِيدُ أَنْ

نبی علیہ السلام نے کہا تمکو میری نصیحت نفع نہ دیگی جو مین چاہون کہ تمکو نصیحت کرون جو اللہ یہ ارادہ کرے کہ تمکو

يُغْوِيَكُمْ هُوَ رَبُّكُمْ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ وَقَالَ لَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَى كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ

گمراہ کریگا وہ تمہارا رب ہے اور اُسی کی طرف ٹھکانا ہے اور فرمایا ہمنے سلیمان کو آزمایا اور اُس کی کرسی پر ایک دھڑ ڈالدیا پھر اُس نے اللہ کیلئے رجوع کی

ن۔ ای یوحدون وحلوھا ومرھا

وقال لقد همت به وهم بها لولا ان رأى برهان ربه كذلك لنصرف عنه السوء والفحشاء وقال ابو مطيع

اور فرمایا زلیخا نے اُن کا اور اُنھوں نے زلیخا کا قصد کیا اگر اللہ کی حجت نہ دیکھتے ہم اس طرح اُن سے برائی اور بدکام دور کرتے اور ابو مطیع

رحمه الله سألت اباحنيفة رحمة الله عليه أليس الله تعالى عدل حكيم في افعال الخلق فقال نعم قلت لم خلق واحدا

رحمہ اللہ نے کہا میں نے ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ کیا اللہ اپنے کاموں کے پیدا کرنے میں عادل و حکیم نہیں ہے فرمایا ہاں میں نے کہا ایک کو

اعمى واخر مقعدا واخر غنيا واخر فقيرا واخر احمق واخر عاقلا واخر اخرسا قال هذا بفضل منه لبعضهم

اندھا کیا ایک لنج اور ایک تونگر اور ایک فقیر اور ایک احمق اور ایک عقلمند اور ایک گونگا فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو بعض کو

دون بعض لانه لم يجب عليه ذلك فاعطى بعضا ومنع بعضا فهو لمن لا عليه فاعطى واحدا و

شامل ہوتا ہے بعض کو نہیں کیونکہ اُسپر یہ واجب نہیں کہ سب پر برابر احسان کرے تو کسی کو دیا اور کسی کو نہ دیا یہ بندوں کے مالک کا کام ہے کسی کو دینا

منع اخر حدثنا علي بن احمد قال حدثنا ابراهيم ابن حمدويه قال حدثنا يوسف بن ابان عن ليث

کسی کو نہ دینا ہم سے علی بن احمد نے روایت کی کہ ابراہیم ابن حمدویہ نے کہا کہ ہمکو یوسف بن ابان نے لیث

بن خزيمة عن قتادة عن عمر رضي الله عنه قال ايما رجل لا يبتلى في جسده اربعين يوما فليس لله

بن خزیمہ سے اُنھوں نے قتادہ سے اُنھوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی جو چالیس دن اپنے بدن میں مبتلا نہ کیا جاوے یعنے امراض عارض نہوں تو اللہ کو

فيه حاجة وقال مقاتل بن سليمان من اصل الايمان الذي جاء في القرآن قوله ولكن

اُس کی کچھ حاجت نہیں اور مقاتل بن سلیمان کہتے ہیں اصل ایمان جو قرآن میں ہے وہ یہ آیت ہے مگر

البر من امن بالله اي صدق بتوحيده واليوم الاخر والملائكة والكتاب والنبيين اي في ان

نیک وہ شخص ہے کہ اللہ پر ایمان لایا یعنے اُس کی توحید کی تصدیق کی اور روز قیامت اور فرشتے اور کتاب اور سب پیغمبروں کی

كلهم حق

سب کو حق خیال کیا

تمت بالخير

إِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

ہزار ہزار حمد خالق برایا واہب عطایا کہ کتاب مستطاب موسوم بہ

ہدایا

ترجمہ

وصایا

از تصانیف کاشف غطایا جناب مولوی وکیل احمد سکندرپوری حفظ اللہ عن البلایا

بمطبع مجتبائی دہلی محمد عبد الاحد طبع نمود ۱۳۰۶ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ کے فقیر حقیر **وکیل احمد سکندرپوری** عرض کرتا ہے کہ وصیت نامہ **امام اعظم ابوحنیفہ کوفی** رحمہ اللہ جسکو امام نے اپنی مرض موت مین تحریر فرمایا تھا اہلِ سنت وجماعت کے ایسے عقائدِ حقہ پر حاوی ہے جس پر مستقیم رہنے سے آدمی مبتدع و اہلِ اہوا نہین ہو سکتا بلکہ وہ خاص اہلِ سنت وجماعت کے زمرے مین داخل ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا مستحق ہوتا ہے اسلئے ایک عرصہ سے میری یہ خواہش تھی کہ اس کا ترجمہ شایع کیجیے تاکہ لڑکے اور عورتین اور ایسے لوگ جو کافی استعداد نہین رکھتے اس سے نفع اُٹھائین مگر اس کا کوئی نسخہ صحیحہ قابلِ اعتماد ہاتھ نہ آتا تھا بعض اکابر نے[١] جو وصیت نامہ مترجم شائع فرمایا ہے اُس کی صحت پر مجھے بھروسا نہ تھا اتفاقاً مجھے جوہر منیفہ شرح وصیۃ ابی حنیفہ کا نسخہ ملگیا جو وصیت[٢] نامہ کی شرح مختصر ہے اُس سے مین نے وصیت نامہ کی عبارت علیحدہ نقل کر کے سلیس عبارت اُردو مین ترجمہ کیا اور فوائد جلیلہ جنکی نہایت ضرورت تھی حاشیہ پر لکھے اور مہاامکن مذاہبِ مختلفہ کے اقوال و دلائل سے تعرض نکیا تاکہ نفسِ عقائد آسانی سے سمجھہ مین آجائین

اور نام اِس کا **ہدایا ترجمہ وصایا** رکھا

[١] ہمارے اُستاذ محترم مولوی محمد سعد اللہ صاحب لکھنوی رحمہ ١٢ — ١٢

[٢] وصایاے امام اعظم رح کی شرح کا ذکر کشف الظنون اور اسکی شرح میں نہین ہے ١٢

قَالَ الْاِيْمَانُ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْجَنَانِ وَالْاِقْرَارُ لَايَكُوْنُ وَحْدَهٗ اِيْمَانًا لِاَنَّهٗ

امام ابو حنیفہ نے کہا کہ ایمان کہتے ہین زبان سے اقرار کرنے کو اور دل سے ماننے کو اور نرا اقرار زبانی ایمان نہین کہلاتا اس لیے کہ

لَوْ كَانَ اِيْمَانًا لَكَانَ الْمُنَافِقُوْنَ كُلُّهُمْ مُؤْمِنِيْنَ وَكَذٰلِكَ الْمَعْرِفَةُ وَحْدَهَا لَاتَكُوْنُ

اگر یہ ایمان ہو تو اس سے لازم آتا ہے کہ تمام منافقین مومن ہو جائین اسی طرح صرف معرفت ایمان نہین

اِيْمَانًا لِاَنَّهَا لَوْ كَانَتْ اِيْمَانًا لَكَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ كُلُّهُمْ مُؤْمِنِيْنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ

اگر صرف معرفت ایمان ہو تو چاہیے کہ تمام اہل کتاب مومن ہوجائین اللہ تعالے

حَقِّ الْمُنَافِقِيْنَ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَكَاذِبُوْنَ وَقَالَ فِيْ حَقِّ اَهْلِ الْكِتَابِ

منافقین کے حق مین فرماتا ہے اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافقین بے شک جھوٹے ہین اللہ فرمایا اہل کتاب کے حق مین

يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَاءَهُمْ فَصْلٌ وَالْاِيْمَانُ لَايَزِيْدُ وَلَايَنْقُصُ لِاَنَّهٗ لَايُتَصَوَّرُ

وہ نبی کو ایسا پہچانتے ہین جس طرح وہ اپنی اولاد کو پہچانتا ہین اور ایمان بڑھتا گھٹتا نہین اس لیے کہ ایمان کا گھٹنا خیال مین

نُقْصَانُهٗ اِلَّا بِزِيَادَةِ الْكُفْرِ وَلَا يُتَصَوَّرُ زِيَادَتُهٗ اِلَّا بِنُقْصَانِ الْكُفْرِ وَكَيْفَ يَجُوْزُ

نہیں آتا مگر جب کفر بڑھے اور ایمان کا بڑھنا خیال مین نہین آتا مگر جب کفر گھٹے اور یہ بات کیون کر جائز ہوگی

اَنْ يَكُوْنَ الشَّخْصُ الْوَاحِدُ فِيْ حَالَةٍ وَاحِدَةٍ مُؤْمِنًا وَكَافِرًا فَصْلٌ وَالْمُؤْمِنُ مُؤْمِنٌ

کہ ایک شخص ایک حالت مین مومن و کافر ہو اور مومن حقا

حَقًّا وَالْكَافِرُ كَافِرٌ حَقًّا وَلَيْسَ فِي الْاِيْمَانِ شَكٌّ كَمَا اَنَّهٗ لَيْسَ فِي الْكُفْرِ شَكٌّ

مومن ہے اور کافر حقا کافر ہے ایمان مین اسی طرح شک نہین جس طرح کفر مین شک نہین ہے

لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى اُولٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا وَاُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ حَقًّا فَصْلٌ

بسبب قول اللہ تعالی وہ لوگ سچے مومن ہین وہی لوگ اصل کافر ہین

وَالْعَاصُوْنَ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ مُؤْمِنُوْنَ وَلَيْسُوْا بِكَافِرِيْنَ

اور گنہگاران امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مومن ہین کوئی شخص ان کا کافر نہین ہے

فَصْلٌ اَلْعَمَلُ غَيْرُ الْاِيْمَانِ وَالْاِيْمَانُ غَيْرُ الْعَمَلِ بِدَلِيْلِ اَنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَوْقَاتِ

عمل غیر ایمان ہے اور ایمان غیر عمل ہے اس پر دلیل یہ ہے کہ بیشتر اوقات

يَرْتَفِعُ الْعَمَلُ عَنِ الْمُؤْمِنِ وَلَايَجُوْزُ اَنْ يُّقَالَ اِرْتَفَعَ عَنْهُ الْاِيْمَانُ فَاِنَّ الْحَائِضَ

آدمی سے عمل اٹھ جاتا ہے اس وقت یہ کہنا جایز نہین ہے کہ اس سے ایمان اٹھ گیا دیکھو حائضہ عورت سے

ن ١٠ وَمَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ الْجَنَانِ ترجمہ اور پہچاننا دل کے ساتھ ١٢

يرفع الله سبحانه وتعالى عنها الصلاة ولا يجوز ان يقال رفع الله عنها الايمان او امرها

اللہ تعالی نے نماز کو معاف کیا ہے اور یہ کہنا جائز نہیں ہے کہ اللہ تعالی نے اس سے ایمان کو قطع کیا یا اس کو حکم دیا

بترك الايمان وقد قال لها الشارع دعي الصوم ثم اقضيه ولا يجوز ان يقال

کہ وہ ایمان چھوڑ دے اور بہ تحقیق شارع نے فرمایا کہ تو روزہ چھوڑ دے پھر قضا کر اور یہ کہنا جائز نہیں کہ

دعي الايمان ثم اقضيه ويجوز ان يقال ليس على الفقير الزكوة ولا يجوز ان

ایمان چھوڑ دے پھر اسے قضا کر اور جائز ہے کہ یہ کہا جاوے کہ فقیر پر زکوۃ نہیں اور یہ کہنا جائز نہیں

يقال ليس على الفقير الايمان **فصل** نقر بان تقدير الخير والشر كله من الله تعالى

کہ فقیر پر ایمان نہیں ہے ہم اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ خیر و شر کا ٹھہرانا اللہ تعالی کیطرف سے ہے

لانه لو زعم احد ان تقدير الخير والشر من غيره لصار كافرا بالله تعالى وبطل توحيده

اسلئے کہ اگر کوئی شخص یہ سمجھے کہ بھلائی و برائی کا ٹھہرانا دوسرے کی طرف سے ہے تو وہ کافر ہو جائیگا اور اسکی توحید باطل ہو جائیگی

فصل نقر بان الاعمال ثلاثة فريضة وفضيلة ومعصية فالفريضة

ہم اقرار کرتے ہیں کہ اعمال تین ہیں پہلا فرض دوسرا فضیلت تیسرا گناہ جو فرض ہے

بامر الله ومشيته ومحبته ورضائه وقضائه وقدره وتخليقه وحكمه وعلمه وتوفيقه

وہ اللہ تعالی کے حکم سے ہے اور اوسکے چاہنے سے اور اسکی محبت و خوشی و قضا و قدر سے اور پیدا کرنے اور حکم و علم و توفیق

وكتابته في اللوح المحفوظ والفضيلة ليست بامر الله تعالى ولكن بمشيته ومحبته

اور اوسکے لکھنے سے لوح محفوظ میں اور فضیلت اللہ تعالی کی حکم سے نہیں ہے لیکن اوسکی خواہش و محبت

ورضائه وقضائه وقدره وحكمه وعلمه وتوفيقه وتخليقه وكتابته في اللوح

اور خوشی و قضا و قدر و حکم و علم و توفیق اور اوسکے پیدا کرنے اور لوح محفوظ میں لکھنے سے

المحفوظ والمعصية ليست بامر الله ولكن بمشيته لا بمحبته وبقضائه

اور گناہ اللہ کے حکم سے نہیں ہے بلکہ اوسکے چاہنے سے نہ اوسکی محبت سے اور اوسکی قضا سے ہے

ولا برضائه وبتقديره لا بتوفيقه وبخذلانه وعلمه وكتابته في اللوح

اور نہ اوسکی رضا سے اور اوسکے ٹھہرانے سے ہے نہ اوسکی توفیق سے اور اوسکی خذلان سے ہے اور اوسکے علم و لوح محفوظ کی کتابت سے ہے

المحفوظ **فصل** نقر بان الله تعالى على العرش استوى من غير ان يكون له

ہم اقرار کرتے ہیں کہ اللہ تعالی تخت پر قائم ہوا اس کو عرش کی حاجت نہیں ہے

حاجة واستقرار عليه وهو حافظ العرش وغير العرش من غير احتياج

نه اوس پر ٹهیرنے کی وه عرش کا نگاه رکهنے والا ہے اور وه خود عرش نہیں ہے وه عرش کا محتاج نہیں ہے

فلو كان محتاجا لما قدر على ايجاد العالم وتدبيره كالمخلوقين ولو كان محتاجا

اگر الله تعالی عرش کا محتاج ہوتا تو ہرگز ایجاد عالم وتدبیر عالم پر قادر نہوتا جیسے مخلوق اس پر قادر نہین ہے اگر الله تعالی عرش

الى الجلوس والقرار فقبل خلق العرش اين كان الله تعالى تعالى الله عن ذلك

پر بیٹهنے اور ٹهیرنے کا محتاج ہوتا تو قبل پیدائش عرش کے وه کہان تها الله تعالی کی شان اس سے

علوا كبيرا فصل ونقر بان القرآن كلام الله تعالى غير مخلوق ووحيه

بہت بڑی ہے اور ہم اقرار کرتے ہین که قرآن الله تعالی کا کلام ہے مخلوق نہین ہے اور اوسکی وحی ہے

وتنزيله لاهو ولا غيره بل هو صفته على التحقيق مكتوب في المصاحف

اور اوسکا اُتارا ہوا ہے نه وه اسکی ذات ہے اور نه اوسکا غیر ہے بلکه تحقیق یه ہے که اوسکی صفت ہے لکها ہوا ہے سیپارون مین

مقروء بالالسن محفوظ في الصدور غير حال فيها والحبر والكاغذ والكتابة

پڑها گیا ہے زبانون پر یاد ہے دلون مین مصاحف مین حلول نہین کیا ہے اور سیاہی و کاغذ و لکهاوٹ

مخلوقة لانها افعال العباد وكلام الله تعالى غير مخلوق لان الكتابة والحروف

مخلوق ہین اسلئے کہ یه بندون کے فعل ہین اور الله تعالی کا کلام مخلوق نہین ہے اسلئے که لکهاوٹ و حروف

والكلمات والآيات دلالة القرآن لحاجة العباد اليها وكلام الله تعالى قائم بذاته

و کلمات و آیات قرآن پر دلالت کرتے ہین اسلئے که بندون کو انکیطرف احتیاج پڑتی ہے اور الله تعالی کا کلام الله تعالی کی ذات کیساته قائم ہے

ومعناه مفهوم بهذه الاشياء فمن قال بان كلام الله مخلوق فهو كافر بالله العظيم

اور اوسکے معنے ان سے سمجهے جاتے ہین پهر جو کہے که الله کا کلام مخلوق ہے وه کافر ہے

والله تعالى معبود لا يزال عما كان وكلامه مقروء ومكتوب ومحفوظ

اور الله تعالی عبادت کیا جاتا ہے ہمیشه سے ہے اوسکا کلام پڑها جاتا ہے اور لکها ہوا ہے اور محفوظ ہے

من غير مزايلة عنه فصل ونقر بان افضل هذه الامة بعد نبينا محمد صلى الله

اُس سے زائل نه ہوگا ہم اقرار کرتے ہین که افضل اس امت کی بعد میرے نبی محمد درود الله کا

عليه وسلم ابو بكر ثم عمر ثم عثمان ثم علي رضوان الله عليهم اجمعين

اُن پر اور سلام ابو بکر صدیق ہین پهر عمر پهر عثمان پهر علی خوشی الله کی ان سب پر

بسبب قول الله تعالى کے اور سبقت لیجانے والے ہیں جو سبقت لے گئے وہ الله تعالى کی رحمت میں مقرب ہیں
بقوله تعالى والسابقون السابقون أولئك المقربون في جنات النعيم

خلافت میں جو سب سے پہلے ہے وہ افضل ہے ان حضرات کو ہر مسلمان پاک دوست رکھتا ہے اور ہر منافق بدکار ان سے دشمنی رکھتا ہے
وكل من كان أسبق فهو أفضل ويحبهم كل مؤمن تقي ويبغضهم كل منافق شقي

ہم اقرار کرتے ہیں کہ بندہ اپنے اعمال و اقرار و معرفت کے ساتھ مخلوق ہے جب بندہ
فصل نقر بأن العبد مع أعماله وإقراره ومعرفته مخلوق فلما كان الفاعل

مخلوق ہے تو اُس کے افعال بدرجہ اولیٰ مخلوق ہونگے۔ ہم اقرار کرتے ہیں کہ الله تعالى نے مخلوق کو پیدا کیا انکو
مخلوقا فأفعاله أولى أن تكون مخلوقة فصل نقر بأن الله تعالى خلق الخلق ولم يكن

طاقت نہ تھی اسلئے کہ وہ سب ضعیف عاجز ہیں اور الله اُنکا پیدا کرنے والا اور روزی کا دینے والا ہے اسلئے کہ فرمایا ہے
لهم طاقة لأنهم ضعفاء عاجزون والله خالقهم ورازقهم لقوله تعالى

اور الله وہ ہے جس نے تم لوگوں کو بنایا پھر تم لوگوں کو روزی دی پھر تم لوگوں کو مارتا ہے پھر تم لوگوں کو جلاویگا اور کسب حلال ہے اور جمع کرنا مال کا
الله الذي خلقكم ثم رزقكم ثم يميتكم ثم يحييكم فصل والكسب حلال وجمع المال

حلال سے حلال ہے اور جمع کرنا مال کا حرام سے حرام ہے پھر آدمی تین قسم ہے
من الحلال حلال وجمع المال من الحرام حرام فصل ثم الناس على ثلاثة

پہلی قسم خالص مسلمان اپنے ایمان میں دوسری قسم کا دانستہ انکار کرنے والا اپنے کفر میں تیسری قسم منافق دورہی کرنیوالا
أصناف المؤمن المخلص في إيمانه والكافر الجاحد في كفره والمنافق المداهن

اپنے نفاق میں اور الله تعالى نے فرض کیا مومن پر عمل اور کافر پر ایمان اور منافق پر
في نفاقه والله تعالى فرض على المؤمن العمل وعلى الكافر الإيمان وعلى المنافق

اخلاص بسبب الله تعالى کے قول کے ای لوگو ڈرتے رہو اپنے پروردگار سے یعنے ای مسلمانون
الإخلاص لقوله تعالى يا أيها الناس اتقوا ربكم يعني يا أيها المؤمنون

الله تعالى کی تابعداری کرو اور اے کفار ایمان لاؤ اور اے منافقین اخلاص پیدا کرو اور ہم
أطيعوا ويا أيها الكافرون آمنوا ويا أيها المنافقون أخلصوا فصل ونقر

اقرار کرتے ہیں کہ قدرت فعل کے ساتھ ہے نہ فعل کے پہلے اور نہ فعل کے بعد اسلئے کہ اگر استطاعت فعل کے پہلے ہوتی
بأن الاستطاعة مع الفعل لا قبل الفعل ولا بعد الفعل لأنه لو كان قبل الفعل

لكان العبد مستغنيا عن الله تعالى وقت الحاجة فهذا خلاف حكم النص

تو بندہ کو حاجت کے وقت اللہ تعالے کی پرواہ نہوتی اور یہ امر حکم قرآن کے خلاف ہے

لقوله تعالى والله الغني وانتم الفقراء ولو كان بعد الفعل لكان من المحال لانه

اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اللہ بے نیاز ہے اور تم لوگ محتاج ہو اگر قدرت بعد فعل کے ہوتے تو امر محال ہوتا اسلئے

حصول الفعل بلا استطاعة ولا طاقة للمخلوق في فعل مالم يقارن الاستطاعة

کہ یہ فعل کا حاصل ہونا بدون استطاعة کے ہے اور نہیں طاقت ہے مخلوق کے لئے کسی فعل مین جب تک استطاعت نہو

من الله تعالى فصل ونقر بان المسح على الخفين واجب للمقيم يوما وليلة

اللہ تعالی کی طرف سے اور ہم اقرار کرتے ہین کہ مسح کرنا موزون پر مقیم پر واجب ہے ایک دن و رات

وللمسافر ثلاثة ايام ولياليها لان الحديث ورد هكذا فمن انكر فانه

اور مسافر کے لئے تین دن و رات اس لئے کہ حدیث یوں ہی وارد ہے پھر جو شخص اُس کا انکار کرے تو

يخشى عليه الكفر لانه قريب من الخبر المتواتر والقصر والافطار في

اُس پر کفر کا ڈر ہے اسلئے کہ یہ خبر متواتر کی قریب ہے اور قصر نماز اور سفر مین روزہ کا افطار

السفر رخصة بنص الكتاب لقوله تعالى واذا ضربتم في الارض فليس عليكم

بہ نص قرآنی رخصت ہے اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے جب تم لوگ سفر کرو ملک مین تو تم لوگون پر گناہ نہیں کہ

جناح ان تقصروا من الصلوة وفي الافطار قوله تعالى فمن كان منكم

کچھ کم کرو نماز مین سے اور افطار کے باب مین اللہ تعالے کا قول ہے پھر جو شخص تم سے

مريضا او على سفر فعدة من ايام اخر فصل ونقر بان الله تعالى امر

بیمار ہو یا سفر مین ہو تو گنتی چاہیئے اور دنوں سے اور ہم اقرار کرتے ہین کہ اللہ تعالے نے

القلم بان يكتب فقال القلم ماذا اكتب يارب فقال الله تعالى اكتب

قلم کو حکم دیا کہ لکھے پھر قلم نے پوچھا کیا لکھون اے پروردگار میرے حکم ہوا لکھو

ما هو كائن الى يوم القيمة لقوله تعالى وكل شيء فعلوه في الزبر

جو قیامت تک ہونے والا ہے بسبب قول اللہ تعالے کے اور جو چیز اُنھون نے کی ہے لکھی گئی دفترون مین

وكل صغير وكبير مستطر فصل ونقر بان عذاب القبر كائن

اور ہر چھوٹے بڑے لکھنے مین آچکے اور ہم اقرار کرتے ہین کہ عذاب قبر ہونے والا ہے

لا محالة فصل ونقر بان سؤال منكر ونكير حق لورود الاحاديث فصل ونقر بان

بالضرور — اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ سوال منکر ونکیر حق ہے اس باب میں احادیث وارد ہیں — اور ہم اقرار کرتے ہیں

الجنة والنار حق وهما مخلوقتان الآن لاهلهما لقوله تعالى في حق المؤمنين اعدت

کہ بہشت و دوزخ حق ہیں اور یہ دونوں اس وقت اونکے مستحقین کے لیے موجود ہیں اسلیئے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے حق میں فرماتا ہے کہ بہشت مہیا

للمتقين وفي حق الكفرة اعدت للكافرين خلقهما الله للثواب والعقاب فصل ونقر بان

کیگئی ہے پرہیزگاروں کے لیے اور کافروں کے حق میں فرماتا ہے کہ دوزخ مہیا کی گئی ہے کافروں کیلیے اللہ تعالیٰ نے بہشت و دوزخ کو ثواب وعذاب کے لیے پیدا کیا اور ہم اقرار

الميزان حق لقوله تعالى ونضع الموازين القسط ليوم القيمة فصل ونقر بان قراءة الكتاب يوم القيمة

کرتے ہیں کہ میزان حق ہے بسبب قول اللہ تعالیٰ کے اور رکھینگے ہم ترازوین انصاف کی قیامت کے دن — اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ پڑھنا کتاب کا قیامت کے دن

حق لقوله تعالى اقرأ كتابك كفى بنفسك اليوم عليك حسيبا فصل ونقر بان الله يحيي هذه

حق ہے بسبب قول اللہ تعالیٰ کے پڑھ لے لکھا اپنا تو ہی بس ہے آج کے دن اپنا حساب لینے والا — اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان

النفوس بعد الموت ويبعثهم في يوم كان مقداره خمسين الف سنة للجزاء

نفوس کو بعد موت کے زندہ کرے گا اور اٹھاویگا ایسے دن میں جس کا مقدار پچاس ہزار برس ہے جزا اور

والثواب واداء الحقوق لقوله تعالى وان الله يبعث من في القبور فصل ونقر

ثواب اور ادا حقوق کے لیے بسبب قول اللہ تعالیٰ کے اور بہ تحقیق اللہ اٹھاویگا ان لوگوں کو جو قبروں میں ہیں — اور ہم اقرار

بان لقاء الله تعالى لاهل الجنة حق بلا كيفية ولا تشبيه ولا جهة فصل وشفاعة نبينا

کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات اہل بہشت کیلیے حق ہے بلا کیفیت و تشبیہ و جہت — اور شفاعت ہمارے پیغمبر

محمد صلى الله عليه وسلم حق لكل من هو من اهل الجنة وان كان صاحب كبيرة فصل ونقر بان عائشة

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق ہے ایسے لوگوں کے لیے جو اہل بہشت سے ہیں اگرچہ صاحب گناہ کبیرہ ہو — اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ عائشہ صدیقہ

بعد خديجة الكبرى رضي الله عنهما افضل نساء العالمين وهي ام المؤمنين ومطهرة

بعد خدیجہ کبریٰ رضی اللہ عنہما عالم کی تمام عورتوں سے افضل ہیں یہ مسلمانوں کی ماں ہیں اور زنا سے پاک

عن الزنا ونقر بان اهل الجنة في الجنة خالدون واهل النار في النار خالدون لقوله تعالى

ہیں — اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ اہل بہشت بہشت میں ہمیشہ رہیں گے اور اہل دوزخ جہنم میں ہمیشہ رہینگے — بسبب قول اللہ تعالیٰ کے

في حق المؤمنين اولئك اصحب الجنة هم فيها خالدون وفي حق الكافرين اولئك اصحب النار هم فيها خالدون

مسلمانوں کے حق میں وہ لوگ اصحاب بہشت ہیں وہ بہشت میں ہمیشہ رہینگے اور کافروں کے حق میں فرمایا وہ لوگ اصحاب جہنم ہیں وہ جہنم میں ہمیشہ رہینگے

صورة ما كتبه الفاضل الكامل المولوي السيد العبد الشريف الشمسي الحيدر آبادي مقرظاً على هذه الرسالة

باوصاف الوكيل الاحمر لو انشد اشعارا ... يفيئ اللفظ في الاسرار الماعا وانوارا
يفوح خلقه في الدهر مثل المسك بالعرف ... يجول جوده في السر والكتمان ابشارا
مربي النجح بالعيش يهني القلب من فرح ... مضيئ الحذ بالنور انار ضوءه دارا
بحسن يشرق الارض يلمع لمع البرق ... بعشق يجذب الروح لقهر يوقد النارا
نسيم العيش هبت في رياض قلبه هبا ... لفيض دايم ازهرت ريحانا وازهارا
بحلم يحكم التمكين في الدنيا وما فيها ... بعلم يعلم في الخلق احوالا واسرارا
يموج جوده ما دام من طوفان انعامه ... يريح فيضه بالخلق حتى صار عطارا
لطيف الرأي مخ الفكر نور العقل في الدهر ... فلم يدرك زمان المثل حتى سار امصارا
بفكر ثاقب يرنو ضمير الخلق بالسد ... براي يظهر ابهام رمز القلب اظهارا
يقول الدهر من تنسيق احكام البريات ... يكون القدر في ديوانه حكما وطومارا
رفيع القدر زين الجاه فخر الحكم بالامر ... ملاذ الامن والخير وصار عدله جارا
بحزم يعرف الاعلام بالاحسان والقبح ... بفهم يفهم في الخلق موترا عاوسكارا
بفقه الامام الاعظم اذ شاع في الخلق ... فكان الدين في الاشراق اياما وادوارا
اذا امعنت للتحقيق ما في فقهه الاكبر ... فكشفت عن الاسرار جلبابا واستارا
ولم يدرك سوى الايثار اهل الارض آثاره ... ولم يوجد زمان غيره للبر اكثارا
بفضل الله لما اصطفى في الخلق بالعلم ... فيفنى ذروة الافضال اياما وادوارا
بعدل يهلك الظلم بنور مصبح الليل ... يسيل من محيط اللطف للعطشان انهارا
اذا اعز من الاكفاء انانا بانعام ... فمجده يسر ما دام في الكونين ايسارا
ولو لم يدرك العدل بظلم في البريات ... لما اجي من الدارين ارواحا وانوارا
بفيض فايق لا يعدل في الخلق من شيئ ... فلم يدرك له مثلا نسيم فارذا قطارا
لك في الدهر اعزاز من الاكرام والجاه ... والي نصر في الخلق اسوالا واوتارا
لك في الملك تدبير لتنسيق المهمات ... وشغلي بين قلبي صار اغشارا وافكارا
لك في العيش تنشيط بتلطيف وتزئين ... ولي بين الانام كان افلاسا واقتارا
لك انواع الوان من التفضيل والفخر ... والي لم يبدل في مقام الفقر اطوارا
لك في الخلق تبجيل وتعظيم باقبال ... انا حملته من تدبيره نحسا وادبارا
لك في مجلس الاكرام للتفريح اجراءه ... والي لم اشاف الهم اعوانا وانصارا
انا شمسي شاد عندك يا صاحب الشان ... فيه ريب ما عنه اغشارا